265

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،12۔فروری2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غوروخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب2013(مسودہ قانون نمبر10 بابت2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب2013، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)دکانیں وکاروباری ادارے پنجاب 2013 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)دکانیں وکاروباری ادارے پنجاب2013(مسودہ قانون نمبر14 بابت2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)دکانیں وکاروباری ادارے پنجاب2013، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)دکانیں وکاروباری ادارے پنجاب 2013 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)ادائیگی اجرت پنجاب2013(مسودہ قانون نمبر11 بابت2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ادائیگی اجرت پنجاب 2013، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ادائیگی اجرت پنجاب 2013 منظور کیا جائے۔

267

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

بدھ، 12-فروری 2014

(یوم الاربعاء، 11-ربیع الثانی 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 18 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ
وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ (17) فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (18)
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ (19) بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ (20)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (21) يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ
الْمَرْجَانُ (22) فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (23)
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ (24) فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (25) كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (26) وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (27)

سُوۡرَۃُ الرَّحمٰن آیات 17 تا 27

وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک (ہے)(17) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(18) اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں(19) دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے (20) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(21) دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں(22) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(23) اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں(24) تو تم

اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(25)جو(مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے (26)اور تمہارے پروردگار کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی(27)

وما علینا الاالبلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عطا کیا مجھ کو دردِ الفت کہاں تھی یہ پُر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے
بشیر کہیے نذیر کہیے اُنہیں سراج منیر کہیے
جو سر بسر ہے کلامِ ربی وہ میرے آقا کی زندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

سوالات

(محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 410 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: مکینیکل سلاٹر ہاؤس کی تعمیر و دیگر تفصیلات

***410: محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مکینیکل سلاٹر ہاؤس لاہور میں کب اور کہاں تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) اس پر کل کتنی لاگت آئی تھی نیز کیا یہ مکمل ہو چکا ہے؟

(ج) اس میں بیک وقت کتنے جانور ذبح کئے جا سکتے ہیں؟

(د) اس سلاٹر ہاؤس سے فی کلو گوشت کس حساب سے فراہم کیا جاتا ہے؟

(ہ) اس کے نرخ کا تعین کون کرتا ہے؟

(و) اس میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):

(الف) مکینیکل سلاٹر ہاؤس (لاہور میٹ پروسیسنگ کمپلیکس) شاہ پور کانجراں ملتان روڈ لاہور پر واقع ہے۔ اس کی تعمیر کا آغاز دسمبر 2010 میں کیا گیا اور تکمیل دسمبر 2011 میں ہوئی۔

(ب) اس پر تقریباً 1.6۔ارب روپے لاگت آئی تھی، یہ سلاٹر ہاؤس جزوی طور پر مکمل ہو چکا ہے تاہم اس پر مزید آپریشنز کے لئے مشینری لگانے کی گنجائش موجود ہے۔

(ج) جدید سلاٹر ہاؤس میں بیک وقت 500 بڑے جانور جبکہ 6000 چھوٹے جانور سلاٹر کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

(د) سلاٹر ہاؤس میں کمپنی صرف جانور مالکان کو جانوروں کی سلاٹرنگ اور پروسیسنگ کی سہولیات مہیا کرتی ہے۔

(ہ) گوشت کی قیمتوں کا تعین پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا۔

(و) پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی میں سرکاری گریڈ نہیں ہوتے، کنٹریکٹ پر یا روزانہ اجرت کی بنیاد پر ملازمت دی جاتی ہے۔ سلاٹر ہاؤس میں اس وقت کل 297 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ب) سے متعلق ہے جس میں لکھا ہوا ہے کہ تقریباً 1.6۔ارب روپے سلاٹر ہاؤس کو بنانے پر لاگت آئی ہے تو منسٹر صاحب بتائیں گے کہ اس سے حکومت کو ماہانہ کتنا ریونیو حاصل ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! اس حوالے سے ریونیو کی detail ابھی نہیں آئی لیکن ابھی یہ تکمیل کے مراحل سے گزر رہا ہے کیونکہ ابھی اس کی مشینری لگنی باقی ہے اور اس میں کچھ چیزیں رہ گئی ہیں تو اس کے بعد ہی revenue collection کی detail فراہم کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: پھر انہوں نے جو پوچھا ہے اس کے متعلق ہم کیا بتائیں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! یہ 2011 میں مکمل ہو گیا تھا ماشاءاللہ اب 2014 چل رہا ہے میں نے تو per month کا revenue پوچھا ہے کہ گورنمنٹ کو کیا حاصل ہو رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر: جو بڑا جانور ہے اس کی فیس 500 روپے ہے اور جو چھوٹا جانور ہے اس کی فیس 75 روپے ہے جو کہ ایک جانور کے حساب سے ہے۔ Total calculation کے ابھی figure نہیں نکالے گئے۔

جناب سپیکر: دوسرا یہ بھی بتا دیں کہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! جب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ next بجٹ approve کرے گی، چونکہ کچھ مشینری اس میں instal ہونا باقی ہے تو جب وہ instal ہو جائے گی تو انہیں اس حوالے سے انشاء اللہ مکمل جواب بتا دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، اُس کے لئے محکمہ نے کیا کوشش کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! محکمہ نے اس حوالے سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو لکھ کر دیا ہوا ہے جو کہ انہیں بھجوایا جا چکا ہے تو اس پر عنقریب انشاء اللہ figures آ جائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ جن کا سوال ہے اور جنہوں نے محنت کی ہوئی ہے انہیں ضمنی سوال کرنے دیں۔ یہ ٹھیک نہیں ہوتا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ بیک وقت 500 بڑے جانور جبکہ 6000 چھوٹے جانور سلاٹر کرنے کی گنجائش موجود ہے کیونکہ متعلقہ سوال لاہور سے ہے تو میں یہی پوچھوں گی کہ آخر لاہور کی demand کیا ہے کیونکہ یہاں پر 500 بڑے اور 6000 چھوٹے جانوروں کا لکھا گیا ہے تو لاہور کی demand کے متعلق بتائیں کہ وہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: وہ لاہور کی demand کیسے بتا سکیں گے مجھے آپ کی بات کی سمجھ نہیں آئی؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! یہاں پر صرف 500 بڑے جانور اور 6000 چھوٹے جانوروں کو سلاٹر کرنے کی گنجائش موجود ہے جبکہ میں آپ کو estimation بتا دیتی ہوں کہ لاہور میں تقریباً تین سے چار ہزار بڑے جانور اور پندرہ سے بیس ہزار چھوٹے جانور سلاٹر کئے جا رہے ہیں اور اس سلاٹر ہاؤس میں صرف پانچ سو بڑے اور چھ ہزار چھوٹے جانور سلاٹر کرنے کی گنجائش موجود ہے جبکہ انہوں نے اسی کے جز (ب) میں لکھا ہے کہ مزید مشینیں لگانے کی گنجائش موجود ہے۔ اتنی بڑی لاگت سے یہ سلاٹر ہاؤس بنایا گیا ہے تو باقی جانور جنہیں سلاٹر کیا جا رہا ہے وہ تو حفظان صحت کے مطابق نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بس یہ بتا دیں کہ وہاں پر کیا 500 سے زائد کی capacity ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر!اس میں دو شفٹوں میں کام کرنے کی گنجائش موجود ہے جس کی وجہ سے ان کی تعداد ڈبل ہو سکتی ہے۔ایک ہزار بڑا جانور ہو سکتا ہے اور بارہ ہزار چھوٹا جانور کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: پہلے میاں صاحب سوال کر لیں بعد میں ڈاکٹر وسیم اختر صاحب سوال کر لیں گے۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ۔ یہ نہایت اہم سوال ہے جس سے آپ بھی اور سارا ایوان بھی پریشان ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔آپ کوئی اچھی بات کر دیں اور پریشانی دور کرنے والی بات کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!میں پریشانی دور کرنے والی بات کروں گا اور میں ہمیشہ relevant ہوتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں کب کہتا ہوں کہ آپ irrelevant ہوتے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال کے جز(د) میں ہے کہ اس میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟ جواب ہے کہ پنجاب ایگریکلچر کمپنی میں سرکاری گریڈ نہیں ہوتے بلکہ کنٹریکٹ یا روزانہ اجرت کی بنیاد پر ملازم کام کرتے ہیں۔اب سوال یہ ہے کہ ذبح خانوں میں جانوروں پر جو مہریں لگتی ہیں کہ یہ تندرست جانور ہے اور اس کو اسی سلاٹر ہاؤس میں ذبح کیا گیا ہے۔ روزانہ کی اجرت پر جو لوگ کام کرتے ہیں ان لوگوں نے تو مہریں بنا کر فروخت کر رکھی ہوں گی کہ باہر ہی مہریں لگا کر جانور لے جاؤ۔ یہ بڑی غیر ذمہ دارانہ بات ہے۔اس سلاٹر ہاؤس میں کوئی ذمہ دار لوگوں کو تعینات ہونا چاہئے تاکہ جانور کی صحت اور وہاں پر ذبح ہونے والے جانور کی تصدیق ہو سکے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کون سے جز کی بات کر رہے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ سوال کا آخری جز(د) ہے۔

جناب سپیکر: آپ تو جز(د) کا کہہ رہے تھے اور میں یہی دیکھ رہا تھا کہ یہ چیز تو جز(د) میں نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ چھوٹا چھوٹا لکھا ہوا ہے اس لئے پڑھنے میں ایسے لگ رہا تھا اس لئے میں نے تصحیح کر دی ہے کہ یہ جز(و) ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کو repeat کر دیں کہ آپ کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس سوال میں پوچھا گیا ہے کہ وہاں پر کتنے گریڈ کے سرکاری آفیسر کام کرتے ہیں؟ جواب دیا گیا ہے کہ وہاں پر کوئی سرکاری آفیسر نہیں ہوتا بلکہ کنٹریکٹ یا روزانہ کی اجرت پر مزدور کام کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس سلاٹر ہاؤس میں اس بات کی کیا یقین دہانی ہو گی کہ صحیح اور تندرست جانور موقع پر ذبح ہوتے ہیں۔ کیا وہ مزدور جو روزانہ کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں انہوں نے باہر مہریں بنا کر نہیں دے رکھی ہوں گی کہ باہر ہی جانور سلاٹر کر لو، چاہے مردہ جانور یا بیمار جانور سلاٹر کرو؟ یہ تو بڑی غیر ذمہ دارانہ بات ہے وہاں پر ذمہ دار لوگ ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کوئی particular case بتائیں پھر ہم ان سے پوچھ لیتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! Particular case کی نشاندہی تو نہیں ہے بلکہ یہ پرائس کنٹرول کمیٹی میں لائیو سٹاک کے سیکرٹری بھی آتے ہیں ان سے دریافت کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! آپ کا سوال کیا تھا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال جز(ج) کے حوالے سے ہے اس میں انہوں نے جواب دیا کہ جدید سلاٹر ہاؤس میں بیک وقت پانچ سو بڑے جانور اور چھ ہزار چھوٹے جانور سلاٹر کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ جو پانچ سو بڑے جانور اور چھ ہزار چھوٹے جانور ایک ہی وقت ذبح ہوں گے تو اس کے اوپر ذبح کرنے کے حوالے سے جو بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھنا ہوتا ہے تو اس کا کیا بندوبست کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: یقیناً ٹیپ لگائی ہو گی۔ (قہقہہ)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! یہ تکبیر یقیناً پڑھی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ماشاء اللہ ٹھیک ہے۔ اگلے دو سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کے ہیں یہ دونوں pending کئے جاتے ہیں۔ اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان صاحب کا ہے۔ کیا وہ تشریف رکھتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! On his behalf (معزز ممبر نے لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال کا نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 812 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*812: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے ویٹرنری ہسپتال ہیں ان میں کتنے ویٹرنری ڈاکٹر ہیں اور دیگر عملہ کتنا ہے، تفصیل سے بتایا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-87 جو مکمل دیہی حلقہ ہے کیا وہاں کی اتنی بڑی آبادی کے لئے یہ ویٹرنری ہسپتال کافی نہ ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ پی پی-87 میں موجود ویٹرنری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں اور عملہ کی تعداد پوری کرنے اور مزید ویٹرنری ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):

(الف) جناب عالی حلقہ پی پی-87 میں چھ ویٹرنری ہسپتال، آٹھ ویٹرنری سنٹرز، ایک اے آئی سنٹر اور پانچ اے آئی سب سنٹر موجود ہیں۔ ان اداروں میں تعینات عملہ کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
1	سینئر ویٹرنری آفیسر	03
2	ویٹرنری آفیسر	04

3	ویٹرنری اسسٹنٹ	13
4	اے آئی ٹیکنیشن	06
5	سینٹری ورکر	05
6	مالی	01
7	ماشکی	03
8	چوکیدار	05

(ب) یہ درست ہے کہ پی پی۔87 مکمل دیہی حلقہ ہے اور وہاں کے جانوروں کی آبادی کے تناسب سے مذکورہ بالا ہسپتال کافی ہیں۔

(ج) غیر متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ حلقہ پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے ویٹرنری ہسپتال ہیں، ان میں کتنے ویٹرنری ڈاکٹر اور دیگر عملہ ہے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کل کتنی اسامیاں موجود ہیں اور کل کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! ان میں جتنی اسامیاں ہیں ان کی تفصیل لکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے تعداد تو بتادی ہے لیکن وہ پوچھ رہے ہیں کہ خالی کتنی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! یہ ٹوٹل calculation کرکے اس کا علیحدہ علیحدہ سے figure دیا گیا ہے۔ یہی کل اسامیاں ہیں اور ان میں سے ابھی تک کوئی vacant ہونے کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ جواب حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ وہاں پر جتنے تعینات ہیں یہ ان کی تعداد ہے، یہ ٹوٹل اسامیوں کی تعداد نہیں ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کل کتنی اسامیاں موجود ہیں اور کتنی خالی ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یا تو یہ statement دے دیں کہ وہاں پر کوئی اسامی خالی نہیں ہے اور یہی اسامیاں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں کہ کل کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر!جو ٹرانسفر کئے جاتے ہیں یا جن کو promote کیا گیا ان کی detail تو فراہم کرنا مشکل ہے لیکن جو detail یہ مانگنا چاہ رہے ہیں اس میں ایسی کوئی شکایت نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!یہ مکمل جواب نہیں ہے میرا سوال تو یہ ہے کہ کل کتنی اسامیاں ہیں؟

جناب سپیکر: جیسے آپ نے سوال کیا ویسے ہی انہوں نے جواب دیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!میں نے تو clear سوال کیا ہے کہ کل اسامیاں کتنی ہیں؟اگر یہ کہہ دیں کہ یہ کل اسامیاں ہیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ fresh question کر لینا،آپ کی مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جز(ج) کے متعلق لکھا گیا ہے کہ یہ غیر متعلقہ ہے۔میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ غیر متعلقہ کیسے ہو گیا ہے اس کو غیر متعلقہ کیسے قرار دے دیا گیا ہے جبکہ اس میں یہ پوچھا ہے کہ محکمہ پی پی۔87 میں موجود ویٹرنری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں اور عملہ کی تعداد پوری کرنے اور مزید ویٹرنری ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔یہ غیر متعلقہ کیسے ہو گیا؟

جناب سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر!اس کی maintenance ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے تحت ہے اور ان کی جو نئی appointments ہیں ان پر گریڈ ایک سے 15 تک ویسے ہی ban ہے۔اس سے اوپر کے گریڈ کے جو افسران ہیں ان کا PCS کے ذریعے process جاری ہے،جونہی وہ مکمل ہو گا ان کو وہاں تعینات کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!جو آپ نے لکھا ہے کہ یہ غیر متعلقہ ہے وہ اس کا پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر!اس کی repairing اور maintenance ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کرتی ہے اس لئے وہ غیر متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: ڈسٹرکٹ گورنمنٹ تو کرتی ہو گی لیکن یہ محکمہ تو آپ کا ہے، آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر اس کا جواب نہیں دینا تو یہ منسٹری ختم کر دی جائے ہم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے پوچھ لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! یہ ڈسپنسری ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے under آتی ہے۔ یہ DLO یا DCO کے under آتی ہے اس کی maintenance وہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اُدھر سے مفصل جواب لے کر دیا کریں یہ بات تو اچھی نہیں ہے۔ This is not good

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ maintenance کی بات کر رہے ہیں، میں نے تو maintenance کا پوچھا ہی نہیں ہے۔ میں تو صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ چھ چھ ماہ کے بعد جوابات آتے ہیں پھر تو یہ سیدھی سیدھی بات ہے کہ جو محکمے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ماتحت ہیں ان کو منسٹری monitor نہیں کرتی بلکہ اس کی transfer and posting ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کرتی ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! یہ دیکھیں کہ محکمے کی طرف سے منسٹر صاحب کے پاس بوٹی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، مجھے ایسے اشارے کرنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ کی بڑی مہربانی۔ This is not good جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! اس میں جو ڈاکٹر تعینات کئے جاتے ہیں وہ PCS کے ذریعے سے آتے ہیں اس میں محکمہ involve نہیں ہو سکتا۔ یہ انہوں نے ڈاکٹروں کی ڈیمانڈ کی ہے یا اس کے حوالے سے نشاندہی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ بات پوچھ رہا ہوں اور نہ ہی recruitment کی بات کر رہا ہوں بلکہ یہ transfer اور posting کی بات ہو رہی ہے اس میں recruitment کہاں سے آ گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! موجودہ ڈسپنسریاں ضرورت کے مطابق کافی ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! کیا ہسپتال بھی پبلک سروس کمیشن نے بنانے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! نہیں، ہسپتال ضرورت کے مطابق کافی ہیں اس کی زیادہ ڈیمانڈ یا اس قسم کی ایسی کوئی چیز نہیں آئی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ایک اہم سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی فرمالیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ویٹرنری ہسپتال کس criteria پر بنائے جاتے ہیں؟ جانوروں کی تعداد، آبادی کی تعداد یا سیاسی لوگوں کے چہرے، یہ سوال مجھے اس لئے کرنا پڑا کہ میرا حلقہ تمام تر دیہاتی ہے۔

جناب سپیکر: ان میں آپ بھی شامل ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرے حلقے میں ایک بھی ویٹرنری ہسپتال نہیں ہے۔ کیا وہاں پر حکومت ویٹرنری ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، کہاں پر؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پی پی-90 میں ایک بھی ویٹرنری ہسپتال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پی پی-90 میں ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! ویٹرنری ہسپتال کے بنانے کے متعلق ارادے والی بات ہے تو ان کا سوال گورنمنٹ کے بجٹ سے related ہے۔

جناب سپیکر: جی، ادھر سے پوچھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! پالیسی کے مطابق ہر تحصیل ہیڈکوارٹر پر ویٹرنری ہسپتال بنائے جاتے ہیں اور یونین کونسل level پر ڈسپنسریاں قائم کی گئی ہیں۔ ان کا جو criteria رکھا گیا ہے اس میں 10 کلومیٹر کے اندر ایک ڈسپنسری موجود ہے۔

جناب سپیکر:ان کی بات آپ ذرا غور سے سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):
جناب سپیکر!اگر کہیں پر ویٹرنری ہسپتال نہیں ہے تو یہ نشاندہی کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی،انہوں نے نشاندہی کر دی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):
جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی،اگلا سوال جناب اعجاز خان صاحب کا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر!.On his behalf(معزز ممبر نے جناب اعجاز خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی،آپ شروع ہو گئے،بس ٹھیک ہے آپ کی مرضی مجھے کیا اعتراض ہے لیکن یہ ایجنڈا پھر درمیان میں رہ جائے گا۔جی،فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر!سوال نمبر 817 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد:ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*817: جناب اعجاز خان: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔52 ضلع فیصل آباد میں کتنے ویٹرنری ہسپتال ہیں یو سی وار بتائیں ان میں کتنے ویٹرنری ڈاکٹر ہیں اور دیگر عملہ کتنا ہے نام،عہدہ،گریڈ وار تفصیل سے بیان کریں؟

(ب) پی پی۔52 جو مکمل دیہی حلقہ ہے کیا وہاں کی اتنی بڑی آبادی کے لئے یہ ویٹرنری ہسپتال کافی ہے؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں ویٹرنری ہسپتالوں میں ویٹرنری ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کس کس گریڈ کی ہیں بیان کریں؟

(د) مذکورہ حلقہ میں کتنے ایسے ویٹرنری ڈاکٹر ہیں جو عرصہ پانچ سال سے ایک ہی جگہ تعینات ہیں کیا حکومت ان کو اپنی مذکورہ پالیسی کے تحت ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):

(الف) حلقہ پی پی۔52 میں تین ویٹرنری ہسپتال اور ایک ویٹرنری سنٹرز ہیں۔ یوسی وار ہسپتال و عملہ کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔52 دس یونین کونسلز پر مشتمل ہے مگر ویٹرنری ہسپتال صرف تین یونین کونسلز میں ہیں جو کہ موجودہ آبادی کے لئے کافی ہیں۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں ویٹرنری ڈاکٹر کی کوئی اسامی خالی نہ ہے جبکہ دیگر عملہ میں صرف شفاخانہ حیوانات 42ج۔ب میں دو اسامیاں خالی ہیں۔

عہدہ	گریڈ
اے آئی ٹیکنیشن	09
واٹر کیریر	01

(د) مذکورہ حلقہ میں صرف ایک ویٹرنری ڈاکٹر احمد سلمان ویٹرنری آفیسر جو مورخہ 16.04.2008 سے ویٹرنری ہسپتال 147 ر۔ب میں تعینات ہے۔ ڈاکٹر احمد سلمان ویٹرنری آفیسر ویٹرنری ہسپتال 147 ر۔ب اپنی ڈیوٹی صحیح طرح سر انجام دے رہا ہے۔ علاقہ کے لوگوں کی طرف سے کوئی شکایت نہیں ہے اور لوگ ان کی کارکردگی سے مطمئن ہیں ان کے تبادلے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں میں ضمنی سوال پر جارہا ہوں کہ دس یونین کونسلوں میں صرف تین ویٹرنری ہسپتال ہیں اور تین ویٹرنری سنٹر جو کہ آبادی کے لحاظ سے کم ہیں۔ انہوں نے جز (د) میں یہ بتایا ہے کہ صرف ایک ویٹرنری ڈاکٹر جو کہ ویٹرنری ہسپتال 147ر۔ب میں تعینات ہے تو حکومت کب تک باقی ویٹرنری ہسپتالوں میں ویٹرنری ڈاکٹروں کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟ چونکہ جب دس یونین کونسل میں صرف ایک ویٹرنری ہسپتال ہوگا، وہ یونین کونسل دیہاتی علاقوں کی ہیں میرے خیال میں ویسے بھی ان کے درمیان 30 سے 35 کلومیٹر فاصلہ بنتا ہے۔ مجھے یہ ذرا بتادیں کہ باقی دو ہسپتالوں میں کب تک ویٹرنری ڈاکٹروں کی تعیناتی کا پروگرام رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! تعیناتی کا پروگرام پائپ لائن میں ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان کے انٹرویو تک ہو چکے ہوئے ہیں جب ان کی appointment ہو گی تو وہ تعینات کر دیئے جائیں گے۔ باقی ان کی دس یونین کونسلوں میں تین ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں تو وہ اس تعداد پر کافی ہیں یعنی جتنی یہ دس یونین کونسل کی تعداد ہے اس پر تین ویٹرنری ہسپتال کافی ہیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں آپ کوئی پارلیمانی سیکرٹری ہیں؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! جز(ج) کے جواب میں لکھا ہے کہ دو آسامیاں خالی ہیں تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ آسامیاں کب سے خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں بنتا۔ یہ چھوٹا سا سوال ہے کم از کم محکمہ کو چاہئے کہ وہ صحیح جواب دے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کی مہربانی، پوری طرح تیاری کر کے آیا کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو۔۔۔

جناب سپیکر: .No sir, آپ پہلے دو ضمنی سوال کر چکے ہیں، آپ کی مہربانی تشریف رکھیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1105 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ملتان: ویٹرنری ڈسپنسریاں وہسپتال کی تعداد ودیگر تفصیلات

*1105: محترمہ زیب النساء اعوان: کیاوزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ملتان میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں، ان میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کررہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں 13-2012 میں جانوروں کی مختلف بیماریوں کے علاج کے لئے کون کون سی ویکسین خریدی گئی، یہ ویکسین کس کس کمپنی کی ہے؟

(ج) مذکورہ ویکسین کل کتنے جانوروں کو لگائی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):

(الف) ضلع ملتان میں کل 15 ویٹرنری ہسپتال اور 23 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔ ان میں جو ملازمین کام کررہے ہیں ان کی گریڈوار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع میں سال 13-2012 میں جانوروں کے مختلف بیماریوں سے تحفظ کے لئے درج ذیل اقسام کی ویکسین خریدی گئیں۔

نمبر شمار	نام ویکسین	تعداد خرید	کمپنی/ادارہ
1	گل گھوٹو	8314 بوتل	ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور
2	چوڑے مار	1487 بوتل	ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور
3	منہ کھر	745 بوتل	ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور
4	انتڑیوں کا زہر	1050 بوتل	ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور
5	نمونیا	1984 بوتل	ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور
6	رانی کھیت	5,00,000 بوتل	ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور

(ج) ضلع ملتان میں مالی سال 13-2012 میں 6,32,760 بڑے جانوروں کو اور 3,03,400 چھوٹے جانوروں کو ویکسین کی گئی جبکہ 5,00,000 مرغیوں کو بھی ویکسین کی گئی۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سوال کے دیئے گئے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ زیب النساء اعوان: سوال نمبر 1106 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: مویشی فارمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1106: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کل کتنے مویشی فارمز ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) یہ فارم کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں، فارم وار علیحدہ علیحدہ بیان کریں؟

(ج) ہر فارم پر کتنے کتنے جانور رکھے ہوئے ہیں، یہ کس کس قسم کے ہیں اور فی ایکڑ کتنے جانور رکھے ہوئے ہیں؟

(د) مذکورہ فارمز کا کل رقبہ کتنا ہے، کتنا رقبہ کاشت ہوتا ہے اور کتنا بنجر (غیر آباد) ہے؟

(ہ) کیا حکومت غیر آباد رقبہ کو آباد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):

(الف) ضلع راولپنڈی میں کوئی سرکاری مویشی فارم موجود نہ ہے۔

(ب) غیر متعلقہ ہے۔

(ج) غیر متعلقہ ہے۔

(د) غیر متعلقہ ہے۔

(ہ) غیر متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! کیا حکومت راولپنڈی میں مویشی فارم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ راولپنڈی میں کوئی مویشی فارم نہیں ہے اور اگر ارادہ رکھتی ہے تو کب تک بنانے کا ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ پوچھ رہی ہیں کہ آپ کا کوئی فارم بنانے کا اردہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! حکومت کا راولپنڈی میں فارم بنانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے، وہاں پر پرائیویٹ فارم ہیں اور راولپنڈی کے لئے کوئی ایسی تجویز نہیں آئی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال ادھر سے بھی آ گیا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر حکومت راولپنڈی میں فارم بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی تو اس کی وجوہات کیا ہیں، کیا راولپنڈی کے اندر ایسی کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے، مجھے وجوہات بیان کر دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! ایسی کوئی وجوہات نہیں ہیں شاید یہ ہو سکتا ہے کہ ادھر returnکا یا hospitalکے چلنے کی تعداد پر کوئی issueہو گا؟

جناب سپیکر: آپ مجھ سے مخاطب ہوں ادھر نہ مخاطب ہوں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! اس پر ایسا کوئی issueہے، اس پر پہلے کوئی demandکی گئی ہے اور نہ ہی حکومت نے ابھی کوئی directionsدی ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہم ڈیمانڈ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، demandکر دی گئی ہے۔ دیکھیں! اگر کوئی feasible ہے تو آپ اس پر کوئی actionکروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1163ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1163: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ کے کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) ان کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی گرانٹ ملی؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران کون کون سی ادویات فراہم کی گئیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع کی زیادہ تر آبادی کا انحصار ڈیری فارمنگ پر ہے؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ان ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں میں جانوروں کے علاج کے لئے پیسے لئے جاتے ہیں، حکومت اس سلسلہ میں کیا اصلاحی اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ لائیوسٹاک کے 12 ویٹرنری ہسپتال اور 13 ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کو سال 12-2011 میں 20 لاکھ روپے اور سال 13-2012 میں 30 لاکھ روپے کی گرانٹ ملی۔

(ج) سال 12-2011 میں ادویات خرید نہ کی گئیں اور سال 13-2012 میں خریدی گئی ادویات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی، نہیں۔

(ہ) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں جانوروں کے علاج کے لئے صرف حکومت کی طے شدہ پرچی فیس وصول کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کو سال 2011-12 میں 20 لاکھ روپے اور سال 2012-13 میں 30 لاکھ روپے کی گرانٹ ملی آگے پھر جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ 2011-12 میں ادویات نہ خریدی گئیں اور سال 2012-13 میں خریدی گئیں تو kindly میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ گرانٹ تو ملی مگر یہ ادویات نہ خریدی گئیں، یہ کیوں نہ خریدی گئیں جبکہ ان کو 20 لاکھ کی گرانٹ بھی ملی۔ مجھے بتائیں کہ یہ رقم کہاں پر خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! ایک تو یہ گرانٹ نہیں ہے بلکہ یہ بجٹ کا حصہ ہے، جو figures بیان کئے گئے ہیں یہ بجٹ ہے۔ 2011-12 میں یہ گورنمنٹ کی طرف سے ban تھیں اور اس لئے یہ ادویات نہیں خریدی گئیں اور ابھی خرید کا عمل جاری ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ راحیلہ صاحبہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ گرانٹ ہی لکھا ہوا ہے اور پھر اگر 20 لاکھ روپے ملے تو وہ کہاں چلے گئے کیونکہ انہوں نے تو لکھا ہے کہ 20 لاکھ ملے پھر آگے یہ کہہ رہی ہیں کہ اس سے ادویات نہیں خریدی گئیں۔ چلیں! ٹھیک banہے لیکن پھر یہ 20 لاکھ روپے کدھر چلے گئے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! یہ جواب میں غلط لکھا ہوا ہے یہ گرانٹ نہیں ہے بلکہ یہ بجٹ ہوتا ہے۔اس کی گرانٹ نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ راحیلہ صاحبہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! تو پھر انہوں نے سوال کا جواب غلط دیا ہے انہوں نے تو یہاں پر لکھا ہے۔That mean! انہوں نے میرے سوال کو accept کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، appropriate ہو سکتا ہے اس بات کو چھوڑ دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اچھا پھر انہوں نے آگے جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں جانوروں کے علاج کے لئے صرف حکومت کی طے شدہ پرچی فیس وصول کی جاتی ہے۔ میں اس معزز ایوان میں کھڑی ہوں، میں اس کی ممبر ہوں اور میں اس جواب سے قطعاً مطمئن نہیں ہوں۔ میرا اپنا تعلق اسی شعبہ سے ہے یہ کس طرح کہتے ہیں کہ کوئی پیسے وصول نہیں کئے جاتے۔ ہم لوگ جو وہاں پر رہتے ہیں میرا جہلم سے تعلق ہے اور شاید بہت سے لوگ مجھے جانتے بھی ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! گورنمنٹ کی طرف سے تو کوئی instruction نہ تھی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ان کا کوئی check and balance تو ہونا چاہئے وہاں پر جتنا ظلم ہو رہا ہے---

جناب سپیکر: جی، کوئی particular case لے کر آئیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ہر بات کا یہی جواب ہوتا ہے کہ کوئی particular case لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: بی بی! ایسی بات نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آپ میری بات پر تو یقین کریں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اگر ہم لوگ ہی یہاں کھڑے ہو کر جھوٹ بولیں گے تو آپ بتائیں یہ ایوان کیسے چلے گا؟ کیا مجھ سے کوئی expect کر سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، یہ میں نہیں کہتا، یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ آپ جھوٹ بولتی ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! چلیں ہمارے ساتھ تو ایسا ہوتا ہے.its ok لیکن جن کیساتھ ہوتا ہے، میری صرف ان سے یہ demand ہے کہ at least check and balance ہونا چاہئے۔ وہاں پر کوئی ایسا طریق کار کریں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ضرور۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! صرف یہ جواب نہ دے دیں کہ جی، نہیں، ایسا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اگر محترمہ کوئی complaint کر رہی ہیں تو آپ اس کا سختی سے notice لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جی، ٹھیک ہے، انشاءاللہ check کیا جائے گا-

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1166 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اللہ اکبر، یہ سوال بھی شیطان کی آنت جتنا لمبا ہے۔ (قہقہے)

صوبہ میں مویشی پال فارمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1166: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت پنجاب کے زیر انتظام مویشی پال فارمز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان فارموں کا کتنا رقبہ ہے اور کتنے رقبے پر ناجائز قابضین ہیں؟

(ج) کیا حکومت بذریعہ بولی، رقبہ جات پٹا پر دیتی ہے، ناجائز قابضین سے قبضہ چھڑوانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) ان فارموں پر اٹھنے والے اخراجات اور آمدن کی گزشتہ تین سالوں کی تفصیلات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):

(الف) حکومت پنجاب کے زیر انتظام مویشی پال فارمز اور ان کا محل وقوع حسب ذیل ہے۔

1۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم فاضلپور تحصیل راجن پور ضلع راجن پور۔
2۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم رکھ غلاماں تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر۔
3۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم خوشاب تحصیل خوشاب ضلع خوشاب۔
4۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم کلور کوٹ تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر۔
5۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم جگائیت پیر تحصیل خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاولپور۔
6۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم شیر گڑھ تحصیل اوکاڑہ ضلع اوکاڑہ۔
7۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم بھونیکی تحصیل پتوکی ضلع قصور۔
8۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم چک کٹورہ تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور۔
9۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔
10۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم جہانگیر آباد ضلع خانیوال۔
11۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم خیری مورت ضلع اٹک۔
12۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم رکھ ڈیرہ چاہل ضلع لاہور۔
13۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم بہادر نگر ضلع اوکاڑہ۔
14۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم قادر آباد ضلع ساہیوال۔
15۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم رکھ ماہنی ضلع بھکر۔
16۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم اللہ داد جہانیاں ضلع خانیوال۔
17۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم رکھ خیریوالا ضلع لیہ۔
18۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم خضر آباد ضلع سرگودھا۔
19۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم TDA-205 ضلع بھکر۔
20۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم درکھانہ تحصیل کبیر والا ضلع خانیوال۔
21۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم شاہ جیونہ ضلع جھنگ۔
22۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم کوٹ امیر شاہ ضلع چنیوٹ۔

(ب) ان فارموں کا کل رقبہ 81,046 ایکڑ 3 کنال اور 11 مرلے ہے۔اس میں سے 9,541 ایکڑ 4 کنال اور ساڑھے 15 مرلے ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے۔

(ج) حکومت بذریعہ بولی رقبہ جات پٹا پر نہیں دیتی بلکہ پٹادارن موروثی چلے آ رہے ہیں اگر کوئی پٹادار فوت ہو جائے تو پٹانامہ کی شرائط پر عمل کرتے ہوئے نمبرداری اصول کے تحت پٹانامہ کی تجدید کی جاتی ہے۔ ناجائز قابضین سے قبضہ چھڑوانے کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے۔

ڈائریکٹر RCCSC جھنگ نے ناجائز قابضین سے رقبہ خالی کروانے کے لئے جناب ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر خانیوال سے بذریعہ لیٹرز معاونت کی درخواست کی۔ محکمہ ریونیو کے افسران کی جانب سے کوششیں جاری ہیں اور سابقہ پٹاداران سے مذاکرات ہو رہے ہیں۔

ڈائریکٹر سمال رومینینٹس ملتان اور مقامی انتظامیہ کی جانب سے گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں اللہ داد جہانیاں ضلع خانیوال، گورنمنٹ تجرباتی فارم رکھ خیرے والا اور گورنمنٹ تجرباتی فارم 205/TDA کے رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کے لئے متعلقہ ضلعی ریونیو اتھارٹیز کو لیٹرز لکھے گئے۔اس سلسلہ میں میٹنگز بھی ہوئیں۔ کچھ قابضین کے خلاف تھانہ چوبارہ میں ایف آئی آرز نمبری 444,445,446,447,448,449/2011 اور ایف آئی آر نمبر 13/04 اور 307/12 درج ہیں اور کارروائی ہو رہی ہے۔

ناجائز قابضین کے خلاف بھکر کی عدالت اور ہائیکورٹ میں کیسز چل رہے ہیں۔اب تک ایک ناجائز قابض عطا محمد کے خلاف فیصلہ ہوا ہے۔انتظامیہ بے دخلی کے لئے کوشاں ہے۔

ایسے پٹاداران جو نادہندہ ہیں ان کے پٹانامے منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔

(د) ان فارموں پر اٹھنے والے اخراجات اور آمدن کی گزشتہ تین سالوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال	2010-11	2011-12	2012-13
اخراجات (ملین روپے)	901.124	1052.607	1245.514
آمدن (ملین روپے)	380.317	376.588	436.635

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ حکومت بذریعہ بولی رقبہ جات پٹا پر نہیں دیتی بلکہ پٹاداران موروثی چلے آ رہے ہیں۔ I would like to ask کہ موروثی کا کیا مطلب ہے؟ کیا یہ جائیداد ان کی ذاتی ہے؟ یہ سرکار کی جائیداد ہے تو یہ موروثی کیا ہوا؟

جناب سپیکر: کچھ rights ہوتے ہیں۔جی پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! موروثی سے مراد یہ ہے کہ جو دو تین نسلیں پہلے سے قابضین ہیں اب ان کی اولادیں بیٹھی ہیں۔اس میں تفصیل دی گئی ہے کہ ہائی کورٹ میں ان کے خلاف کیسز چل رہے ہیں اور تھانوں میں درج ایف آئی آر نمبر بھی دیئے گئے ہیں کہ ان کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ حکومت ان laws کو change کرے کیونکہ جس طرح یہ کہہ رہے ہیں یہ ناجائز قابضین تو وہی لوگ ہیں جن کا انہوں نے موروثی بیان کیا ہے ان کے علاوہ تو کوئی ہے ہی نہیں۔انہوں نے جز(د) میں اخراجات اور آمدن کی تفصیل دی ہوئی ہے۔اخراجات millions میں ہو رہے ہیں، 11-2010 میں اخراجات اور آمدن دیکھ لیں پھر 12-2011 کی دیکھ لیں پھر 13-2012 میں اتنے اخراجات ہیں اور آمدن نہ ہونے کے برابر ہے۔اس طرح کیوں ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! یہ کوئی آمدن بڑھانے کے لئے کام نہیں کر رہے بلکہ یہ تو تجربات کرتے ہیں اور اس کے مطابق خرچہ تو آتا ہے۔یہ ان کا بزنس نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! میں یہی گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ یہ ریسرچ کے لئے ہیں آمدن کے لئے نہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ You are right

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

محترمہ سائرہ افتخار: جناب سپیکر! میں بھی ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: No supplementary ادھر سے تیسرا ضمنی سوال آ گیا ہے۔آپ نے پہلے نہیں بولا۔ جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کے جز(ج) میں لکھا ہے کہ ڈائریکٹر RCCSC جھنگ نے ناجائز قابضین سے رقبہ خالی کروانے کے لئے جناب ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر خانیوال سے بذریعہ لیٹرز معاونت کی درخواست کی۔محکمہ ریونیو کے افسران کی جانب سے کوششیں جاری ہیں اور سابقہ پٹا داران سے مذاکرات ہو رہے ہیں۔انہیں یہ سوال 9-ستمبر 2013 کو گیا ہے اور انہوں نے 10-فروری 2014 کو جواب دیا ہے۔میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب پانچ مہینے ہو گئے ہیں یہ جو

مذاکرات کر رہے ہیں یہ واقعی مذاکرات ہیں یا مذاق رات ہیں۔ ہمیں اس کی تفصیل بتائیں کہ کیا نتیجہ نکلا؟ پانچ مہینے گزر گئے ہیں اور کوئی چیز clear نہیں ہو رہی ہے۔ یہ تو سب محکمے کی ملی بھگت ہے جس سے exchequer کو اتنا نقصان ہوتا ہے اور ہم اسی کی نشاندہی کے لئے بیٹھے ہیں اس لئے اس کا تفصیلی جواب دیں اگر انہیں معلوم نہیں تو منسٹر کو بلایا جائے وہ جواب دیں۔ یہ چیزیں clear ہونی چاہئیں اور ایوان کے اندر ہر چیز کو مذاق نہیں بنانا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! Clearly جواب دیا گیا ہے کہ یہ کیس عدالت میں چل رہا ہے اور اب یہ عدالت پر depend کرتا ہے کہ وہ اس پر کب کوئی decision دے گی اس کے بعد محکمہ اس پر action کرے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ سائرہ افتخار: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ سائرہ افتخار: جی۔

جناب سپیکر: کس پر کرنا چاہتی ہیں، وہ بات تو آگے چلی گئی؟

محترمہ سائرہ افتخار: میں لائیو سٹاک کے بارے میں ہی بات کرنا چاہتی تھی۔

جناب سپیکر: ابھی تک لائیو سٹاک کے بارے میں ہی چل رہا ہے۔ آپ دیکھ لیں۔ اگلا سوال جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔ اگر آپ کا آگے سوال آیا تو پھر کیا بنے گا؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1349 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: ویٹرنری آفیسر کی تعیناتی کا عرصہ ودیگر تفصیلات

*1349: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ویٹرنری ہسپتال شرقپور ضلع شیخوپورہ میں ویٹرنری آفیسر کون ہے، یہ کب سے اس ہسپتال میں تعینات ہے، ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آفیسر عرصہ پانچ سال سے زائد اس ہسپتال میں قواعد کے برعکس تعینات ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ آفیسر کو قواعد کے مطابق فوری یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):

(الف) ویٹرنری ہسپتال شرقپور میں ویٹرنری آفیسر تعینات نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے لہذا ٹرانسفر نہیں ہو سکتی۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! ظہیر الدین خان علیزئی صاحب اور میرا سوال ملتا جلتا ہے۔ اس میں ایک بڑی افسوسناک بات سامنے آئی ہے کہ شرقپور میں ویٹرنری ڈاکٹر ہے ہی نہیں۔ یہ ٹرانسفر سے بھی زیادہ افسوسناک بات ہے۔

جناب سپیکر: ویٹرنری ہسپتال نہیں ہو گا ناں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! ویٹرنری ہسپتال میں ویٹرنری آفیسر نہ ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے آفیسرز کی تعیناتی کے بارے میں پہلے بتا دیا ہے کہ وہ معاملہ پبلک سروس کمیشن میں ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں سوال نمبر 1335 پر بھی ایک ضمنی سوال کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب احمد خان بھچر: ظہیر الدین خان علیزئی کا سوال نمبر 1335 ہے یہ اسی کے ساتھ ملتا جلتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ سوال dispose of ہو گیا ہے آپ اس پر ضمنی سوال نہیں کر سکتے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ اسی میں ہی بتادیں اور یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے کہ ہمارے agriculturalistلوگ براہ راست ویٹرنری ہسپتال کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں اور یہ ایک بڑاالمیہ ہے کہ چار چار، پانچ پانچ اور چھ چھ ہسپتالوں میں ایک ایک ڈاکٹر بھی نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ڈاکٹر آتا بھی ہے تو وہ دو چار گھنٹے بیٹھ کر چلا جاتا ہے لہذا منسٹری کو یہ مسئلہ seriously لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ سوال غور سے سنا کریں۔ سوال آپ کو ہو رہا ہے، جواب آپ نے دینا ہے میں نے نہیں۔ آپ ان کی بات سنیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟

معزز ممبران: آدھے جواب تو آپ نے دے دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ خود ہی جواب دیتے ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کر رہا تھا کہ یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ اب دیکھ لیں کہ شیخوپورہ کے ساتھ ہی شرقپور ہے اگر اس میں بھی ڈاکٹر نہیں ہے تو میانوالی بھکر اور خوشاب کا کیا حال ہو گا؟

جناب سپیکر: یہ کوئی ضروری ہے کہ اگر یہاں نہ ہو تو وہاں بھی نہ ہو؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! وہاں بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ سیٹ خالی پڑی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! 19-08-2013 کو یہ بندہ ٹرانسفر ہوا ہے جس وجہ سے یہ سیٹ ابھی تک خالی ہے اس سے پہلے خالی نہیں تھی اور اب اس پر جلد ہی بندہ لگا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، جلد از جلد لگا دیں۔ یہ آپ کا گلہ دور کرتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کا ہے۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 1439 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ: ویٹرنری ہسپتالوں، ڈسپنسریوں میں جانوروں کا علاج ودیگر تفصیلات

*1439: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں ویٹرنری ہسپتالوں/ڈسپنسریوں میں سال2009 سے آج تک کتنے جانوروں کا علاج کیا گیا؟

(ب) ادویات کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی خرچ ہوئی؟

(ج) ویٹرنری ہسپتالوں/ڈسپنسریوں کی بلڈنگز کی صورتحال کیا ہے اور یہ کتنے کتنے رقبے پر مشتمل ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں ویٹرنری ہسپتالوں/ڈسپنسریوں میں2009سے آج تک 29,18,457 جانوروں کا علاج کیا گیا ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں2009 سے آج تک ادویات کی مد میں مبلغ۔/1,09,15,000روپے رکھے گئے جن میں سے مبلغ۔/1,07,39,308 خرچ ہوئے۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں سول ویٹرنری ہسپتال گکھڑ، سول ویٹرنری ہسپتال ڈھلنانوالی اور سول ویٹرنری ہسپتال اروپ کی بلڈنگز کی حالت تسلی بخش نہ ہے اور مرمت کی ضرورت ہے۔ باقی ویٹرنری ہسپتالوں /ویٹرنری ڈسپنسریوں کی بلڈنگز کی صورتحال تسلی بخش ہے۔ ویٹرنری ہسپتالوں/ڈسپنسریوں کے رقبہ کی تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! جز(الف) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ زیادہ تر جانوروں کو کون کون سی بیماریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس کے تدارک کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! محترمہ سوال دہرا دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری صاحب سوالrepeatکرانا چاہتے ہیں۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! زیادہ تر جانوروں کو کون کون سی بیماریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کے تدارک کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جانوروں کو زیادہ تر کن کن بیماریوں سے واسطہ پڑتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! جانوروں کو foot and mouth، گل گھوٹو زیادہ بیماریاں ہیں۔

جناب سپیکر:ان کا تدارک کیا کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):اس کے لئے vaccination کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر:جی،محترمہ!

محترمہ ناہید نعیم:جناب سپیکر!جز(ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ جانوروں کے علاج معالجہ سے متعلق آگاہی کے حوالے سے کیا اقدامات کئے جارہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر!جز(ب) میں تو یہ سوال نہیں ہے بلکہ محترمہ کہیں اور سے سوال کررہی ہیں۔جز(ب) میں تو یہ سوال ہے کہ ادویات کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے۔

محترمہ ناہید نعیم:پانچ سال کے لئے جو رقم رکھی جارہی ہے وہ جانوروں کے لئے بہت کم ہے۔

جناب سپیکر:چلیں،جی،ان کی تجویز کو زیر غور رکھیں۔اگر اضافہ کرسکتے ہیں تو ضرور کریں۔

محترمہ ناہید نعیم:جناب سپیکر!جز(ج) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ عام طور پر جانوروں کی ڈسپنسریوں وغیرہ کے متعلق عام لوگوں کو پتا نہیں ہوتا۔آخر ایسا کیوں ہے؟

جناب سپیکر:محترمہ!مجھے تو خود آپ کے سوال کی سمجھ نہیں آئی۔آپ repeat کردیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر!ان کے متعلق ہی ہوتا ہے اس لئے ان کو پتا ہوتا ہے لیکن محترمہ سوال کہیں اور سے کررہی ہیں۔جو جانور رکھتا ہے جس کی ضرورت ہوتی ہے ان سب کو یہ پتا ہوتا ہے کہ ڈسپنسری کہاں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!جز(ج) میں ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں سول ویٹرنری ہسپتال گکھڑ،سول ویٹرنری ہسپتال ڈھلنانوالی اور سول ویٹرنری ہسپتال اروپ کی بلڈنگز کی حالت تسلی بخش نہ ہے اور مرمت کی ضرورت ہے۔اگر بلڈنگز کی حالت بھی تسلی بخش نہیں ہے تو محکمے نے ان کی مرمت کے لئے کوئی بجٹ دیا ہے،اگر دیا ہے تو کب تک یہ بلڈنگز اپنی حالت میں آجائیں گی تاکہ وہاں کام ہوسکے؟

جناب سپیکر:جو عمارتیں خراب ہیں وہ کب تک درست حالت میں ہوں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):
جناب سپیکر! اس سال بجٹ میں ڈسپنسریوں کے لئے maintenance funds رکھا گیا ہے۔ ڈسپنسریوں میں missing facilities کو پورا کرنے، repair and maintenance کے لئے انشاء اللہ اس سال بجٹ میں رقم مختص کی جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ اس حوالے سے خصوصی طور پر note کر لیں کیونکہ یہ سوال آ چکا ہے اور آپ اس کا جواب دے رہے ہیں۔ کہیں یہ overlook نہ ہو جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):
جناب سپیکر! اس کو بجٹ میں شامل کر لیا گیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سال تو ختم ہونے والا ہے کیونکہ اب فروری آ گیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ذرا بتا دیں کہ کتنی مرمت ہو گئی ہے اور جو رہ گئی ہے وہ کب تک ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: چلیں، اگر نہیں ہو گی تو ہم کروالیں گے۔ آپ فکر نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):
جناب سپیکر! اس کا بجٹ جون میں منظور ہو گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محمد افضل صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1490 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولنگر: ویٹرنری ڈاکٹروں و دیگر عملہ کی خالی اسامیوں کی تفصیلات

*1490: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں ویٹرنری ڈاکٹروں اور دیگر عملہ کی بہت سی اسامیاں خالی ہیں یہ اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ب) حکومت ان خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):
(الف) یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں ویٹرنری ڈاکٹروں اور دیگر عملہ کی اسامیاں خالی ہیں۔
یہ اسامیاں اوسطاً تین سے چار سال کے عرصہ سے خالی ہیں۔
(ب) ویٹرنری آفیسرز کی اسامیوں کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے انتخاب کا عمل جاری ہے۔ جونہی یہ عمل تکمیل پذیر ہو گا تو یہ اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔ تاہم گریڈ 1 تا 15 کی بھرتی پر فی الحال پابندی ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ "ویٹرنری آفیسرز کی اسامیوں کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے انتخاب کا عمل جاری ہے۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا پنجاب پبلک سروس کمیشن کا process شروع ہو چکا ہے، اشتہار آ چکا ہے یا نہیں، کوئی تحریری ٹیسٹ ہوا ہے یا نہیں اور کیا بھرتیوں کا عمل شروع ہو چکا ہے اگر ہاں تو کہاں تک مکمل ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان کے انٹرویو ہو چکے ہیں اور اب ان کو appointment letters جاری ہونے ہیں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! سکیل ایک سے پندرہ تک بھرتیوں پر فی الحال پابندی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ پابندی کب سے ہے اور کب تک اس پابندی کو اُٹھانے کا ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جب سے پابندی ہے اس بارے میں تو آپ کو بھی علم ہو گا البتہ پابندی اُٹھانے کے حوالے سے جواب لے لیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! سال 2011-12 سے یہ پابندی ہے اور اسے اُٹھانے کے بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ یہ بھرتیاں regular basis پر نہیں بلکہ contract basis پر ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسری میں تو مستقل بنیاد پر بھرتی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: یہ بتائیں کہ ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا کوئی ارادہ ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جی، انشاء اللہ ارادہ ہے۔ نئے پروگرام شروع ہونے والے ہیں اور اس میں یقیناً بھرتیاں کی جائیں گی۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1491 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: ویٹرنری ڈسپنسریوں میں سٹاف و ادویات کی کمی کی تفصیلات

*1491: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں ویٹرنری ڈسپنسریوں میں مطلوبہ سٹاف اور ادویات کی کمی پائی جاتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس بارے میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ سٹاف اور ادویات کی کمی کو پورا کیا جا سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):

(الف) ضلع سرگودھا میں ویٹرنری ڈسپنسریوں میں مطلوبہ سٹاف کی کوئی کمی نہ ہے۔ ادویات کی کمی ہے کیونکہ پچھلے سال کوئی دوائی خرید نہ کی جا سکی تھی۔

(ب) اس سال کے بجٹ میں ادویات کے لئے 6 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں جن سے ادویات کی خریداری کی جائے گی۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں ویٹرنری ڈسپنسریوں میں مطلوبہ سٹاف اور ادویات کی کمی پائی جاتی ہے؟" اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "ضلع سرگودھا میں ویٹرنری ڈسپنسریوں میں مطلوبہ سٹاف کی کوئی کمی نہ ہے جبکہ ادویات کی کمی ہے کیونکہ پچھلے سال کوئی دوائی خرید نہ کی جا سکی تھی۔" یہ مجھے کس طرح مطمئن کر سکتے ہیں کہ ضلع سرگودھا کی ویٹرنری ڈسپنسریوں میں سٹاف کی کمی نہ ہے؟ میں نشاندہی کر سکتا ہوں کہ میرے اپنے حلقہ کی تین چار ویٹرنری ڈسپنسریوں میں سٹاف کی کمی ہے۔ محکمہ نے جو جواب لکھ کر دیا ہے کیا اس کا پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پاس کوئی ثبوت ہے؟ ضلع سرگودھا میں 161 یونین کونسلیں ہیں اور ظاہر ہے کہ ہر یونین کونسل میں ایک ڈسپنسری ہو گی اگر ان کے سٹاف کی تعداد کے حوالے سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پاس کوئی ثبوت ہے تو مجھے مہیا کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):
جناب سپیکر! سٹاف کی کمی overall نہیں ہے البتہ ڈاکٹروں کی ضرور کمی ہے۔ایک پروگرام SSLF چلایا گیا جس کے تحت بھرتیاں کی گئی تھیں۔ان بھرتیوں کا contract مورخہ 30-09-2013 کو ختم ہو چکا ہے جس کی وجہ سے سٹاف کی کمی پیش آ رہی ہے۔ ممکن ہے کہ اگلے ماہ تک ان کی extension ہو جائے گی۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے کہ خود پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے تسلیم کر لیا ہے کہ 30-09-2013 یعنی چھ ماہ سے سٹاف میں کمی ہے جبکہ یہاں جو printed جواب دیا گیا ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ "ضلع سرگودھا میں ویٹرنری ڈسپنسریوں میں مطلوبہ سٹاف کی کوئی کمی نہ ہے۔" یہ بالکل غلط جواب دیا گیا ہے۔اب میں کیا کہوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):
جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے جو ڈسپنسریاں قائم ہیں ان میں کوئی کمی نہیں ہے بلکہ ضلعی حکومت کا جو پروگرام چلا تھا ان کا سٹاف contract پر رکھا گیا تھا اور اب ان کا contract ختم ہو گیا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ سوال پڑھ لیں میں نے اس میں ضلع سرگودھا کی ویٹرنری ڈسپنسریوں کے حوالے سے پوچھا ہے تو ضلع سرگودھا میں ہر قسم کی ڈسپنسری آ جاتی ہے۔ میں نے تمام ڈسپنسریوں میں سٹاف اور ادویات کی کمی کے بارے میں پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! آپ اپنے گرائیں کا کچھ خیال کریں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر ان کی بڑی عزت اور قدر کرتا ہوں۔وہ ہمارے بڑے محترم ممبر اسمبلی ہیں۔ان کے خاندان کا ماشاءاللہ بہت کردار ہے اور صرف سرگودھا میں نہیں بلکہ ہر جگہ پر ان کی عزت و احترام ہے۔ میں تو محکمہ کے حوالے سے سوال پوچھ رہا ہوں۔چونکہ وہ بطور پارلیمانی سیکرٹری جواب دے رہے ہیں اس لئے میں ان سے درخواست کر رہا ہوں کہ انہیں اپنے محکمہ سے پوچھنا چاہئے کہ کیوں غلط جواب دیا گیا ہے؟ آپ بارہا مرتبہ کہہ چکے ہیں کہ میں یہ چیز پسند نہیں کرتا کہ محکمہ غلط جواب دے۔آپ بطور جج خود انصاف کریں کیونکہ بطور ثبوت یہ printed جواب آپ کے سامنے موجود ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ وہاں پر سٹاف کی کمی ہے

جبکہ printed جواب میں تحریر کیا گیا ہے کہ سٹاف کی کمی نہیں ہے۔ چلیں،اب میں اس پر زیادہ زور نہیں دیتا بس اتنا ہی کہوں گا کہ سٹاف کی اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر! جز(ب) کے حوالے سے بھی میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ جواب کے جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ "اس سال بجٹ میں ادویات کے لئے چھ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں جن سے ادویات کی خریداری کی جائے گی۔" بجٹ جون میں پیش ہوا اور یکم جولائی سے نیا مالی سال شروع ہو جاتا ہے۔ یہ فروری کا مہینہ ہے تو کیا اس عرصہ میں ادویات نہیں خریدی گئیں؟ 30 جون تک تو مالی سال ویسے ہی ختم ہو جائے گا۔ اس مالی سال کے بجٹ میں اس کے لئے جو چھ لاکھ روپے مختص کئے گئے انہیں خرچ نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟ اس جواب سے محکمہ لائیو سٹاک کی سرگودھا میں کارکردگی سب کے سامنے بالکل عیاں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! سال 2012 سے 02-06-2013 تک ای ڈی او (زراعت) کی اسامی خالی رہی ہے جس کی وجہ سے ادویات نہیں خریدی جا سکیں۔ ویسے اس process کو مکمل کرنے میں دو مہینے درکار ہوتے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ تو میرے سوال کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے۔ آپ حکم کر دیں تاکہ ہم سوال ہی نہ کیا کریں۔ میں درخواست کروں گا کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے اور اس پر محکمہ سے وضاحت مانگی جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ latest position بتائیں کہ کیا آپ نے ادویات خرید کر لی ہیں یا کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! میں پہلے گزارش کر چکا ہوں کہ اس process کو مکمل کرنے میں دو مہینے درکار ہوتے ہیں۔ دو ماہ پہلے ای ڈی او (زراعت) تعینات ہوئے ہیں اور انہوں نے اس کا process شروع کر دیا ہے۔ انشاءاللہ دو ماہ کے اندر ادویات خرید لی جائیں گی۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ای ڈی او (زراعت) کو آئے ہوئے چار ماہ سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ ابھی تک تو انہوں نے اخبار میں ٹینڈر بھی نہیں دیا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!اس کو expedite کرائیں اور جلد از جلد ادویات کی خریداری کی جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!اس ایوان کو مذاق نہ بنایا جائے۔ پچھلے سال بھی ادویات نہیں خریدی گئیں اور اس سال بھی آٹھ مہینے گزر گئے ہیں۔ یہ محکمہ کا lapse ہے،اس کا notice لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ دو ماہ کے اندر ادویات خرید لی جائیں گی اگر اس کے بعد بھی یہی صورتحال رہی تو پھر میں اس کا notice لوں گا۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!میں یہ عرض کروں گا کہ as a precedent اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تو اچھا ہے۔ اس سے عوام کا فائدہ ہو جائے گا اور جانوروں کے لئے ادویات مل جائیں گی۔ آپ بے زبانوں پر مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے اُن کو پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!سوال نمبر 1493 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور: مویشیوں کی افزائش نسل کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*1493: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے ضلع قصور میں مویشیوں کی تعداد میں اضافے کے لئے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا حکومت گائے، بھینسوں کی افزائش نسل کے لئے کسانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے کوئی سکیم متعارف کرانا چاہتی ہے،اگر ہاں تو تفصیلات فراہم کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):

(الف) حکومت کی پالیسی کے مطابق جانوروں کی تعداد میں اضافہ کی بجائے ان کی فی جانور پیداوار بڑھانے پر توجہ دی جارہی ہے۔ اس ضمن میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

بیفلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ پتوکی ضلع قصور میں Progeny, Testing Programme کے ذریعے اعلیٰ نسل کے سانڈ منتخب کئے جاتے ہیں جن کا مادہ تولید منجمد حالت میں پنجاب کے مصنوعی نسل کشی کے مراکز اور ذیلی مراکز پر پہنچایا جاتا ہے تاکہ جانوروں کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہو سکے۔

پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع قصور میں مویشی پال حضرات کے لئے کٹے، بچھڑے پال سکیم کے ذریعے لاہور میٹ کمپنی کے پراجیکٹ کے تحت 8795 جانوروں کے مالکان کو 2,22,75,154 روپے حوصلہ افزائی کے لئے انعامیہ تقسیم کئے گئے۔

ڈسٹرکٹ لائیوسٹاک آفیسر قصور کے زیر انتظام 3,36,572 روپے کے بھینسوں گائیوں کو قیمتاً اور 12537 روپے کے مفت تولیدی ٹیکہ جات لگائے گئے۔

ویٹرنری ہسپتالوں، ڈسپنسریوں، سنٹرز، جدید طریقہ نسل کشی کے مراکز کے ذریعے ضلع کے مویشی پال حضرات کے جانوروں کا علاج معالجہ کیا گیا اور حفاظتی ٹیکہ جات وجدید نسل کشی کے ٹیکہ جات لگائے گئے۔ علاوہ ازیں جانوروں کو کرم کش ادویات پلائی گئیں اور متوازن خوراک کی فراہمی کے ذریعے پیداوار میں اضافہ کی ترغیب دی گئی۔

(ب) رواں مالی سال میں مویشی پال حضرات کو کیٹل کرش شکنجہ مفت مہیا کرنے کے لئے 20 لاکھ روپے کی ترقیاتی سکیم ضلعی حکومت قصور کے پاس منظوری کے مراحل میں ہے جس کے ذریعے مویشی پال حضرات کو اپنے جانور کے علاج معالجہ اور جانوروں کی افزائش نسل کے لئے سہولت میسر آ سکے گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! محکمہ جو کچھ کر رہا ہے وہ ہمارے سامنے ہی ہے۔ کم از کم اسمبلی سوال کے جواب دینے کے لئے ہی تھوڑا سا ذہن استعمال کر لیا کریں۔ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں کہ جواب کے جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ "حکومتی پالیسی کے مطابق جانوروں کی تعداد میں اضافے کی بجائے ان کی فی جانور پیداوار بڑھانے پر توجہ دی جا رہی ہے۔" محکمہ جواب کے جز (الف) کے اندر یہ acknowledge کر رہا ہے کہ ہم جانوروں کی تعداد بڑھانے کی بجائے ان کی yield پر concentrate کر رہے ہیں۔ آگے لکھا گیا ہے کہ "Progeny Testing Programme کے ذریعے اعلیٰ نسل کے سانڈ منتخب کئے جاتے ہیں۔"

جناب سپیکر! اوپر تیتر ہے، نیچے بٹیر ہے؟ اگر وہ کہہ رہے ہیں کہ تعداد نہیں بڑھا رہے اور yield پر concentrate کر رہے ہیں تو نیچے اُس کی explanation دیں۔ جواب دے رہے ہیں کہ ہم

اُن کی yield بڑھا رہے ہیں اور نیچے یہ بتانے کی بجائے کہ ہم اُن کو کوئی supplement دے رہے ہیں وہ پھر اُس طرف چل پڑے ہیں۔ سوال ہم کچھ کرتے ہیں اور اُس کا جواب یہ کچھ دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے پانچ سال کا break down مانگا ہوا ہے تو نیچے اُس کا کوئی break down نہیں ہے۔ ان کا جواب ہے کہ "بیفلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ پتو کی ضلع قصور میں Progeny Testing Programme کے ذریعے اعلیٰ نسل کے سانڈ منتخب کئے جاتے ہیں جن کا مادہ تولید منجمند حالت میں پنجاب کے مصنوعی نسل کشی مراکز اور ذیلی مراکز میں پہنچایا جاتا ہے۔" یہ کیا مذاق ہے؟ ہم ان سے پانچ سال کا break down مانگ رہے ہیں جس کا ان سے ایک گراف نہیں بنایا جاتا کہ 2010 میں یہ ہوا، 2011 میں یہ ہوا، 2012 میں یہ ہوا۔ یہ تو ہمیں بھی پتا ہے کہ محکمہ کچھ نہ کچھ تو کر ہی رہا ہوگا۔ اگر ہمیں detail نہیں ملنی تو پھر سوال کس لئے کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ Progeny Testing Programme کوئی چھوٹا پروگرام نہیں ہوتا، یہ لمبا پروگرام ہوتا ہے اور اس کے بارے میں پارلیمانی سیکرٹری آپ کو بتاتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر کو تفصیل سے بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! اس پروگرام پر تو کئی سال بھی لگ سکتے ہیں اور ان کے سوال کے جواب ان کو پہلے ہی دے دیئے گئے ہیں اور وہ سب انہوں نے خود ہی پڑھ کر سنا دیئے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب میری اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ جز (الف) کا جواب غلط ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! میرے خیال میں تو یہ جواب ٹھیک ہے۔ اگر اس جواب پر ان کو کچھ شک ہے تو میرے ساتھ ایک sitting کر لیں تو انشاء اللہ ان کو قائل کر لیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! مجھے ایک تھوڑی سی clarification چاہئے۔ جز (الف) کے اگلے سیکشن میں لاہور میٹ کمپنی کے بارے میں لکھا ہوا ہے۔ میرا سوال صرف یہ ہے کہ لاہور میٹ کمپنی کب establish ہوئی تھی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):

جناب سپیکر! لاہور میٹ کمپنی 12-2011 میں establish ہوئی تھی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! لاہور میٹ کمپنی کی website پر پہلا لفظ لکھا ہوا ہے Established in 2010۔ انہوں نے میرے سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ "پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع قصور میں مویشی پال حضرات کے لئے کٹڑے بچھڑے پال سکیم کے ذریعے لاہور میٹ کمپنی کے پراجیکٹ کے تحت 8795 جانوروں کے مالکان کو 2 کروڑ روپے حوصلہ افزائی میں دیئے گئے۔" ان کے مطابق لاہور میٹ کمپنی 12-2011 میں بنی ہے اور اب 2014 چل رہا ہے۔ ہم نے پانچ سال کا break down مانگا ہے تو پچھلے دو سال کا کھاتہ کون پورا کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس سوال کو pending کر لیا جائے تو بہتر ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اگر اس سوال کے جواب کے حوالہ سے آپ کمیٹی بنا دیں تو زیادہ بہتر ہے اور انہوں نے offer بھی کی ہے کہ میں اُن کے ساتھ بیٹھ جاؤں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ٹھیک ہے۔ اُس میں پھر اخراجات زیادہ ہوتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اگلے سوال کا detailed جواب دیں گے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1495 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1495: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے ویٹرنری ہسپتال کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ہسپتالوں میں عملہ strength کے مطابق نہ ہے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):
(الف) ضلع لاہور میں کل 23 ویٹرنری ہسپتال کام کر رہے ہیں۔
(ب) یہ درست نہ ہے۔
محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) کے جواب میں کہا ہے کہ "ضلع لاہور میں 23 ویٹرنری ہسپتال کام کر رہے ہیں۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان 23 ویٹرنری ہسپتالوں میں سے اس وقت کتنے ہسپتال functional ہیں اور ان میں اس وقت کتنے ویٹرنری ڈاکٹر تعینات ہیں؟
جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!
پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):
جناب سپیکر! اس کی تفصیل کافی لمبی چوڑی ہے اگر یہ لینا چاہیں تو میرے پاس موجود ہے۔
جناب سپیکر: آپ کو چاہئے تھا کہ اگر تفصیل لمبی چوڑی تھی تو ایوان کی میز پر رکھ دیتے۔ محترمہ تعداد پوچھ رہی ہیں وہ آپ بتادیں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):
جناب سپیکر! ان کی تعداد 40 ہے اور اس کی detail محترمہ کو فراہم کر دی جائے گی۔
جناب سپیکر: آپ نے محترمہ کو detail فراہم نہیں کرنی۔ یہ ایوان کا معاملہ ہے آپ نے اس کی detail ایوان کو دینی ہے۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):
جناب سپیکر! اس کی تفصیل ایوان کی میز پر پہنچ جائے گی۔
محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ ان میں سے کتنے ہسپتال functional ہیں؟
جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!
پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):
جناب سپیکر! اڑتیس functional ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اپنے جواب میں تئیس ہسپتال بتا رہے ہیں جبکہ اڑتیس functional ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اس میں انہوں نے ویٹرنری ڈسپنسریاں بھی ڈالی ہوئی ہیں۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1518 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: شفاخانہ حیوانات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1518: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں شفاخانہ حیوانات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان شفاخانہ جات میں سٹاف کی کمی ہے، اس کمی کو کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):

(الف) ضلع سرگودھا میں کل 30 شفاخانہ حیوانات ہیں۔

(ب) ضلع سرگودھا میں شفاخانہ جات میں مطلوبہ سٹاف کی کوئی کمی نہ ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! کوئی ضمنی سوال نہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1689 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں بھینسوں کا دودھ حاصل کرنے کے لئے Oxytocin انجکشن لگانے کے مضر اثرات کی تفصیلات

*1689: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اکثر گوالے گائے / بھینسوں کا دودھ حاصل کرنے کے لئے oxytocin کے ٹیکے استعمال کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ oxytocin کے استعمال کی وجہ سے انسانی ہار مونز تبدیلی کا شکار ہوتے ہیں اور چھوٹے بچوں اور حاملہ خواتین کے لئے ایسا دودھ انتہائی مضر صحت ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دنیا کے تمام ممالک میں تحقیق کی بناء پر یہ انجکشن بند ہو چکا ہے لیکن پاکستان میں یہ بہتات سے استعمال ہوتا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ انجکشن کی پیداوار، درآمد اور خرید و فروخت پر پابندی لگانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ اکثر گوالے گائے بھینسوں کو دودھ حاصل کرنے کے لئے یہ ٹیکہ استعمال کرتے ہیں البتہ کچھ گوالے یہ ٹیکہ استعمال کرتے ہیں۔

(ب) oxytocin کے استعمال سے حاصل ہونے والے دودھ کو پینے سے جو خطرات فاضل محرک نے پیش کئے ہیں اُس کے بارے میں کوئی خاطر خواہ تحقیق یہ ثابت نہیں کر سکی کہ oxytocin کے انجکشن کے اثرات دودھ پینے والے تک منتقل ہوتے ہیں یہ ضرور ہے کہ لمبے عرصے تک اگر oxytocin کے انجکشن کو دودھیل جانوروں میں لگایا جائے تو جانور اس کا عادی ہو جاتا ہے اور پھر اس انجکشن کا خاطر خواہ اثر نہیں ہوتا مگر جدید تحقیق سے یہ کہیں ثابت نہیں ہوا کہ اس انجکشن کے کوئی اثرات دودھ کے ذریعے انسانوں میں نقصانات پیدا کرتے ہوں۔ یہ ہارمون چونکہ ایک پروٹین کی قسم ہوتی ہے چنانچہ اگر اس سے کچھ اثرات دودھ میں آ بھی جائیں تو انسانی معدہ ہارمون کی پروٹین کو ہضم کر دیتا ہے جس سے اس کا تمام اثر زائل ہو جاتا ہے۔ اس تمام حقیقت کے باوجود بھی لمبے عرصے تک اس انجکشن کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہئے۔ مزید برآں خالص دودھ کی کوالٹی کو برقرار رکھنے کے لئے پہلے ہی حکومت پنجاب ایک ادارے "پنجاب فوڈ اتھارٹی" کا قیام عمل میں لا چکی ہے جس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اس اتھارٹی کے بنیادی مقاصد میں یہ چیز شامل ہے کہ خالص اشیاء خوردونوش میں پائے جانے والے کسی قسم کی ردوبدل کو فوری طور پر جدید لیبارٹریوں سے چیک کروا کر ایسی ناخالص اشیاء کی فروخت کو روکا جا سکے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔

(د) کیونکہ oxytocin کا انجکشن جانوروں میں کئی قسم کی کیفیات میں ضروری علاج معالجہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اس لئے اس کی import اور پیداوار بند کرنا مناسب نہیں ہو گا۔البتہ ویٹرنری ڈاکٹر کے نسخہ کے بغیر یہ انجکشن drug store سے جاری نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں جز(الف) میں Oxytocin ٹیکے کے حوالے سے معلومات لینا چاہتا تھا اور جز(ب) میں، میں نے انسانی ہارمونز کی تبدیلی، بچوں کی صحت اور حاملہ خواتین کے لئے مضر صحت ہونے کے حوالے سے پوچھا تھا۔انہوں نے اس کا جواب دیا ہے کہ ایسا نہیں ہے اور ایسی کوئی تحقیق نہیں ہوئی جبکہ یہ تحقیق سامنے آئی ہے کہ یہ ٹیکہ لگانے سے بھینسوں کا دودھ جو بچے پیتے ہیں ان بچوں کے ہارمونز میں تبدیلی آتی ہے جس وجہ سے ان کے بچپن میں ہی ان کے جسم پر بال نکل آتے ہیں اور حاملہ خواتین کے معاملات میں بھی کافی مشکلات آرہی ہیں۔یہ چیزیں اخبارات میں بھی آئی ہیں اور net پر بھی یہ معاملات available ہیں لیکن ڈیپارٹمنٹ نے اس ٹیکے کو defend کیا ہے۔اسی طرح جز(ج) میں انہوں نے کہا ہے کہ باقی دنیا میں یہ ٹیکہ ban نہیں ہوا جبکہ clear cut ہے کہ پوری دنیا میں اس پر پابندی لگادی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے میرے سوالات کے جوابات دیئے ہیں جن کی تفصیل میں نے آپ کے سامنے بیان کی ہے تو ان کے پاس وہ کون سی معلومات ہیں جن کی بناء پر انہوں نے یہ جوابات دیئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! یہ vaccine import کی جاتی ہے۔اگر ban ہو تو اس کی import possible کیسے ہو سکتی ہے؟ جدید تحقیق کے مطابق اس میں کوئی ایسے مضر اثرات شامل نہیں ہیں بلکہ یہ جو فرمارہے تھے کہ pregnancy کے دوران problems ہوتی ہیں تو pregnancy کے دوران یہ دوائی کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ vaccine نہیں ہے بلکہ یہ injection ہے اور اس میں clear cut ہے۔ چلیں ٹھیک ہے یہ خریداری پر ban نہیں لگاتے لیکن ban ہے اور اس کے مضر صحت اثرات بھی سامنے ہیں۔ یہاں ڈاکٹرز بیٹھے ہوئے ہیں اگر مجھ پر یقین نہیں ہے تو آپ بے شک ان سے پوچھ لیں۔ بہر حال اب میں کیا کہہ سکتا ہوں کیونکہ آج لائیو سٹاک کے سوالات اور جوابات کے ساتھ جو حشر ہو رہا ہے میرا خیال ہے کہ مجھے خاموشی ہی اختیار کرنی چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ انہوں نے یہ بات جز (د) میں کہی ہے کیونکہ oxytocin کا انجکشن جانوروں میں کئی قسم کی کیفیات میں ضروری علاج معالجہ کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے اس کی import اور پیداوار بند کرنا مناسب نہیں ہوگا البتہ ویٹرنری ڈاکٹروں کے نسخے کے بغیر یہ انجکشن ڈرگ سٹور سے جاری نہیں ہونا چاہئے۔ یہ اچھی تجویز ہے اس پر عملدرآمد کرنے میں کیا رکاوٹ ہے؟ یہ ban لگا دیں کہ کسی ویٹرنری ڈاکٹر کے نسخے کے بغیر کوئی ویٹرنری میڈیکل سٹور یہ انجکشن جاری نہ کرے اور اس قدم کو اٹھانے میں جو یہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ہونا چاہئے تو پھر کیا رکاوٹ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ڈرگ سٹور کو کسی ڈاکٹر کے نسخہ کے بغیر یہ فروخت نہیں کرنا چاہئے۔ ہم اس کو ensure کرائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ محکمہ خود تسلیم کرتا ہے کہ ویٹرنری میڈیکل آفیسر کی prescription کے بغیر یہ انجکشن میڈیکل سٹور جاری نہ کرے، یہ تو انہوں نے لکھا ہوا ہے۔ میں نے صرف ان سے یہ پوچھا ہے کہ اس کو implement کرنے میں کیا رکاوٹ ہے؟ محکمہ اس کو روک دے کیونکہ جب محکمہ خود یہ سمجھتا ہے، انہوں نے یہی جواب پڑھ کر سنا دیا ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ اس پر عملدرآمد کب کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): محکمہ نے directions دی ہوئی ہیں اور implement پر focus کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: اس پر فوری طور پر implement کرائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جی، انشاء اللہ کرائیں گے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جانوروں کی بیماریوں میں کمی لانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*1238: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مون سون کی بارشیں اور سیلاب جانوروں میں بیماریوں کی بنیادی وجوہات میں سے ایک ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو موسمی بارشوں کے دوران ان بیماریوں میں کمی لانے کے لئے حکومت کی جانب سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں۔ مویشیوں کی چند بیماریاں مون سون کی بارشوں اور سیلاب کے بعد زیادہ پھیل سکتی ہیں۔ ان میں گل گھوٹو کی بیماری سر فہرست ہے۔ اگر جانوروں میں حفاظتی ٹیکہ جات بھرپور طریقے سے نہ لگائے جائیں تو یہ بیماریاں وباء کی صورت اختیارات کر سکتی ہیں اس لئے محکمہ لائیو سٹاک ہر سال بارشوں سے قبل ماہ جون سے ہی گل گھوٹو اور دوسری بیماریوں سے حفاظت کے لئے ٹیکے لگانے کی بھرپور مہم کا آغاز کر دیتا ہے۔

(ب) اس ضمن میں محکمہ لائیو سٹاک ہر سال موسم برسات سے قبل ہی جانوروں میں حفاظتی ٹیکہ جات خصوصاً گل گھوٹو کی بھرپور مہم کا آغاز کرتا ہے۔ امسال بھی صوبہ بھر میں 540 فلڈ سیکٹر اور اس کے علاوہ 375 سب فلڈ سیکٹر بنائے گئے جن پر 510 ویٹرنری آفیسر اور 1450

ویٹرنری اسسٹنٹ تعینات کئے گئے اور ویکسین لگانے کی مہم کو بھرپور انداز میں عرصہ تین ماہ میں مکمل کیا گیا۔مزید کسی بھی ناگہانی صورتحال سے نپٹنے کے لئے موبائل یونٹ ہر وقت ضلعی ہیڈکوارٹرز میں موجود رہے۔

ویٹرنری ہسپتال شرقپور کو فنڈز کی فراہمی ودیگر تفصیلات

*1335:جناب ظہیر الدین خان علیزئی:کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ویٹرنری آفیسر شرقپور ہسپتال کب سے یہاں تعینات ہیں؟

(ب) اس ہسپتال میں گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنا فنڈ کس کس مد میں فراہم کیا گیا، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ فنڈ کن کن مدات وشعبوں میں خرچ کیا گیا، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) موجودہ ویٹرنری آفیسر نے اپنی تعیناتی کے دوران ٹی اے/ڈی اے پٹرول وگاڑی کی مرمت پر کتنے فنڈز خرچ کئے،ان کی سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقر اخبار "نوائے وقت" کی خبر مورخہ 13-07-04 کے مطابق موجودہ ویٹرنری آفیسر ہسپتال کے ملازمین اور شہر کے قصابوں سے ماہانہ بھتہ بھی وصول کرتے ہیں جن پر علاقے کے قصابوں وہسپتال کے ملازمین نے احتجاج بھی کیا؟

(و) اگر جز(ہ) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت پنجاب مذکورہ آفیسر کے خلاف کارروائی کرنے اوران کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں تو کب تک؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ویٹرنری ہسپتال شرقپور میں اس وقت ویٹرنری آفیسر تعینات نہ ہے۔

(ب) ویٹرنری ہسپتال شرقپور میں گزشتہ پانچ سال سے کوئی فنڈ جاری نہیں کیا گیا۔

(ج) کوئی براہ راست فنڈ فراہم نہیں کیا گیا اور نہ ہی خرچ کیا گیا۔

(د) دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر لائیوسٹاک شیخوپورہ کی طرف سے 01.04.13 سے 19.08.13 تک 80 لیٹر پٹرول برائے گاڑی موبائل ڈسپنسری شرقپور جاری کیا گیا۔اس دوران گاڑی کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 04.07.13 میں اُس وقت کے سینئر ویٹرنری آفیسر شرقپور کے بارے میں ہسپتال کے ملازمین اور شہر کے قصابوں سے ماہانہ بھتہ وصول کرنے کے متعلق خبر شائع ہوئی تھی جس پر ای ڈی او (ایگریکلچر) شیخوپورہ نے معاملہ کی دفتری انکوائری کروائی لیکن ویٹرنری آفیسر مذکورہ کے خلاف کوئی الزام ثابت نہ ہو سکا لہذا انکوائری کیس کو داخل دفتر کیا جا چکا ہے۔

(و) جز (ہ) کا جواب نفی میں ہے۔

ضلع فیصل آباد: ویٹرنری ڈسپنسری چک نمبر 388 گ ب کی تفصیلات

*1822: میاں طاہر: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ویٹرنری ڈسپنسری چک نمبر 388 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) مذکورہ ڈسپنسری کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل کتنی رقم کس کس مد میں دی گئی اور یہ رقم کہاں کہاں خرچ ہوئی، سال وار تفصیل بیان کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈسپنسری میں ڈاکٹر اور دیگر عملہ اکثر غیر حاضر رہتا ہے جس سے وہاں کے لوگوں کو اپنے بیمار جانوروں کے علاج کے لئے بڑی مشکل ہوتی ہے؟

(د) مذکورہ ڈسپنسری میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل کتنے جانوروں کو ویکسین کیا گیا، سال وار تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈسپنسری میں موجود عملہ نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران لاکھوں روپے کی کرپشن ادویات کی مد میں کی ہے۔کیا حکومت اس کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(و) کیا حکومت کرپشن میں ملوث ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چک نمبر 388 گ ب میں ویٹرنری ڈسپنسری نہیں ہے وہاں پر ویٹرنری سنٹر موجود ہے جو دو کمروں اور ایک برآمدے پر مشتمل ہے۔

(ب) یہ ویٹرنری سنٹر ہے کسی قسم کی کوئی رقم کسی مد میں نہیں دی گئی ہے۔

(ج) یہ ویٹرنری سنٹر ہے اس میں صرف ویٹرنری اسسٹنٹ کی اسامی موجود ہے جس پر مسٹر محمد شاہد ویٹرنری اسسٹنٹ تعینات ہے جو عمارت کی خستہ حالی کی وجہ سے یونین کونسل کے دفتر میں بیٹھتا ہے۔

(د) مذکورہ ڈسپنسری میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل 74,467 جانوروں کو ویکسین کیا گیا جس کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

سال	گل گھوٹو	انتڑیوں کا زہر	منہ کھر	رانی کھیت	نمونیا	کاٹا
2009	9720	900	540	1000	1000	600
2010	9720	1700	300	5900	3000	0
2011	8340	893	330	4400	2700	600
2012	5004	1900	540	6000	2500	0
2013	2160	600	120	2000	2000	0

(ہ) یہ ویٹرنری سنٹر ہے اس کو ادویات فراہم ہی نہیں کی جاتی ہیں اس لئے کسی قسم کی کرپشن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(و) متعلقہ نہ ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں ویٹرنری ڈسپنسریوں، ہسپتالوں کی عمارات کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*1864: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کس کس ویٹرنری ڈسپنسری اور ویٹرنری ہسپتال کی عمارت تعمیر کی گئی، ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) کس کس کی عمارت کب سے زیر تعمیر ہے اور یہ کب تک مکمل ہو گی؟

(ج) اس وقت اس حلقہ کی کس کس ویٹرنری ڈسپنسری اور ویٹرنری ہسپتال کی عمارت نہ ہے؟

(د) ان کی عمارات کب تک تعمیر کروانے کا ارادہ ہے؟

(ہ) ان میں کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی خالی پڑی ہیں، خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کوئی نئی عمارت تعمیر نہیں کی گئی البتہ پہلے سے موجود عمارات کی مرمت کی گئی جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

سال 2011-12

سول ویٹرنری ہسپتال556گ ب	0.704ملین روپے
سول ویٹرنری ہسپتال453گ ب	0.806ملین روپے
سول ویٹرنری ہسپتال گڑھ	0.400ملین روپے

سال2012-13کے دوران کوئی نئی عمارت تعمیر کی گئی ہے اور نہ ہی کسی عمارت کی مرمت کی گئی۔

(ب) کوئی عمارت زیر تعمیر نہیں ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔58میں سول ویٹرنری ہسپتال اور ویٹرنری ڈسپنسریوں کی عمارت موجود ہے۔

(د) غیر متعلقہ ہے۔

(ہ) حلقہ پی پی۔58 ضلع فیصل آباد میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں ویٹرنری ڈسپنسریوں، ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1866: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58فیصل آباد میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہی ہیں؟

(ب) ان کے سال2011-12اور2012-13کے اخراجات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان میں کون کون سی ادویات حکومت کی طرف سے فراہم کی گئیں، دو سالوں کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا ویٹرنری ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں جانوروں کا علاج مفت کیا جاتا ہے؟

(ہ) ان میں کس کس ڈسپنسری اور ہسپتال کی عمارت مخدوش ہے یا سرے سے نہیں ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔58 ضلع فیصل آباد میں پانچ ویٹرنری ہسپتال، دو ویٹرنری ڈسپنسری اور آٹھ ویٹرنری سنٹرز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	ویٹرنری ہسپتال455گ ب	2۔	ویٹرنری ہسپتال گڑھ
3۔	ویٹرنری ہسپتال509گ ب	4۔	ویٹرنری ہسپتال453گ ب
5۔	ویٹرنری ہسپتال556گ ب	6۔	ویٹرنری ڈسپنسری503گ ب
7۔	ویٹرنری ڈسپنسری550گ ب	8۔	ویٹرنری سنٹر451گ ب
9۔	ویٹرنری سنٹر452گ ب	10۔	ویٹرنری سنٹر508گ ب
11۔	ویٹرنری سنٹر493گ ب	12۔	ویٹرنری سنٹر505گ ب
13۔	ویٹرنری سنٹر کلیانوالہ	14۔	ویٹرنری سنٹر547گ ب
15۔	ویٹرنری سنٹر544گ ب		

(ب) ان ہسپتالوں / ڈسپنسریوں / سنٹروں کے اخراجات سال12۔2011 اور13۔2012 کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	تنخواہ عملہ	ادویات/اوزارات	مرمت ہسپتال/ڈسپنسریز
2011-12	99,24,000	7,20,000	19,10,000
2012-13	1,07,22,924	10,80,000	0

(ج) ان ہسپتالوں / ڈسپنسریوں / سنٹروں کو پچھلے دو سالوں میں جو ادویات حکومت کی طرف سے فراہم کی گئیں ان کی لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں، جانوروں کا علاج مفت کیا جاتا ہے جبکہ ایک روپیہ فی جانور پرچی فیس وصول کی جاتی ہے۔

(ہ) مندرجہ بالا ہسپتالوں کی عمارتیں قابل مرمت ہیں۔

1۔	ویٹرنری ہسپتال455گ ب	2۔	ویٹرنری ہسپتال509گ ب
3۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری503گ ب	4۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری550گ ب

نارووال: پی پی۔134 ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1885: جناب منان خان: کیا وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔134 نارووال میں ویٹرنری ہسپتال / مراکز کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) درج بالا مراکز / ہسپتال میں تعینات سٹاف کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ج) سال 12-2011 اور 13-2012 میں ان ویٹرنری سنٹرز / ویٹرنری ہسپتالوں میں فارمرز کو کیا کیا سہولیات جانوروں کے لئے فراہم کی گئیں، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔134 نارووال میں ویٹرنری ہسپتالوں / مراکز کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام ادارہ	مقام	نام ادارہ	مقام
ویٹرنری ہسپتال	اخلاص پور	ویٹرنری مرکز	پھگواڑی
ویٹرنری ہسپتال	کوٹ نیناں	ویٹرنری مرکز	ولی پور بوڑا
ویٹرنری ہسپتال	مینگڑی (نور کوٹ)	ویٹرنری مرکز	بوعہ
ویٹرنری ہسپتال	کنجروڑ	ویٹرنری مرکز	گمٹالہ
ویٹرنری ہسپتال	شاہ غریب	ویٹرنری مرکز	بارہ منگا
ویٹرنری ہسپتال	براال	ویٹرنری مرکز	کلہ
ویٹرنری مرکز	گھروٹہ	ویٹرنری مرکز	گورالہ
ویٹرنری مرکز	بھڑی خورد	ویٹرنری مرکز	ملہ
ویٹرنری مرکز	نرگال	ویٹرنری مرکز	بستان
ویٹرنری مرکز	گسیٹ پور	ویٹرنری مرکز	مدوگول س
ویٹرنری مرکز	موسیٰ پور		

(ب) ان ہسپتالوں / مراکز میں تعینات سٹاف کی مطلوبہ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سالوں میں ان اداروں میں فارمرز کو دی گئی سہولیات کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گجرات: پی پی۔113 میں ویٹرنری ہسپتالوں کی ضرورت و دیگر تفصیلات

*2333: میاں طارق محمود: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات پی پی۔113 میں کتنے ویٹرنری ہسپتالوں کی ضرورت ہے، کیا ہر U.C میں ویٹرنری ڈسپنسری موجود ہے؟

(ب) جن U.C's میں ویٹرنری ڈسپنسری نہیں ہے، وہاں حکومت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گجرات پی پی۔113 میں ایک ویٹرنری ہسپتال چھ ویٹرنری ڈسپنسریاں اور چار ویٹرنری سنٹر موجود ہیں جو اس حلقہ کی ضرورت کے مطابق ہیں۔تاہم سات U.C's میں ویٹرنری کے ادارہ جات موجود نہ ہیں۔

(ب) جن سات U.C's میں ویٹرنری ڈسپنسریاں نہیں ہیں ان میں سے U.C's کرنانہ میں ویٹرنری ڈسپنسری زیر تعمیر ہے۔ باقی ماندہ چھ U.C's میں ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم کرنے کا کوئی منصوبہ فی الحال حکومت کے زیر غور نہ ہے۔

ضلع گجرات: شفاخانہ حیوانات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2334: میاں طارق محمود: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات پی پی۔113 میں کل کتنے شفاخانہ حیوانات ہیں۔ان میں کتنے کتنے ویٹرنری ڈاکٹر ہیں اور کتنا عملہ تعینات ہے ہر ایک کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں اکثر عمارات کی حالت بہت خراب ہے کیا حکومت ان کو درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) جن ویٹرنری ہسپتالوں میں عملہ پورا نہیں ہے یہ کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گجرات پی پی۔113 میں ایک ویٹرنری ہسپتال، چھ ویٹرنری ڈسپنسریاں اور چار ویٹرنری سنٹر ہیں ان میں تعینات ویٹرنری ڈاکٹروں اور دیگر عملہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ویٹرنری ہسپتال	تعینات عملہ
ڈنگہ	ڈاکٹر ذوالفقار علی، ویٹرنری آفیسر
	اکبر علی بھٹی، اے آئی سپر وائزر
	گلفام اشرف چیمہ، اے آئی ٹیکنیشن
	عبدالوحید، خاکروب
	سید محمد ارشد، چوکیدار

	ویٹرنری ڈسپنسریاں	تعینات عملہ
1۔	نور جمال	حبیب الرحمان، ویٹرنری اسسٹنٹ
2۔	اتووالہ	صفدر الرحمان، ویٹرنری اسسٹنٹ

3۔	سیکر یالی	خالی(اضافی چارج صفدر الرحمان، ویٹرنری اسسٹنٹ اتو والہ)
4۔	جوڑا	سید قمر حسین شاہ، ویٹرنری اسسٹنٹ شمریز اصغر، اے آئی ٹیکنیشن
5۔	شیر گڑھ	فیاض احمد، ویٹرنری اسسٹنٹ
6۔	باگڑیانوالہ	امجد جاوید، ویٹرنری اسسٹنٹ محمد بوٹا، اے آئی ٹیکنیشن

	ویٹرنری مراکز	تعینات عملہ
1۔	مرزا طاہر	محمد اعظم، ویٹرنری اسسٹنٹ
2۔	امراں کلاں	محمد اصغر، ویٹرنری اسسٹنٹ
3۔	برنالی	عبدالوحید، اے آئی ٹیکنیشن
4۔	چکوڑی بھیلووال	رفاقت علی، سراء کمپاؤڈر

(ب) یہ درست ہے کہ ان میں سے کچھ عمارات کی حالت تسلی بخش اور کچھ کی مرمت طلب ہے۔ اس ضمن میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو کیس بھیج دیا گیا ہے۔ جونہی بجٹ منظور ہو گا مرمت کر دی جائے گی۔

(ج) گورنمنٹ کی طرف سے سکیل 1تا15 کی بھرتیوں پر پابندی ہے۔ جیسے ہی گورنمنٹ پابندی اٹھائے گی تو خالی سیٹ پر قانون کے مطابق بھرتی کر لی جائے گی۔

بہاولپور ڈویژن: چولستان میں لائیو سٹاک کی ترقی کے لئے شروع کئے گئے منصوبہ جات کی تفصیلات

*2354: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بہاولپور ڈویژن میں واقع چولستان جس کا رقبہ 66لاکھ ایکڑ ہے یہاں پر گائیوں / بھینسوں / بیلوں اور بکریوں کی کتنی تعداد ہے؟

(ب) یہاں پر لائیو سٹاک کی ترقی و ترویج کے لئے محکمہ نے کون کون سے منصوبہ شروع کر رکھے ہیں؟

(ج) موجودہ حکومت چولستان میں لائیو سٹاک کے حوالہ سے کیا پانچ سالہ وژن رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چولستان بہاولپور ڈویژن میں مذکورہ جانوروں کی تعداد درج ذیل ہے۔

گائیں/بیل	5,67,510
بھینسیں	9,923
بکریاں	2,57,285

(ب) چولستان میں لائیوسٹاک کی ترقی و ترویج کے لئے محکمہ نے درج ذیل منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔

1۔ محکمہ لائیوسٹاک نے چولستان کے ایریا میں ویٹرنری کی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے 10 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریز قائم کی ہیں۔

2۔ چولستان میں پانچ شاد باد کو آپریٹو لائیوسٹاک فارمز قائم کئے گئے ہیں۔یہ فارم اب کمیونٹی آرگنائزیشن کو ٹرانسفر کر دیئے گئے ہیں۔

3۔ چولستانی گائیوں اور بچی نسل کی بھیڑوں کی افزائش نسل کے لئے ایک سرکاری فارم جگیت پیر ضلع بہاولپور کے مقام پر قائم کیا گیا ہے۔

4۔ چولستان میں گائیوں سے حاصل ہونے والے دودھ کو محفوظ کرنے کے لئے 10 عدد چلرز بھی فراہم کئے گئے ہیں۔

(ج) پانچ سالہ منصوبہ 2013تا2018 میں چولستان میں لائیوسٹاک کی ترقی کے لئے محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کو 56.50 ملین روپے کی فراہمی کے لئے لکھا گیا ہے جو مفت ویکسین، نئی موبائل ویٹرنری ڈسپنسریز کی تعمیر اور موجودہ موبائل ویٹرنری ڈسپنسریز کی مرمت کی مد میں خرچ کئے جائیں گے۔

صوبہ میں افسران کی ملی بھگت سے سرکاری فارمز کی اراضی پر ناجائز قابضین کی تفصیلات

*2446: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں محکمہ کے افسران کی ملی بھگت سے سرکاری فارمز کی سینکڑوں ایکڑ اراضی پر ناجائز قابضین قابض ہیں یہ کب سے قابض ہیں اور کس کس جگہ پر قابض ہیں؟

(ب) اس ناجائز قبضہ کو چھڑانے کے لئے کیا عملی اقدامات اٹھائے گئے تفصیل بیان فرمائیں اور اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے اور کیا تاحال قبضہ نہ چھڑوا سکنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ تمام قبضے محکمہ کے افسران کی آشیر باد سے کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا محکمہ ان ناجائز قابضین سے قبضہ چھڑوانے کی کوئی حتمی تاریخ دینے کو تیار ہے، کیا جن افسران کے عرصہ تعیناتی میں یہ قبضہ کیا گیا ان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ان ناجائز قبضوں سے محکمہ کو سالانہ کتنا مالی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ میں محکمہ لائیوسٹاک کے زیر انتظام چلنے والے فارموں کے کچھ رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کر رکھا ہے۔ ناجائز قابضین جب سے اور جس جس جگہ پر قابض ہیں اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ یہ قابضین محکمہ کے افسران کی ملی بھگت سے رقبہ پر قابض ہیں۔

(ب) اس ناجائز قبضہ کو چھڑانے کے لئے مندرجہ ذیل عملی اقدامات کئے گئے ہیں۔

* ڈائریکٹر RCCSC جھنگ نے ناجائز قابضین سے رقبہ خالی کروانے کے لئے جناب ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر خانیوال سے بذریعہ لیٹرز معاونت کی درخواست کی۔ محکمہ ریونیو کے افسران کی جانب سے کوششیں جاری ہیں اور سابقہ پٹہ داران سے مذاکرات ہو رہے ہیں۔
* ڈائریکٹر سمال رومینینٹس ملتان اور مقامی انتظامیہ کی جانب سے گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں اللہ داد جہانیاں ضلع خانیوال، گورنمنٹ تجرباتی فارم رکھ خیرے والا اور گورنمنٹ تجرباتی فارم 205/TDA کے رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کے لئے متعلقہ ضلعی ریونیو اتھارٹیز کو لیٹرز لکھے گئے۔ اس سلسلہ میں میٹنگز بھی ہوئیں۔ کچھ قابضین کے خلاف تھانہ چوبارہ میں FIRs نمبری 444,445,446,447,448,449/2011 اور FIR نمبر 13/04 اور 12/307 درج ہیں اور کارروائی ہو رہی ہے۔
* ناجائز قابضین کے خلاف بھکر کی عدالت اور ہائیکورٹ میں کیسز چل رہے ہیں۔ اب تک ایک ناجائز قابض عطا محمد کیخلاف فیصلہ ہوا ہے۔ انتظامیہ بے دخلی کے لئے کوشاں ہے۔
* ایسے پٹہ داران جو نادہندہ ہیں ان کے پٹہ نامے منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔

مندرجہ بالااقدامات کی روشنی میں مقدمات کی پیروی کی جارہی ہے۔امید واثق ہے کہ قانونی کارروائی کرنے سے قبضہ چھڑوالیا جائے گا۔کسی بھی فارم کے رقبہ پر قبضہ محکمہ کے افسران کی آشیرباد سے نہیں ہوا۔

(ج) زیادہ تر مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اس لئے محکمہ کوئی حتمی تاریخ دینے سے قاصر ہے۔محکمہ کا کوئی افسر ناجائز قبضہ کروانے میں ملوث نہیں پایا گیااس لئے کسی افسر کے خلاف قانونی کارروائی نہ کی گئی ہے۔ناجائز قابضین سے محکمہ کو سالانہ درج ذیل نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

نمبر شمار	نام فارم	نقصان(سالانہ)
1۔	گورنمنٹ تجرباتی فارم فاضل پور۔ضلع راجن پور	18لاکھ
2۔	گورنمنٹ تجرباتی فارم جگیت پیر۔ضلع بہاولپور	1لاکھ
3۔	گورنمنٹ تجرباتی فارم اللہ داد جہانیاں۔ضلع خانیوال	86لاکھ60ہزار
4۔	گورنمنٹ تجرباتی فارم خیرے والا۔ضلع لیہ	6لاکھ82ہزار
5۔	گورنمنٹ تجرباتی فارم جہانگیرآباد۔ضلع خانیوال	1لاکھ26ہزار
6۔	گورنمنٹ تجرباتی فارم جہانگیرآباد۔ضلع خانیوال	2کروڑ34لاکھ91ہزار

ضلع ساہیوال:مویشی فارموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2931: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:کیاوزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ کے مویشی فارم کہاں کہاں ہیں نیز ہر مویشی فارم کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) ہر فارم پر کتنے ملازم کام کر رہے ہیں اور ان میں سے جو ماہرین ہیں ان کے نام،عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) ہر فارم پر کتنے مویشی کس کس قسم کے رکھے ہوئے ہیں؟

(د) ان فارمز کے قیام کے اغراض ومقاصد کیا ہیں؟

(ہ) ان فارمز کی سال12۔2011اور13۔2012کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل بتائیں؟

(و) ان سے حکومت کو اور عوام کو کیا مقاصد حاصل ہوئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں، قادر آباد ضلع ساہیوال جو کہ لاہور سے 150 کلومیٹر جی ٹی روڈ پر اڈا قادر آباد سے شمال کی جانب 1½ کلومیٹر کی مسافت پر لوئر باری دوآب کینال کے کنارے پر واقع ہے۔ رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	خود کاشت رقبہ	322
2۔	مزارعین	317
3۔	روڈ اینڈ بلڈنگ	117
4۔	جنگلات	07
5۔	سمن پروڈکشن یونٹ قادر آباد	285
	کل رقبہ	1048

(ب) گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں، قادر آباد ضلع ساہیوال پر کل منظور شدہ ملازمین کی تعداد 112 ہے لیکن اس وقت کام کرنے والے ملازمین کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

1۔	آفیسر	05
2۔	سٹاف	15
3۔	لیبر	76
	کل تعداد	96

ماہرین کے نام درج ذیل ہیں۔

ڈاکٹر منظور احمد، فارم سپرنٹنڈنٹ۔ گریڈ18، ڈاکٹر ریاض حسین، فارم مینجر۔ گریڈ18، ڈاکٹر عرفان قمر، ویٹرنری آفیسر۔ گریڈ17، ڈاکٹر عبدالمنان، ویٹرنری آفیسر۔ گریڈ17، مسٹر رحمت اللہ، زراعت آفیسر۔ گریڈ17

(ج) گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں، قادر آباد ضلع ساہیوال پر دوغلی نسل کے جانور ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

دوغلی نسل کے بیل	19
دوغلی نسل کی گائیں	136
دوغلی نسل کے بچھڑے اور بچھڑیاں	264
لوکل	04
ٹیزر	04
کل تعداد	427

(د)

1۔ گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں، قادرآباد ضلع ساہیوال پر دیسی اور ولائتی گائیوں کے ملاپ سے گائیوں کی نئی نسل بنانے کے لئے ریسرچ ہو رہی ہے۔

2۔ نئی نسل کے مختلف گروہوں کے پیداواری اوصاف کا تقابلی جائزہ لیا جا رہا ہے۔

3۔ اولاد کی پرکھ کی بنیاد پر اعلیٰ نسل کے سانڈ پیدا کئے جا رہے ہیں۔

4۔ ان جانوروں کے آباؤاجداد کا ریکارڈ محفوظ کیا جا رہا ہے۔

5۔ دوغلی نسل کے جانوروں کی افزائش نسل مزارعین (Pattadars) کے اشتراک سے بھی کی جا رہی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ دوغلی نسل کے جانور پیدا کئے جا سکیں۔

(ہ) گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں، قادرآباد ضلع ساہیوال پر اخراجات اور آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	آمدن	اخراجات
1	2011-12	20,129,768	35,67,6,035
2	2012-13	16,55,3,558	40,62,8,400

یہ ریسرچ ادارہ ہونے کی وجہ سے آمدن اس کا primary مقصد نہیں ہے کیونکہ یہاں پر اعلیٰ نسل کی جانوروں کی قیمت کروڑوں روپے میں ہے۔ ان کا سمن (مصنوعی بیج) ملکی سطح پر سپلائی کیا جاتا ہے۔

(و) گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں، قادرآباد ضلع ساہیوال میں اچھی نسل اور زیادہ دودھ کی پیداوار سے عوام کو زیادہ آمدنی ہو رہی ہے اور حکومت کا فلاحی کام عوام الناس کے لئے جاری ہے۔

لاہور: ڈی ایل او دفتر کے تحت ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2946: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک آفیسر کے ماتحت کتنا عملہ ہے، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) ناقص گوشت کی فروخت پر یہ عملہ کیا کارروائی کرتا ہے اور 2013 میں ناقص گوشت فراہم کرنے والے کتنے افراد کو سزا سنائی گئی ہے؟

(ج) لاہور ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک آفیسر کے بنیادی فرائض کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر لائیوسٹاک کے ماتحت عملہ کی تعداد 404 ہے جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کے 9 ویٹرنری آفیسر بطور میٹ انسپکٹر اضافی ڈیوٹی بڑی دیانتداری سے سر انجام دے رہے ہیں اور ناقص گوشت فروخت کرنے والے قصابوں کے خلاف تمام ٹاؤنز میں کارروائیاں کرتے ہیں اور کرپٹ قصابوں کے خلاف متعلقہ تھانوں میں پرچہ درج کروادیا جاتا ہے اور ناقص گوشت کو پولیس اور ٹاؤن کے عملہ کے سامنے تلف کر دیا جاتا ہے۔ سال 2013 کی کارکردگی رپورٹ درج ذیل ہے۔

سال	ریڈز کی تعداد	چالان کی تعداد	ایف آئی آرز کی تعداد	تلف شدہ گوشت	جرمانہ
2013	6424	1892	1859	9623.5KG	2,84,000

(ج) ڈسٹرکٹ آفیسر لاہور کے بنیادی فرائض درج ذیل ہیں۔

1۔ تمام شفاء خانہ حیوانات، ڈسپنسریوں اور سنٹروں کی کارکردگی monitor کرنا۔
2۔ تمام ضلع کے جانوروں میں حفاظتی ٹیکہ جات کو سو فیصد یقینی بنانا اور چیک کرنا۔
3۔ علاج معالجہ کے سلسلہ میں تمام ہسپتالوں کی کارکردگی کو بہتر بنانا۔
4۔ جانوروں میں کرم کش ادویات کے استعمال کو یقینی بنانا۔
5۔ نسل کشی کے اہداف کو یقینی بنانا۔
6۔ جانوروں کی مصنوعی نسل کشی سے پیداوار کو باقاعدہ مشاہدہ میں رکھ کر اگلی نسل کی تیاری کروانا۔
7۔ اچھی نسل کے جانوروں، گائے، بھینسوں اور دوغلی نسل کا انتخاب کرواکر جدید ڈیری فارمنگ کو فروغ دلوانا۔
8۔ شعبہ مرغبانی کی فیلڈ اور لیبارٹری کی کارکردگی کو مانیٹر کرنا۔
9۔ فیلڈ میں کسی بھی آؤٹ بریک کی صورت میں اس کو کنٹرول کرنے کا اہتمام۔
10۔ سالانہ فلڈ ایمرجنسی کا انتظام کرنا۔
11۔ تمام کارکردگی رپورٹس تیار کرواکر اعلیٰ حکام کو بھیجنا۔
12۔ ضلع بھر میں رمضان بازار، سہولت بازار اور اتوار بازاروں میں عملی کارکردگی کو مانیٹر کرنا۔
13۔ غیر قانونی مذبحہ خانوں اور پانی والے مضر صحت گوشت فروخت کرنے والے قصابوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنا۔
14۔ پولٹری اور انڈوں کے روزانہ کی بنیاد پر ریٹ مانیٹر کرنا۔
15۔ یوتھ فیسٹیول کے دیہات، یونین کونسل، ٹاؤن اور ضلع کی سطح پر مقابلوں کا انعقاد کرنا۔
16۔ فارم ڈے اور سکول فوکس پروگرام ماہانہ بنیاد پر کروانا۔
17۔ لیبارٹری کے لئے خون، گوبر اور دودھ کے نمونے اکٹھے کروانا اور لیبارٹری تک بھجوانا۔

جانور پالنے والے افراد کے لئے تربیتی ورکشاپ کا انعقاد و دیگر تفصیلات

*2951 محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا محکمہ لائیو سٹاک جانور پالنے والے افراد کے لئے تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کرتا ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ انعقاد کب کیا جاتا ہے اور لاہور میں یہ ورکشاپ کہاں ہوتی ہے؟

(ج) کیا تربیت حاصل کرنے والوں کو جانور پالنے کے لئے زمین لیز پر دی جاتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں۔

(ب) جانور پالنے والے افراد کے لئے تربیتی ورکشاپس کا انعقاد پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی اور یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کے زیر اہتمام کیا جاتا ہے۔ تفصیل ضمیمہ جات (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی، نہیں۔

ضلع شیخوپورہ: ویٹرنری سنٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3008: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-162 ضلع شیخوپورہ میں کتنے ویٹرنری سنٹر کہاں کہاں واقع ہیں، ان میں کتنے فنکشنل اور کتنے نان فنکشنل کس کس بناء پر ہیں؟

(ب) کس ویٹرنری سنٹر کی اپنی عمارت ہے اور کس کی عمارت اپنی نہ ہے؟

(ج) مذکورہ سنٹروں میں کس کس گریڈ کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں ان کو حکومت کب تک fill کر دے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی-162 ضلع شیخوپورہ میں ایک ویٹرنری ہسپتال اور 10 ویٹرنری ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں اور یہ تمام فنکشنل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	ویٹرنری ہسپتال	مریدکے
2۔	ویٹرنری ڈسپنسری	رتہ گجراں

3۔	ویٹرنری ڈسپنسری	جیون گورائیہ
4۔	ویٹرنری ڈسپنسری	اچا پنڈ
5۔	ویٹرنری ڈسپنسری	بھاگوڈیال
6۔	ویٹرنری ڈسپنسری	کرتو
7۔	ویٹرنری ڈسپنسری	لاہوریاں والا
8۔	ویٹرنری ڈسپنسری	ایانگر کلاں
9۔	ویٹرنری ڈسپنسری	کالاخطائی
10۔	ویٹرنری ڈسپنسری	بھڑتھ کرول
11۔	ویٹرنری ڈسپنسری	ہچڑ

(ب) ان تمام اداروں کی اپنی عمارتیں ہیں۔

(ج) ان اداروں میں خالی اسامیوں کی گریڈوار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال/ڈسپنسری	نام خالی اسامی	گریڈ	تعداد	تاریخ خالی اسامی
1	ویٹرنری ڈسپنسری ایانگر کلاں	ویٹرنری اسسٹنٹ	09	01	30-09-2013
		اے آئی ٹیکنیشن	09	01	30-09-2013
		خاکروب/چوکیدار	01	01	30-09-2013
2	ویٹرنری ڈسپنسری میر ووال	خاکروب/چوکیدار	01	01	30-09-2013
3	ویٹرنری ڈسپنسری کالاخطائی	ویٹرنری اسسٹنٹ	09	01	30-09-2013
		اے آئی ٹیکنیشن	09	01	30-09-2013
		خاکروب/چوکیدار	01	01	30-09-2013

حکومت پنجاب کی طرف سے سکیل نمبر 1 تا 15 کی بھرتیوں پر پابندی ہے۔ جیسے ہی حکومت پابندی اٹھائے گی قانون کے مطابق بھرتی کا عمل مکمل کر لیا جائے گا۔

لاہور: ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3009: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کس کس جگہ کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات اور آمدن بیان کریں؟

(ج) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ اور عہدہ وار بیان کریں؟

(د) ان خالی اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں کل 23 ویٹرنری ہسپتال اور 15 ویٹرنری ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے سال 12-2011 کے اخراجات 5,46,77,320 روپے ہیں جبکہ سال 13-2012 کے اخراجات 5,52,77,548 روپے ہیں۔ ان اداروں میں پرچی فیس کی مد میں سال 12-2011 میں 48,208 روپے جبکہ سال 13-2012 میں 59,076 کی آمدن ہوئی۔

(ج) ان اداروں میں خالی اسامیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	ہسپتال / ڈسپنسری	عہدہ	گریڈ	تعداد
1	ویٹرنری ہسپتال منہالہ	ویٹرنری اسسٹنٹ	9	1
2	ویٹرنری ہسپتال ٹھوکر نیاز بیگ	ویٹرنری اسسٹنٹ	9	1
3	ویٹرنری ہسپتال بلوکی	ویٹرنری اسسٹنٹ	9	1
4	ویٹرنری ہسپتال جلو	ویٹرنری اسسٹنٹ	9	1
5	ویٹرنری ہسپتال ہڈیارہ	ویٹرنری اسسٹنٹ	9	1
6	ویٹرنری ڈسپنسری کاچھا	ویٹرنری اسسٹنٹ	9	1
7	ویٹرنری ڈسپنسری بابلیانہ	ویٹرنری اسسٹنٹ	9	1

(د) حکومت پنجاب کی طرف سے سکیل نمبر 1 تا 15 کی بھرتیوں پر پابندی ہے جیسے ہی حکومت پابندی اٹھائے گی قانون کے مطابق بھرتی کا عمل مکمل کر لیا جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب والا! میں نے آپ کی توجہ اس اجلاس سے پہلے اجلاس میں کرائی تھی کہ معزز ممبران جب اسمبلی میں آتے ہیں تو جو entrance کا طریق کار ہے۔ آپ کسی ایک دن خود اُدھر سے آکر دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ ممبران کی گاڑیوں کی کس طرح سے لمبی queue ہوتی ہے؟ صرف ایک یا دو گھنٹے کا کام ہے کہ یہ سڑک چند لاکھ روپے سے align ہو سکتی ہے، پبلک کے لئے بھی سیدھی سڑک جا سکتی ہے اور ممبران کے لئے بھی سیدھی سڑک اندر آ سکتی ہے۔ وہاں جتنا عملہ کھڑا ہوتا ہے، میں یہ نہیں کہتا لیکن وہ competent نہیں ہے اور گاڑیاں جس طریقے سے چیک ہوتی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ممبران کی تضحیک ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ میرے ساتھ بیٹھیں گے اور ہم بیٹھ کر اسے دیکھ لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: میں اُدھر ہی سنوں گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یا اللہ خیر۔ اِدھر سے شیخ صاحب اُدھر سے ڈاکٹر صاحبہ اللہ ہی خیر کرے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ! آپ فرمالیں کیونکہ کل آپ مجھ سے commitment لے رہی تھیں لیکن میں نے commit نہیں کیا تھا بہرحال ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ انتہائی اہم issue کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج اور گنگارام ہسپتال ایک ایسا ادارہ ہے جہاں تعلیم یافتہ لیڈی ڈاکٹرز ہیں وہ پوری دنیا میں اپنا لوہا منوا رہی ہیں لیکن پچھلے ڈیڑھ سال سے وہاں یورالوجی ڈیپارٹمنٹ عجیب کسمپرسی کا شکار ہے، وہاں پروفیسر ہے، ایسوسی ایٹ پروفیسر ہے اور نہ ہی سینئر رجسٹرار ہے۔ میں نے جا کر بارہا ہیلتھ سیکرٹری سے request کی ہے مگر ابھی تک کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ یہ ایک ایسا important department ہے، جس میں teaching بھی suffer ہو رہی ہے۔ اس وقت صرف out door patients کا treatment ہو رہا ہے۔ آپ کے چیمبر میں بھی یہ request کی گئی تھی کہ سیکرٹری صاحب کو بلا کر ان سے پوچھا جائے کہ بارہا ان کو اس بارے میں اطلاع بھی دی گئی ہے لیکن کوئی اثر نہیں ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے میڈیکل یونٹ۔I کے دو ایسوسی ایٹ پروفیسرز کو ساہیوال اور سیالکوٹ میں transfer کر دیا گیا ہے جس کے نتیجے میں میڈیکل یونٹ بھی بند ہو رہا ہے اور نہ ہی final year کی classes ہو رہی ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس کا notice لیا جائے اور سیکرٹری صاحب کو یہاں بلایا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! سیکرٹری صاحب اس ایوان کے ممبر نہیں ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جی۔

جناب سپیکر: محترمہ! سیکرٹری صاحب اس ایوان کے ممبر نہیں ہیں۔ بس آپ نے بات کر لی ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے پوچھا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا یہاں چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہیں؟ آپ مجھے بتائیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں تحریک التوائے کار دے دیتی ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: آپ تحریک التوائے کار دے دیں۔ آپ جو کرنا چاہتی ہیں کر لیں۔ جی، مہربانی۔ اب شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 910 ہے۔ یہ پڑھی گئی ہے؟ ابھی آپ نے پڑھنی ہے آپ کی پڑھائی شروع ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ تو ہم دونوں نے پہلے ہی کی ہوئی ہے۔ مجھے یہ اعتراض ہے کہ آپ مجھے پیار سے بٹھا دیتے ہیں میں بیٹھ جاتا ہوں، پریس یہ کہتا ہے کہ آپ مجھے ڈانٹتے ہیں۔ آپ ان کو سمجھائیں کہ آپ مجھے ڈانٹتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ جی، محترمہ! آپ کی طرف سے بھی یہ تحریک ہے۔ آپ دونوں کی طرف سے ہے۔ آپ نے یہ تحریک التوائے کار پڑھنی ہے یا انہوں نے پڑھنی ہے؟ چلیں ان کو میں پڑھنے کے لئے نہیں کہتا ہوں وہ پڑھ چکے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں تو آپ کے ساتھ پڑھ چکا ہوں۔ محترمہ! آپ تحریک التوائے کار پڑھیں۔

چلڈرن ہسپتال لاہور میں Bone Marrow Transplant Centre شروع نہ ہونے کی وجہ سے تھیلیسیمیا کے مریضوں میں اضافہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ Bone Marrow Transplant Centre کو چلڈرن ہسپتال میں 2002 میں شروع کیا گیا تھا، Bone Marrow Transplant Centre کی سہولت پورے پنجاب کے کسی سرکاری و غیر سرکاری ہسپتال میں کہیں بھی میسر نہ ہے۔ یقیناً یہ طریقہ علاج بہت ہی مہنگا ہے جس میں اضافہ کی ایک بڑی وجہ cousin marriages ہیں جس کے تدارک کے لئے اس معزز ایوان کی منظور کردہ قرارداد جو پیشتر نکاح Thalassemia Free NOC تھی پر بھی کوئی عمل نہ ہوا ہے لیکن اس

وقت صرف پنجاب میں 35 سے 40ہزار بچے اور افراد ایک اندازے کے مطابق اس موذی مرض کا شکار ہیں۔ وہ تمام بچے جو پیدائشی طور پر تھیلیسیمیا کا شکار ہیں اُن کا کیا مستقبل ہے؟

جناب سپیکر! ستم ظریفی یہ ہے کہ حال ہی میں منایا جانے والا World Thalassemia Day جس دلفریب وعدوں اور نعروں میں گزر گیا اور ہر گزرنے والا دن مریضوں کے مسائل اور پریشانی میں اضافہ کا باعث بن رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! چلڈرن ہسپتال لاہور میں Bone Marrow Transplant Center کا منصوبہ 19/07/2005 کو 46.025M روپے کی لاگت سے منظور ہوا۔ چلڈرن ہسپتال کے diagnostic block کی تیسری منزل کے 3000sft ایریا کو ضروری تبدیلی کے بعد اس منصوبے کے لئے مخصوص کیا گیا۔ تمام ضروری آلات اور مشینری سوائے HVAC System with heap filtration جون 2007 تک خرید لئے گئے۔ HVAC System کی عدم موجودگی کی وجہ سے یہ منصوبہ جولائی 2012 تک نہ چلایا جا سکا۔ حکومت ترکی کے خصوصی تعاون سے HVAC System مہیا ہوا جو جولائی 2012 تک لگا دیا گیا۔ چلڈرن ہسپتال لاہور کا Bone Marrow Transplant Unit فی الحال بچوں میں موجود مرض leucopenia کا علاج کر رہا ہے۔ ڈاکٹروں اور نرسوں کو Bone Marrow Transplant کی تربیت کے لئے مختلف ہسپتالوں میں بھجوایا گیا ہے۔ سٹاف کی تربیت مکمل ہونے پر Bone Marrow Transplant Center مکمل طور پر کام شروع کر دے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے ایک گزارش کرنی ہے۔ جیسا کہ میں نے اس قرارداد میں بھی ذکر کیا ہے کہ۔

جناب سپیکر: مجھے نہیں پتا چلا کہ آپ نے کیا کہا ہے۔ آپ اپنا mike on کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس قرارداد میں ذکر کیا گیا تھا کہ cousin marriages میں اگر نکاح سے پہلے یہ ٹیسٹ کروالیا جائے اور نکاح نامے میں ایک شق رکھ دی جائے تو اسی کو implement کروادیں۔

جناب سپیکر: Legislation کرنی پڑے گی۔ آپ ادھر بات کریں اور اس بات کو چھوڑ دیں۔ انہوں نے آپ کو ساری بات بتادی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 916 بھی آپ ہی کی ہے۔ آپ اس کو پڑھیں۔

عملہ کی ملی بھگت سے کمالیہ کے جنگل سے لکڑی چوری اور کوئلہ کی بھٹیوں سے حکومت کو کروڑوں روپے کا نقصان

محترمہ نگہت شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" کی خبر کے مطابق کمالیہ میں عملہ کی مبینہ ملی بھگت، سرکاری لکڑی چوری ہونے لگی۔ جنگل کی حدود میں کوئلہ کی بھٹیاں قائم کر کے لاکھوں روپے کی لکڑی چوری جلائی جاتی ہے۔ تفصیل کے مطابق جنگل بھیسی جس کا رقبہ ہزاروں ایکڑ پر مشتمل ہے جس کی حدود میں تین کلو میٹر تک کوئلہ کی بھٹیاں قائم کرنے پر پابندی عائد ہے مگر ڈی ایف او کی مبینہ ملی بھگت سے جنگل کے عین وسط میں بھٹیاں قائم کر کے ان پر کوئلہ بنایا جارہا ہے جس سے نہ صرف کروڑوں روپے کی لکڑی خُورد بُرد ہو رہی ہے بلکہ کوئلہ کی مد میں لاکھوں روپے کا نقصان حکومت کو پہنچ رہا ہے۔ فلاحی حلقوں نے ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ اور سیکرٹری جنگلات سے اپیل کی کہ فی الفور کوئلہ بھٹیاں بند کروائی جائیں۔ اس کے علاوہ ڈی ایف او کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جواب موصول ہو چکا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ کمالیہ جنگل 10866 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے اور فارسٹ ایکٹ (Amended

1927(up to 21/10/2010) کے سیکشن 30(i)/32(b)/33 کے مطابق جنگل کی حدود کے 8 کلو میٹر فاصلہ تک کوئلہ کی بھٹیاں لگانا ممنوع اور جرم ہے۔ بد قسمتی سے عرصہ تقریباً دس سے پندرہ سال قبل جنگل کی حدود / باؤنڈری کے ملحقہ پرائیویٹ زمینوں میں کوئلہ کی بھٹیاں پرائیویٹ لوگوں / ٹمبر مافیا نے لگائی ہوئی تھیں۔ تاہم ان میں سے چالیس عدد دوران ماہ اپریل / مئی 2013 تحصیل انتظامیہ اور فارسٹ سٹاف کی مشترکہ کاوش سے demolish کر دی گئیں جبکہ چک نمبر 725 گ ب میں اقبال جٹ وغیرہ کی چار عدد بھٹیاں جناب سول جج ٹوبہ ٹیک سنگھ کے stay order کی وجہ سے گرائی نہ جا سکیں۔ مورخہ 07-01-2014 کو stay order خارج کروانے اور لاہور ہائیکورٹ کے فیصلہ کے بعد ان بھٹیوں کو جو کہ non functional تھیں وہ بھی گرا دی گئیں۔ تین عدد بھٹیاں شوکت علی کاٹھیا نے چک نمبر 723 گ ب میں لگائی ہوئی تھیں جن کا stay order ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کمالیہ کی عدالت سے خارج کروانے کے بعد لاہور ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن نمبری 30563/13 جو کہ شوکت علی کاٹھیا نے دائر کی تھی معزز عدالت نے مورخہ 12/12/2013 کو dispose of کر دی۔ تاہم یہ بھٹیاں بھی demolish کر دی گئی ہیں اور اس وقت کمالیہ جنگل کی بیرونی حدود کے ساتھ کوئی کوئلہ کی بھٹی موجود نہ ہے اور سرکاری رقبہ جنگل کے اندر تو کوئلہ کی بھٹیاں موجود تھیں اور نہ ہیں۔ اس ضمن میں مزید گزارش ہے کہ روزنامہ "اوصاف" کی خبر غلط اور بے بنیاد ہے جو بھٹیاں boundary wall پر لگائی گئی تھیں ان کو بھی حسب ضابطہ demolish کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 917 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کی ہے۔ کیا وہ یہاں پر تشریف فرما ہیں؟ ڈاکٹر مراد راس اور شُنیلا رُوت صاحبہ کی طرف سے بھی ہے۔ شُنیلا رُوت صاحبہ! آپ کہیں اپنا نام کچھ لکھتی ہیں اور کہیں کچھ لکھتی ہیں۔

لاہور میں اغواء اور کار چھیننے کی وارداتوں میں مسلسل اضافہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ جو نام یہاں لکھا ہے شُنیلا رُوت یہی ٹھیک نام ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 18۔دسمبر 2013 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت لاہور میں اسلحہ کے زور پر شہریوں کو اغواء کرنے کے بعد کار چھیننے کی وارداتوں میں خوفناک حد تک اضافہ ہو گیا۔ کار چھیننے کی بڑھتی ہوئی وارداتوں اور شہریوں کو اغواء کر

کے دوسرے شہر میں چھوڑنے پر شدید خوف وہراس پھیل گیا ہے۔ شہر میں دو گینگز ان وارداتوں میں ملوث ہیں لیکن پنجاب پولیس تاحال اس گینگ کو گرفتار نہ کر سکی جو سفید رنگ کی مہران گاڑی میں آتے ہیں اور کسی بھی شہری جو قیمتی گاڑی پر جارہا ہوا سے روک کر اسلحہ کے زور پر اس کی گاڑی میں سوار ہو جاتے ہیں اور اسے اغواء کر لیتے ہیں اور اسے کبھی پتو کی، قصور، پھول نگر، ننکانہ، شیخوپورہ اور اوکاڑہ لے جاتے ہیں اور کار سوار شہری کو وہاں پھینک کر گاڑی لے کر فرار ہو جاتے ہیں لیکن اینٹی کار لفٹنگ سٹاف پولیس کی ناقص کارکردگی اور ناتجربہ کاری کے باعث تاحال اس گینگ کی گرفتاری ہو سکی اور نہ ہی چھینی گئیں گاڑیوں میں سے کوئی گاڑی برآمد ہو سکی۔ اس صورتحال سے شہریوں میں شدید خوف وہراس پایا جارہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول نہیں ہوا تو مناسب ٹائم کے لئے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب منگوائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا مناسب ٹائم کے لئے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: کب تک pending کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! Next week کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار next week کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 918 محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ، میاں محمد اسلم اقبال اور ڈاکٹر مراد راس صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، پیش کریں۔

ایل او ایس سے ملتان روڈ لاہور کی تعمیر کے نقشے اور منصوبے کو تبدیل کرنے سے لوگوں کو شدید پریشانی کا سامنا

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 18۔ دسمبر 2013 کی خبر کے مطابق حکومت پنجاب نے ایل او ایس سے ملتان روڈ تک نالے کو ڈھانپنے کے ساتھ یہاں تین تین لائنوں پر مشتمل سڑکیں تعمیر کرنے کا منصوبہ شروع کیا۔ نالے کو ڈھانپنے کا target 28۔ فروری تک ہے جس پر تقریباً 2۔ ارب روپے لاگت آ رہی ہے۔ منصوبہ کے مطابق نالے کے ارد گرد کی sides پر 22/22 فٹ زمین acquire کرنے کا ابتدائی فیصلہ کیا گیا لیکن بعد میں ملتان روڈ سے ایل او ایس جانے والی سڑک کے ساتھ والی زمین کو 40,45 فیصد تک acquire کرنے کا پروگرام بنا کر کام شروع کر دیا گیا جس سے لوگ شدید پریشانی سے دوچار ہو گئے ہیں کیونکہ انہوں نے پہلے نقشہ اور ہدایات کے مطابق اپنی adjustment کر لی تھی مگر اب ایل ڈی اے کی جانب سے مزید زمین acquire ہونے کی وجہ سے لوگ شدید پریشان ہو گئے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب آ گیا ہے یا pending کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک کا جواب بھی موصول نہیں ہوا لہذا next week کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار بھی next week کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 919 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔

پنجاب ٹیکنیکل بورڈ لاہور جیسا ادارہ جنوبی پنجاب میں بھی بنانے کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب ٹیکنیکل بورڈ ملک کا سب سے بڑا بورڈ ہے جو ٹیکنیکل ایجوکیشن میں ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس وقت بورڈ پر 850 سے زائد الحاق شدہ پرائیویٹ اداروں کو سہولتیں فراہم کرنے کا بوجھ ہے۔ تمام تر

انتظامات کے باوجود سائلین میلوں سفر طے کر کے طلباء وطالبات اپنی ڈگریوں کی تصدیق کے لئے آنے پر مجبور ہیں۔ایک سروے کے مطابق طلباء نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ڈگریوں کی تصدیق کے لئے سینکڑوں کلومیٹر سفر طے کر کے آنا پڑتا ہے جبکہ کالج لیول پر بھی بی ایس سی انجینئرنگ کا امتحان دلوانا چاہئے کیونکہ یونیورسٹی میں اس شعبہ کا میرٹ بہت high ہے جس کی وجہ سے داخلہ نہیں ملتا اور طلباء کو مجبوراً پرائیویٹ کالجوں کی جانب رُخ کرنا پڑتا ہے۔طلباء نے جہاں دوسرے مسائل حل کرنے پر زور دیا وہاں اس بات پر بھی زور دیا کہ ڈگریوں کی تصدیق کروانا اور ناموں وغیرہ کی درستی کروانے کے لئے محکمہ کو ڈاک کا نظام مؤثر بنانا چاہئے تاکہ اس طرح کے چھوٹے چھوٹے کام بذریعہ ڈاک حل ہو جائیں تو بے شمار طلباء اور والدین اپنے اپنے علاقوں میں بیٹھے بیٹھے مسئلے حل کروا سکتے ہیں۔اس طرح حالات کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر TEVTA مل کر طلباء کی سہولت کے لئے کوئی جامع plan حکومت سے منظور کروالیتا ہے تو آنے والے وقت میں ہنر مند افراد کا ملکی ترقی میں اور زیادہ حصہ شامل ہو سکتا ہے۔مزید برآں بی ٹیک کی تعلیم یو ای ٹی نے ختم کروادی ہے۔اب کوئی بھی بچہ اگر بی ٹیک کر لیتا ہے تو اس کے لئے یونیورسٹی لیول پر کوئی ایسے انتظامات نہیں کہ وہ مزید آگے نکل سکے۔آن لائن داخلوں کا سسٹم بھی جاری ہے۔طلباء کو اپنے متعلقہ کالجوں کی جانب رُخ کرنا چاہئے تاکہ ہر کام مناسب طریقے سے ہو سکے۔جنوبی پنجاب میں ٹیکنیکل بورڈ نہ ہونے کی وجہ سے اس سرائیکی پٹی کے طلباء وطالبات کے ساتھ ساتھ ان کے والدین میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جا رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی،اس کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک کا جواب بھی موصول نہیں ہوا لہذا next week کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار بھی next week کے لئے pending کی جاتی ہے۔اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 920 بھی آپ کی طرف سے ہے۔

مزنگ لاہور کے رہائشی عبدالحمید کی بیٹی ماریہ جہیز نہ لانے کی بناء پر سسرالیوں کے ہاتھوں قتل

محترمہ نگہت شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ معاشرے میں جہیز کی لعنت نے بہت سے گھر اجاڑ دیئے۔ اکثر لڑکیاں جہیز نہ ہونے کی وجہ سے اپنے بالوں میں چاندی سجائے بیٹھی ہیں۔ ساتھ ہی ایسے واقعات بھی نظر آئے ہیں جہاں شادی کے موقع پر جہیز نہ لینے کا یقین دلا کر لڑکے والے شادی تو کر لیتے ہیں مگر بعد ازاں اس لڑکی کے والدین کو blackmail کر کے پیسے بٹورتے ہیں۔ اگر ان کا مطالبہ پورا نہ کیا جائے تو انتہائی قدم اٹھانے سے بھی باز نہیں آتے۔ ایسا ہی ایک واقعہ مزنگ کے علاقہ میں پیش آیا جہاں شوہر نے شادی کے صرف دو ماہ بعد ہی اپنی بیوی کو مبینہ طور پر الیکٹرک تار کا پھندا دے کر قتل کیا اور ظاہر یہ کیا کہ جسم میں زہر پھیل جانے سے موت واقع ہوئی مگر گردن پر موجود پھندے کے نشانات نے بھانڈا پھوڑ دیا۔ عبدالحمید نامی شخص نے اپنی بیٹی ماریہ کی شادی سادگی سے کی اور شادی کے وقت ظہور اور اس کے گھر والوں کو واضح کیا کہ وہ جہیز نہیں دے سکتا جس پر ان کا جواب تھا کہ انہیں صرف لڑکی چاہئے۔ شادی کے بعد معلوم ہوا کہ ظہور پہلے سے شادی شدہ ہے اور پہلی بیوی سے عدالت میں کیس چل رہا ہے۔ ماریہ نے حالات سے سمجھوتہ کرتے ہوئے سب قبول کر لیا مگر لڑکے نے کہا کہ اسے کیس لڑنے کے لئے پیسے چاہئیں لہذا وہ اپنے والد سے رقم لائے۔ ماریہ کے رقم نہ لانے پر ظہور نے اپنی والدہ اور بھائی کے ساتھ مل کر بیوی کو تشدد کا نشانہ بناتے ہوئے قتل کر دیا۔ جہیز نہ لانے یا کم جہیز لانے کا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ آئے دن اخبارات اس قسم کی خبروں سے بھرے ہوتے ہیں۔ ایک اسلامی مملکت ہونے کی بناء پر تو اس مملکت خداداد کو جہیز جیسی لعنت سے پاک ہونا چاہئے مگر شاید ابھی تک ایسا کوئی قانون ہی نہیں بن سکا کہ اس لعنت سے چھٹکارا پایا جا سکے۔ ہمارا مذہب جہیز لینے کی ممانعت کرتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس میں تھوڑی سی تبدیلی کر لیں۔ یہاں لفظ "مذہب" کی بجائے "دین" لکھیں۔ اس کو amend کر لیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ کیا اس کو میں دوبارہ پڑھوں؟

جناب سپیکر: جی، لفظ "دین" پڑھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: ہمارا دین جہیز لینے کی ممانعت کرتا ہے مگر پھر بھی ہم محض اپنی اناء کی تسکین اور نمودونمائش کے لئے اپنی حیثیت سے بڑھ کر جہیز دینا اپنافرض سمجھتے ہیں مگر ایسا کرتے وقت ہم ان بیٹوں کو بھول جاتے ہیں جن کے پاس عزت، شرافت اور تعلیم وہنر کی دولت تو ہوتی ہے مگر وہ یااُن کے والدین مال و دولت نہیں دے سکتے۔ کئی لڑکیوں کے دلہن بننے کا خواب دیکھتے دیکھتے جہیز نہ ہونے پر بالوں میں چاندی آجاتی ہے اور وہ دلہن بن کر رخصت ہو بھی جائیں تواُن کو یاتو ایک اذیت ناک موت ملتی ہے یاپھر پُرتشدد زندگی۔ آج وقت کی اہم ضرورت ہے کہ مذہبی اور اخلاقی فریضہ سمجھتے ہوئے اس لعنت سے چھٹکارا پانے کے لئے ہم سب کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور ایسے قوانین وسزائیں بلکہ سخت سزائیں تجویز کرنی چاہئیں جو اس لعنت کو ختم نہ سہی مگر کم تو کر سکیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس کا جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک کا جواب بھی موصول نہیں ہوا لہذا next week کے لئے pending کردیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار بھی till next week pending کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 921 بھی آپ کی طرف سے ہے۔

لاہور میں مرغی کی باقیات کے مضر صحت تیل کی کوکنگ آئل کے رُوپ میں کھلے عام فروخت

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مرغی کی باقیات، انتڑیاں، پنجے اور چونچ وغیرہ کو پگھلا کر اس کی چکنائی کا تیل کوکنگ آئل کا رُوپ دے کر بازاروں میں خصوصاً پکوڑوں، سموسوں اور چھوٹے restaurants میں فروخت و استعمال ہوتا ہے حالانکہ یہ تیل صابن میں استعمال کے کام آتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ برائلر مرغی کے سَر، انتڑیاں وغیرہ دکاندار سے یہ تمام فضلہ لے کر بند روڈ کے کارخانوں میں جاتا ہے اور اس فضلہ کی گندگی سے نکلنے والے تیل کو (چکنائی) کیمیکل سے clean کر کے کوکنگ آئل کا رُوپ دے دیا جاتا ہے۔ انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر یہ تیل لاہور و دیگر شہروں میں کھلے عام فروخت کیا جاتا ہے۔ عام دکانوں میں شیشے کے جار

میں کھلے کوکنگ آئل کے نام سے اس زہر کی فروخت سرِعام جاری ہے۔ ہوس کے پجاری سرِعام عوام کی صحت اور زندگیوں سے کھیل رہے ہیں مگر ان کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ اس غیر معیاری کوکنگ آئل کے استعمال سے بے شمار بیماریاں جنم لیتی ہیں مگر سستا ہونے اور اس کی تیاری کے طریق کار اور نقصانات کا علم نہ ہونے کی بناء پر لوگ اسے خریدتے ہیں۔ مضر صحت کوکنگ آئل سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی وجہ سے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب ہے یا pending کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کے لئے بھی pending کی گزارش ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 922 میاں طاہر صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اور اُن کی طرف سے چٹھی بھی نہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 923 محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کی طرف سے ہے۔

بصیر پور اور گردونواح کے متعدد سکولوں میں فرنیچر کا فقدان

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 19۔دسمبر 2013 کی خبر کے مطابق بصیر پور اور گردونواح میں واقع درجنوں سرکاری سکولوں میں سینکڑوں طلباء و طالبات سخت سردی میں کھلے آسمان کے نیچے ٹھنڈی زمین پر پڑھنے پر مجبور ہیں۔ اس کے علاوہ فرنیچر کی کمی کی وجہ سے بعض سکولوں میں طلباء و طالبات کو کمروں میں ٹھنڈے فرش پر بیٹھنا پڑتا ہے اور یہیں سے ہی وہ طلباء و طالبات بیماریوں کا شکار ہونے لگے ہیں۔ مقامی بااثر افراد اور ضلعی انتظامیہ نے چپ سادھ رکھی ہے اور طلباء کی مشکلات کو دُور کرنے کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا جا رہا ہے جس سے طلباء اور ان کے لواحقین میں تشویش پائی جا رہی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک کا جواب موصول نہیں ہوااس لئے اسے اگلے ہفتے کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 13/925 میاں محمود الرشید صاحب، ڈاکٹر مراد راس صاحب اور ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کی ہے۔

حکومت پنجاب کی جانب سے لیپ ٹاپ مرمت کرنے والی کمپنی کو معاہدے کی خلاف ورزی پر 230 ملین روپے عائد جرمانے کو معاف کرنے پر انکوائری کا مطالبہ

ڈاکٹر نوشین حامد: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ٹرائیبون" مورخہ 19۔دسمبر 2013 کے مطابق یہ چونکا دینے والی خبر شائع ہوئی ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ تعلیم نے lap top supply کرنے والی کمپنی کو خراب lap tops کو مرمت کرنے اور تبدیل کرنے کے معاہدے کی لگاتار خلاف ورزی پر 230 ملین روپے کا جرمانہ عائد کیا لیکن اب اچانک حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کمپنی کو جرمانہ معاف کر دیا جائے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس بات کی confirmation سیکرٹری ہائر ایجوکیشن نے بھی کی ہے کہ یہ جرمانہ کمپنی متعلقہ کی طرف سے وارنٹی ایگریمنٹ کی خلاف ورزی پر کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کمپنی نے خلاف ورزی کی ہے اور اسے یہ جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ اب محکمہ ہائر ایجوکیشن نے مبینہ طور پر یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ جرمانہ کی رقم صحیح نہیں اس لئے اس جرمانے کی رقم کو معاف کر دیا جائے کیونکہ it is not fairly calculated اس کی سمری اعلیٰ حکام کو بھجوا دی گئی ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر پریس گیلری میں موجود صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: جی، پتا کیا جائے کہ میڈیا کے حضرات باہر کیوں جا رہے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! وہ اپنے مطالبات پورے نہ ہونے پر باہر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ہی انہیں منانے کے لئے جائیں گے اور آپ کے ساتھ مہر اعجاز احمد اچلانہ، سردار شہاب الدین خان، محترمہ کنول نعمان صاحبہ جائیں گی۔ آپ جاکر صحافی بھائیوں سے دریافت کریں کہ وہ واک آؤٹ کیوں کر کے گئے ہیں؟

(اس مرحلہ پر وزیر خوراک جناب بلال یٰسین کی سربراہی میں مہر اعجاز احمد اچلانہ، سردار شہاب الدین خان اور محترمہ کنول نعمان صحافیوں کو منانے کے لئے معزز ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

ڈاکٹر نوشین حامد: چونکہ معاملہ بہت اہمیت کا حامل ہے اور صوبہ پنجاب کے خزانہ سے اس کا براہ راست تعلق ہے لہذا یہ امر تقاضا کرتا ہے کہ اس کی غیر جانبدار انکوائری کروائی جائے اور کمپنی کے خلاف عائد کردہ fine کو معاف کروانے کے عوامل کو سامنے لایا جاسکے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب بھی موصول نہیں ہوا اس لئے اسے بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اسے بھی next week کے لئے pending کیا جاتا ہے کیونکہ آج ہی تو پڑھی گئی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 930 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔

ایل ڈی اے شہر میں اپنے اہداف حاصل کرنے میں ناکام

چودھری عامر سلطان چیمہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 24۔دسمبر 2013 کی خبر کے مطابق لاہور ایل ڈی اے سال 2013 میں شہر کا مضبوط ترین ادارہ بن گیا۔ شہر کے بڑے منصوبوں کی شروعات اور تکمیل کا اعزاز بھی ایل ڈی اے کے سر رہا۔ ایل ڈی اے ایکٹ 1975 میں ترامیم کے بعد ڈویژنل سطح پر توسیع اور ادارہ کی سربراہی ڈی سی او سے وزیر اعلیٰ پنجاب کو مل گئی۔ کمرشلائزیشن فیس کی وصولی بہتر نقشہ فیس کی recovery مایوس کن رہی۔ سٹی گورنمنٹ اور ایل ڈی اے کے درمیان متنازعہ سڑکوں پر غیر قانونی کمرشل تعمیرات میں ریکارڈ اضافہ ہوا۔ تعمیر کردہ پارکنگ پلازوں اور دیگر جائیدادوں کی نیلامی کے

مطلوبہ اہداف پورے نہ ہو سکے۔ایل ڈی اے کو ضلعی حکومتوں،ٹاؤنز اور تحصیلوں کی نجی ہاؤسنگ سکیموں اور land use کے اختیارات سلب کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ محکمہ ہاؤسنگ کی سکیمیں بھی ایل ڈی اے کی تحویل میں چلی گئیں۔ ترقیاتی منصوبوں کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے حوالے سے ایل ڈی اے حکام کی کاوشیں حیران کن رہیں جس میں کسی قسم کا سیاسی اور مقامی دباؤ برداشت نہ کیا گیا۔ سال 2013 ایل ڈی اے افسران پر بھاری رہا، متعدد برطرف اور معطل ہوئے، ایڈمنسٹریٹو سروسز اور لوکل کونسل سروس کے افسران نے ایل ڈی اے میں تسلط حاصل کر لیا لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب بھی موصول نہیں ہوا اس لئے اسے بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اسے بھی next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ شیخ صاحب! آپ کی باری تھی لیکن افسوس کہ وقت ختم ہو گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کوئی بات نہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پچھلے تین چار دن سے ہم یہی دیکھ رہے ہیں کہ تحاریک التوائے کار کے جواب موصول نہیں ہوئے۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! آپ نے آج ہی تو تحریک التوائے کار پڑھی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! 24۔دسمبر اور 8۔فروری کو---

جناب سپیکر: جی، circulate ہو گئی ہو گی۔ ٹھیک ہے لیکن جب تک یہ پڑھی نہ جائے اس پر پیشرفت نہیں ہو سکتی۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پڑھ دی ہے۔ جواب تو فوراً ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کا جواب فوری نہیں آ سکتا۔ اب اس کا جواب next week میں آئے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اسمبلی کی طرف سے ڈیپارٹمنٹ کو ایک ایسا مراسلہ جانا چاہئے---

جناب سپیکر: جی، اسی وقت ہم بھجوا دیتے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: ڈیپارٹمنٹ کو مراسلہ جانا چاہئے کہ جواب وقت پر آ جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ کے لئے میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ ٹریکٹر ٹرالیوں کی وجہ سے کتنے حادثات ہوتے ہیں۔ میرا اور آپ کا جو گزر ہے اور پھر یہ پورا جی ٹی روڈ اور نیشنل ہائی وے جتنا بھی ہے، آپ کو سن کر حیرانی ہو گی کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے ٹریکٹر ٹرالیوں کو 8 ہزار روپے لے کر کمرشل سٹیٹس دے دیا ہے۔ موٹر رجسٹریشن ایکٹ 1965 کی بھی یہ violation ہے اور اس کی amendment کی بھی violation ہے۔ اتنے حادثات ہوتے ہیں میں آپ کے علم میں بھی لانا چاہتا ہوں اور لاء منسٹر صاحب کے بھی شاید علم میں ہے یا نہیں ہے کہ کمرشل وہیکل اور ایگریکلچرل وہیکل، ٹریکٹر کمرشل وہیکل میں نہیں آتا جبکہ اس کی وجہ سے اتنے حادثات ہوتے ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ لاء منسٹر صاحب سے پوچھ لیں۔۔۔

جناب سپیکر: جن سے پوچھنا تھا وہ تو چلے گئے ہیں۔ میرے خیال میں اب رہنے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: رہنے دیں دوبارہ کر لیں گے، پھر کر لیں گے یا کل کر لیں گے کیونکہ وہ صحافیوں کے پاس گئے ہیں۔

میاں محمد رفیق: میں اس حوالے سے ایک شعر عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہنا چاہتے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب نے آپ سے مخاطب ہو کر یہ بات کہی تھی۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میاں صاحب عرض کرنا چاہ رہے ہیں، کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب کی خدمت میں شعر عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا شعر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین نے یہ فرمایا تھا کہ غصے سے نہیں ان کو پیار سے بٹھاتے ہیں تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا۔

اُن کو آتا ہے پیار پر غصہ
ہم کو غصے پر پیار آتا ہے
(نعرہ ہائے تحسین)

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، حضرت صاحب! آپ بھی فرمالیں اب time مل گیا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: شکریہ۔ جناب سپیکر! گنے کی ٹرالیوں کا حال یہ ہے کہ ان پر اتنا زیادہ گنا لادا ہوتا ہے کہ سامنے سے آنے والی ٹریفک کا کوئی پتا نہیں چلتا اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ کوئی ضابطہ بنایا جائے کہ کتنی چوڑائی میں وہ گنا لاد کر لائیں گے تاکہ اُس ٹرالی کو cross کرنے والی جو دوسری ٹریفک ہے اُس کو نقصان نہ پہنچے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ ٹریکٹر اور ٹرالی کے پیچھے اکثر کوئی چمکنے والی چیز، کوئی علامتی اور کوئی سبز بتی نہیں ہوتی جس کی وجہ سے accident کی شرح بڑھتی جا رہی ہے اور اگر road پر کسی وجہ سے ٹریکٹر ٹرالی خراب ہو جاتی ہے اور وہاں کھڑی ہوتی ہے تو اُن کی کوئی علامت نہیں ہوتی کہ یہاں پر کوئی accident شدہ ٹریکٹر ٹرالی کھڑی ہے تاکہ پیچھے سے آنے والی ٹریفک اپنا روٹ بدل لے، اس وجہ سے بہت زیادہ accident ہوتے ہیں۔ میں ایک مثال دینا چاہتا ہوں کہ South Africa جہاں پر گنے کی بہت پیداوار ہوتی ہے وہاں بھی چینی بنائی جاتی ہے لیکن وہاں کے کاشتکاروں سے یہ پتا چلا کہ وہاں کی حکومت نے بڑے بڑے زمینداروں سے یہ کہا ہوا ہے کہ اپنے گنے کا رس نکال کر ٹینکروں کے ذریعے سے شوگر ملوں تک پہنچائیں۔ اس طریقے سے ایسی بھاری ٹرالیاں جنہوں نے پورے راستے کو بلاک کیا ہوتا ہے وہ ہوتی نہیں ہیں اور ٹریفک رواں دواں رہتی ہے۔ اسی طرح سے اگر ہمارے ملک میں بھی ایسی چیز کو رواج دیا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آئے روز کے حادثات میں کمی آ سکتی ہے۔ بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اب تو ایک عالم نے بھی میری حمایت کر دی ہے اس لئے اب آپ اس پر کوئیRulingدے دیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وٹو صاحب!

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! پریس واک آؤٹ کر چکی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے تمام ممبران کا بڑا پرانا مطالبہ چل رہا ہے اور یقیناً آپ کا بھی اس حوالے سے concern ہے کہ بہت سارےprojectsہیں جن پر خطیر رقم خرچ کی جا رہی ہے۔ ابھی لاہور میں پیسا لگایا جا رہا ہے، راولپنڈی کی نئی میٹرو سروس چلائی جا رہی ہے۔ یہ اچھی بات ہے کہ چلنی چاہئے لیکن اصل اہمیت پارلیمنٹ کو ہونی چاہئے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ پچھلے پانچ سال بھی گئے، یہ سال بھی جا رہا ہے اور ہم ممبران اس پنجاب اسمبلی میں محصور ہونے کے لئے بیٹھے ہیں۔ ہماری نئی بلڈنگ پچھلے پانچ سال سے نہیں بن رہی ہے۔ جہاں باقی projects پر پیسا لگایا جا رہا ہے تو پھر پارلیمنٹ پر کیوں نہیں لگایا جا رہا ہے؟ گورنمنٹ کی یہ priorities change ہونی چاہئیں۔ اس میں ہمارا بڑاconcernہے اس لئے مہربانی کر کے اس کے لئے فنڈز دینے چاہئیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم ممبران یہاں پر محصور نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ بات بھی ٹھیک ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس پر آپ بھی ایکشن لیں، پنجاب حکومت اس پر فنڈز جاری کرے اور اس نئی اسمبلی بلڈنگ کو مکمل کروایا جائے۔

جناب سپیکر: کیا آپ یہاں کل تھے یا نہیں؟

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میں نہیں تھا۔

جناب سپیکر: جب آپ تھے نہیں تو پھر اس بات کو نہ چھیڑیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: کل آپ نہیں تھے، یہاں پر کافی بات ہوتی رہی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں ابھی آپ کی بات نہیں سننا چاہتا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ میری بات نہیں سننا چاہتے؟

جناب سپیکر: میں نے کہا کہ میں ابھی نہیں سننا چاہتا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری request مان لیں۔ آپ میرے لئے نہیں بلکہ اس پورے ایوان کے لئے ہی بات سن لیں۔

جناب سپیکر: ابھی تھوڑی دیر ٹھہر جائیں اور پریس والے بھی آ جائیں تو بہتر ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اچھی بات ہے کہ میڈیا نہیں ہے، ایوان کی بات ایوان میں ہی رہے گی۔

جناب سپیکر: جی، سنائیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے 19۔نومبر 2013 کو ایک تحریک استحقاق جمع کروائی تھی جس کا نمبر 17 تھا اور وہ میرے خیال میں کہیں لاپتا ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: وہ لاپتا نہیں ہوئی بلکہ وہ میں نے بڑی سنبھال کر رکھی ہوئی ہے آپ فکر نہ کریں۔ ابھی اس پر بات نہیں ہو گی وہ ہمارے پاس آ چکی ہے ہم اس کو دیکھیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ اس کا کوئی ٹائم فریم ہی دے دیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کے ساتھ بیٹھ کر میٹنگ کروں گا پھر ٹائم فریم دوں گا۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میں نے جو پہلے بات کی تھی اس پر کوئی جواب نہیں دیا گیا، آپ کی طرف سے اس پر کوئی حکم آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: مجھے بھی پتا ہے جو میں نے حکم کرنا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ۔ میں اپنے محترم ممبر کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ گزشتہ روز جب قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف تشریف لائے اور انہوں نے policy matter پر کھل کر بات کی تو ہم ان کے وژن اور ان کی کاوشوں کو بہت سراہتے ہیں۔ اسی ضمن میں قائد حزب

اختلاف میاں محمود الرشید صاحب نے اس اسمبلی کی تعمیر کے حوالے سے یہی نکتہ اٹھایا تھا۔ جناب قائد ایوان نے اس کی وضاحت میں اپنی بات کہی تھی کہ قوم کے لئے، ملک کے لئے، پنجاب کے لئے اور پاکستان کے لئے زیادہ تر وسیع تر مفادات میں جو منصوبہ جات ہیں ان پر پیسا خرچ کیا جا رہا ہے۔ ہم جتنے ممبران بھی اس ایوان میں آتے ہیں کیونکہ یہاں پر 371 ممبران تو کبھی جمع ہوئے ہی نہیں ہیں۔ ہم یہاں بڑی آسائش سے بیٹھے ہیں اور تنگی ترشی میں بھی گزارہ کر سکتے ہیں۔ ہم قوم کے نمائندے ہیں ان کے مفاد میں جو سکیمیں ہیں، ان کے مفاد میں جو منصوبہ جات ہیں وہ بننے چاہئیں اور وہ تعمیر ہونے چاہئیں تاکہ قوم کے مستقبل کا اندھیرا ختم ہو۔ یہاں پر گڈ گورننس بھی آئے، نوکریاں بھی آئیں اور تعمیر و ترقی بھی ہو اس لئے ضروری ہے کہ وسائل کو قوم کے وسیع تر مفاد میں خرچ کیا جانا چاہئے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ اتنی خطیر رقم سے ہم اس ایوان کی تعمیر کے لئے سوچیں۔ ہم یہاں پر بھی گزارہ کر سکتے ہیں بلکہ ہم تو اس بات کی تحسین کرتے ہیں کہ اتنے بڑے بڑے منصوبے، انرجی کی خاطر، سولر انرجی کی خاطر، تھر کول کے لئے یا ہائیڈل کے لئے کل قائد ایوان نے اس ایوان میں وضاحت کی ہے ہم اس کی بھرپور تائید کرتے ہیں۔ ہم یہ چاہیں گے کہ قوم کے وسیع تر مفاد میں، لوگوں اور عوام کے وسیع تر مفاد میں، قوم کی ترقی کے مفاد میں، اندھیروں کو دور کرنے کے لئے اور صنعتوں کو چالو رکھنے کے لئے ہمیں انرجی کی ضرورت ہے۔ ہمیں دیگر ایسے تمام منصوبہ جات کی ضرورت ہے جس سے صنعتیں چالو ہوں، روزگار ملے، قوم کی معیشت بہتر ہو اور عام آدمی کی معیشت بھی بہتر ہو اس لئے قوم کے وسائل قوم کے وسیع تر مفاد میں خرچ ہونے چاہئیں۔ ضروری نہیں ہے کہ ہم اس اسمبلی بلڈنگ کی تعمیر کا ہی سوچیں، ہم اچھا بھلا گزارا کر سکتے ہیں اور تنگی ترشی میں بھی گزارہ کر سکتے ہیں۔ دیکھیں، ہم یہاں کتنی آسائش سے بیٹھے ہیں۔ بہت شکریہ

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! قوم کے وسائل سستی روٹی پر بھی لگائے گئے، قوم کے وسائل تنوروں پر بھی لگائے گئے، قوم کے وسائل لیپ ٹاپ پر بھی لگائے گئے اور قوم کے وسائل ایسے ایسے منصوبوں پر لگائے گئے ہیں۔ چیف منسٹر صاحب جو ہمارے لئے قابل احترام ہیں کل وہ فرماتے ہیں کہ اس منصوبہ پر ہم نے تین سال کا ban لگا دیا ہے۔ اب یہ بتائیے کہ جہاں پر ہم بیٹھتے ہیں، جہاں پر پورے پنجاب کی پالیسی بنی ہے، جہاں سے پورے پنجاب کی ویلفیئر کا کام ہونا ہے، جہاں پر فیصلے ہونے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ایوان کی توہین ہے کہ اس کو یہ کہا جائے کہ یہاں پر عوام کی فلاح کے متعلق کوئی کام نہیں ہو رہا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کیسی منطق ہے کہ جو ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہاں پر فرمائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئی توہین کی بات نہیں ہے، کوئی الٹی بات نہیں ہے، کوئی روٹی کی بات نہیں ہے، آپ نے یہ کیا کہا ہے؟

میاں خرم جہانگیر وٹو: دیکھئے، اندھیرے دور کرنے ہیں، اگر اس ایوان نے اندھیرے دور نہیں کرنے تو اور کہاں پر اندھیرے دور ہونے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو کیا ہوا ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میاں محمد رفیق صاحب نے میرا نام لے کر یہاں دوبارہ بات کی ہے تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ بات سرکاری وسائل کے ضیاع کی ہو رہی تھی کہ اسی اسمبلی نے یہاں کے چیف منسٹر نے اور یہاں کے elected members نے اس ایوان کی تعمیر کے لئے ایک پلان بنایا، وہ ایوان مکمل ہو چکا، اس کا structures سارا مکمل ہے۔۔۔

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر: جی، 20 منٹ کے لئے وقفہ نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز ظہر کے لئے 20 منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز ظہر کے وقفہ کے بعد ایک بج کر 45 منٹ پر
جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! میری بات سُنیں۔ جب بھی ہمارا اجلاس ہوتا ہے تو میں ہر روز آپ کو بتاتا ہوں کہ جب سپیکر بول رہا ہو تو اُس وقت interruption نہیں ہوتی۔ آپ کی مہربانی ہے لیکن میں آپ

کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا۔ آپ کے پاس بہت ٹائم ہے آپ کی کتنی amendments ہیں اُن پر آپ نے بولنا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر بڑا ضروری ہے۔ گورنمنٹ راولپنڈی میں میٹرو ایکسپریس منصوبہ بنانا چاہ رہی ہے میں اُس پر بولنا چاہ رہا تھا۔

جناب سپیکر: چلیں، میں آپ کو صبح Question Hour کے بعد ٹائم دوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون کمیشن برائے مقام نسواں مصدرہ 2013

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Commission on the Status of Women Bill 2013. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT / LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Commission on the Status of Women Bill 2013 as recommended by the Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Commission on the Status of Women Bill 2013 as recommended by the Special Committee No.1,be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr. Salah-ud-Din Khan. Mr Ahmed

Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal , Ms Jayeda Khalid Khan, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

DR NAUSHEEN HAMID: I move:

> "That the Punjab Commission on the Status of Women Bill 2013, as recommended by the Special Committee No. 1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Commission on the Status of Women Bill 2013, as recommended by the Special Committee No. 1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2014."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT / LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ پنجاب کی خواتین کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے ایک بہت خوش آئند قدم ہے۔ اس بل کا اسمبلی میں آنا خوش آئند ہے لیکن اس کا فائدہ اسی وقت ہو گا جب اس کا

مقصد پورا ہو یعنی خواتین کے status میں بہتری آئے۔ اس بل کی اہمیت کا اندازہ ہمیں اس بات سے ہوتا ہے کہ اس وقت دنیا میں پاکستانی خاتون کی کیا perception ہے اور پاکستانی خواتین کو کس نظر سے دیکھا جاتا ہے؟ اس کے لئے میں تھوڑی سی statistics یہاں share کروں گی۔ پاکستان دنیا میں خواتین کے لئے تیسرا dangerous country declare کر دیا گیا ہے۔ World Economic Forum نے پاکستان، یمن اور چاڈ (Chad) کو دنیا کے worst global gender gap میں شمار کیا ہے۔ UNDP کی رپورٹ کے مطابق Gender Related Development Index میں پاکستان کی جگہ 146 ممالک میں 126 نمبر پر ہے۔ Gender Empowerment Measure میں پاکستان 96 ممالک میں سے 92 نمبر پر ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں honour killings دنیا میں highest ratio پر ہے۔ Violence against women میں پنجاب میں Faisalabad with highest leading ہے۔ اگر پاکستانی خواتین کے health indicators دیکھے جائیں تو وہ بھی دنیا کے worst indicators میں سے ہیں جس کی ایک مثال یہ ہے کہ ہمارے ملک میں جو maternal mortality ہے یعنی دوران زچگی ماؤں کی شرح اموات دنیا کی highest ratio میں ہے۔ پاکستان میں 226 مائیں ہر ایک لاکھ live births میں مر جاتی ہیں اس لئے یہ بل خواتین کے حوالے سے بہت اہم ہے جس کا تعلق خواتین کی dignity، حقوق اور انصاف تک رسائی سے ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ پاکستانی خواتین کا face دنیا میں ہم change کریں اور ایک اچھا perception دیں تو اس کے لئے ہمیں اس بل پر مزید غور و فکر اور مزید مشورہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے آئین اور قوانین میں خواتین کو پہلے بھی بہت سارے حقوق دیئے گئے ہیں مگر ان پر عملدرآمد نہیں ہوتا اور ان پر practice نہیں ہوتی تو خواتین suffer کرتی ہیں اس کے علاوہ خواتین کو اپنے حقوق کا اندازہ ہی نہیں ہے اور ان کو awareness ہی نہیں ہے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اس بل کو پاس کرنے سے پہلے اس کی تشہیر کی جائے تاکہ خواتین کو پتا چلے کہ اس بل کے اندر ان کے لئے کیا دیا جا رہا ہے اور وہ اس بل کی بہتری کے لئے اس میں اپنے مشورے بھی شامل کریں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ پنجاب کی خواتین ماشاء اللہ بہت باشعور ہیں، یہ زندگی کے ہر شعبہ میں پیش پیش ہیں، چاہے وہ میڈیکل کے شعبہ سے تعلق رکھتی ہوں، وکلاء ہوں، تعلیم کے شعبہ سے تعلق رکھتی ہوں، human right activists ہوں، پائلٹ بھی ہیں حتیٰ کہ Mountaineers ہیں جو world records بنا رہی ہیں اس لئے ایسی خواتین اپنے بارے میں فیصلہ کرنے کی پوری capability رکھتی ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ خواتین کے لئے اتنی اہم قانون

سازی کرنے سے پہلے پنجاب کی پانچ کروڑ خواتین کو اعتماد میں لینا ضروری ہے اس لئے اس بل کی تشہیر کرنا ضروری ہے۔ پنجاب کی خواتین کو main stream میں لانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان قوانین اور پالیسیوں کو revisit کیا جائے اور ان تمام رکاوٹوں کو دور کیا جائے جو خواتین کی ترقی اور empowerment میں حائل ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ اب Gender main streaming کی Standing Committee بھی بنا دی گئی ہے اور اس میں خواتین بھی شامل ہیں۔ یہ ایک بہترین پلیٹ فارم ہے جو عوامی رائے کی روشنی میں اپنی سفارشات پیش کر سکتا ہے اور women empowerment جو کہ اس بل کا بنیادی مقصد ہے اس کو پورا کرنے میں ہماری مدد ہو سکتی ہے۔ ہم جب تک women empowerment نہیں کریں گے اس وقت تک ہماری قوم اور نہ ہی ہمارا ملک ترقی کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ نہ ہی یہاں غربت کا خاتمہ اور standard of living rise ہو سکتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہاں بیٹھے ہوئے عوامی نمائندوں کا فرض ہے کہ جس عوام نے ان کو ووٹ دے کر یہاں بھیجا ہے وہ اس قانون سازی میں اِن کی رائے شامل کریں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس بل میں بھی حسب روایت پھر سے subordinate legislation کی گئی ہے جس سے bureaucracy مزید strong ہو گئی ہے اور اسمبلی کا role ineffective لگتا ہے۔ اس بل میں جو composition ہے، چیئر پرسن اور ممبران کی جو appointment کی جا رہی ہے یا ان کی removal کا جو طریقہ ہے اس کے لئے کوئی بھی definite criteria نہیں ہے۔ اس میں appointment کی کلاز کے الفاظ اس طرح ہیں کہ:

> "The Chairperson shall be appointed on such terms and conditions as may be prescribed and, until prescribed, as the Government may determine."

یعنی کہ ایک دفعہ پھر ان ساری چیزوں کو گورنمنٹ اور bureaucracy کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے تو اس میں عوامی رائے کدھر ہے؟ یہ تو bureaucracy کا بنایا ہوا ایک بل ہے جسے یہاں لا کر پاس کرایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارا معاشرہ male dominated ہے میں سمجھتی ہوں اور اپنے بھائیوں کے ساتھ بڑے ادب سے یہاں گزارش کروں گی کہ خواتین کو حقوق دینے کو مرد تیار نہیں ہوتے اس لئے اس کمیشن میں انہوں نے 50 فیصد کم از کم خواتین کی نمائندگی رکھی ہے اسے 75 فیصد ہونا چاہئے تاکہ خواتین اپنے حقوق کے لئے لڑ سکیں۔ اس کے علاوہ خواتین کے جن مسائل کو حل

کرنے کے لئے یہ قانون بنایا جارہاہے اس میں سر فہرست تعلیم، صحت اور سکیورٹی کے مسائل ہیں۔ اس بل میں ہمیں ان کے کوئی representatives نظر نہیں آرہے۔ اس بل میں ایجوکیشن، ہیلتھ اور نہ پولیس کی کوئی representation ہے جبکہ اسی طرح کا similar act ہمارے ہمسایہ ملک بھارت میں بھی ہے وہاں DG Police اس کا Ex officio member ہے۔ اس میں ہمیں women with disabilities کے لئے بھی اس کمیشن میں حصہ ہونا چاہئے جو ہمارے معاشرے کا بہت اہم حصہ ہیں ان کی بھی کوئی representation نظر نہیں آرہی اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اگر ہم خواتین کے لئے کچھ کرنے جارہے ہیں تو پھر اس بل کو ہم اتنا effective بنائیں اور اسے اتنی خود مختاری دی جائے کہ اس کے ذریعے خواتین کو ان کے حقوق مل سکیں۔ یہ صرف ایک watch dog کا کام نہ کرے اور صرف یہ نہ دیکھے کہ خواتین کے ساتھ کیا ہو رہا ہے یا صرف ایک data collect کرنے کا ادارہ ہی نہ ہو۔

(اس مرحلہ پر قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ بل صرف اس مقصد کے لئے نہ بنایا جائے کہ اس میں data collect کیا جائے اور خواتین کے مسائل کو صرف اجاگر کیا جائے بلکہ اس کمیشن کو اتنا empower ہونا چاہئے کہ وہ خواتین کو حقوق دلانے میں کوئی مثبت کردار بھی ادا کر سکے۔ یہ تبھی ہو سکے گا کہ اگر اس کمیشن کو suo-moto powers دی جائیں تاکہ خواتین کے خلاف جو discrimination یا victimization ہوتی ہے اس کو investigate کرنے کا وہ آرڈر دے سکے اور گورنمنٹ کو remedial action and judicial proceeding initiate کرنے کے لئے recommend بھی کر سکے۔ میں سمجھتی ہوں کہ جب تک ہم اس بل کو empower کر کے اس کمیشن کو اتنی empowerment نہیں دیں گے کہ وہ خواتین کے حقوق کے لئے کچھ کر سکے تو یہ کمیشن بے فائدہ ہوگا۔ یہ تبھی ہو سکے گا کہ جب عوام الناس تک اس بل کو پہنچایا جائے، وہاں اس کے جو stakeholders ہیں، سول سوسائٹی ہے اور خواتین کے لئے کام کرنے والی مختلف NGO's ہیں وہ جب تک اس میں اپنی input نہیں دیں گی اور خواتین کے مسائل کو سامنے نہیں لائیں گی اور اس کی روشنی میں اس کی composition of powers and functions کو define کیا جائے تب تک میں سمجھتی ہوں کہ یہ بل کامیاب نہیں ہو سکتا۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ! سپیشل کمیٹی میں خاتون ممبر محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ بھی شامل تھیں اور پاکستان تحریک انصاف کی جانب سے ڈاکٹر مراد راس صاحب بھی شامل تھے۔ کیا کوئی اور ممبر بات کرنا چاہتے ہیں۔۔ نہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری بہن نے جو اعداد و شمار خواتین کی حالت زار کے حوالے سے پیش کئے ہیں۔ میں ان کو بالکل dispute نہیں کرتا۔ یہ درست ہے کہ پاکستان میں خواتین کی empowerment کے لئے بہت کام کرنے کی ضرورت ہے لیکن میں یہاں پر یہ کہنا چاہوں گا کہ پچھلے دور میں بھی اور اب بھی موجودہ حکومت اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا یہ vision ہے کہ خواتین کو empower کرنے کے لئے جو آبادی کا نصف حصہ ہے اس کو پوری طرح سے ملکی ترقی اور کارکردگی میں حصہ دار بنانے کے لئے جو بھی بہتر سے بہتر قانون سازی ہو سکتی ہے وہ بھی کی جائے اور ان تمام پالیسیوں، تمام قوانین کو amend کیا جائے جہاں جہاں اس بارے میں کوئی قدغن موجود ہے۔ اس بارے میں inheritance کے قانون سے لے کر تمام قوانین میں amendments کے لئے ایک کمیٹی چیف منسٹر صاحب نے بنائی تھی۔ اس میں بیٹھ کر ہر جگہ، ہر قانون، ہر ڈیپارٹمنٹ کو pinpoint کیا گیا اور identify کیا گیا کہ خواتین کو empower کرنے کے لئے کہاں کہاں پر intervention ہو سکتی ہے۔ اس قانون سازی کے ذریعے سے یہ جو کمیشن بنایا جا رہا ہے، اس کا کام ہی یہ ہوگا کہ جہاں جہاں پر identify areas ہیں وہاں یہ کمیشن اس بات کو ممکن بنائے کہ ان پالیسیوں اور قوانین پر عملدرآمد ہو۔ یہ بل Standing Committee میں گیا اور اس نے اس پر پوری طرح سے غور و خوض کیا تو اب میں سمجھتا ہوں کہ اس کو مشتہر کرنے اور further delay کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ لازمی ہے کہ اسے ہم فوری طور پر legislate کریں اور اس کے بعد 8۔مارچ جو کہ women empowerment کا دن ہے۔ موجودہ حکومت اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال 8۔مارچ کے دن کو Women Empowerment Day کے طور پر منایا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس مقصد کے لئے ان کی direction کے مطابق 8۔مارچ کو اس معزز ایوان کا اجلاس بھی بلایا جائے گا اور وہ تمام legislation جو اس میں پہلے ہو چکی ہے یا further ضرورت ہو گی تو اس سے متعلق بھی اس اجلاس میں legislation کی جائے گی۔ اس کے علاوہ women empowerment کے حوالے سے باقاعدہ طور پر آگاہ کیا جائے گا اور لیپ ٹاپ سکیم کے تحت خواتین کو

میرٹ کی بنیاد پر لیپ ٹاپ دیئے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے کل صبح یہاں اسمبلی کیفے ٹیریا میں تمام حکومتی اور اپوزیشن بنچوں کی خواتین ممبران کو ناشتے کی دعوت ہے کہ وہ کل صبح تشریف لائیں۔ ہم کل یہاں بیٹھ کر 8-مارچ کے دن کو Women Empowerment Day کے طور پر منانے کے لئے ان تمام چیزوں اور طریق کار پر غور کریں گے تاکہ اس سے ہم زیادہ سے زیادہ خواتین کو آگاہ کر سکیں اور پوری قوم کو آگاہ کریں تاکہ جو facts and figures انہوں نے مختلف حوالوں سے پیش کئے ہیں ان کو بہتر کیا جاسکے اور پاکستان اس سلسلے میں ایک بہتر جگہ پر اپنا مقام حاصل کر سکے اس لئے میری گزارش ہوگی کہ اس motion کو carry نہ کیا جائے اور اس بل کو legislate کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ نے اس بات کو بہت appreciate کیا ہے لیکن amendment انہوں نے دے دی تھی۔

The amendment moved and the question is

"That the Punjab Commission on the Status of Women Bill 2013, as recommended by the Special Committee No,1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2014."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The second amendment is from Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth and Dr Syed Waseem Akhtar. Who is to move it?

MS SHUNILA RUTH: Sir, I move:

"That the Punjab Commission on the Status of Women Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 1st March 2014."

1. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA.
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
3. Dr Salah ud Din Khan, MPA.
4. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA.
5. Ms Jayeda Khalid Khan, MPA.
6. Mrs Raheela Anwar, MPA.
7. Mrs Saadia Sohail Rana, MPA.
8. Ms Rashida Yaqoob, MPA.
9. Sardar Vickas Hassan Mokal, MPA.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Commission on the Status of Women Bill 2013 as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 1st March 2014."

1. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA.
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
3. Dr Salah ud Din Khan, MPA.
4. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA.
5. Ms Jayeda Khalid Khan, MPA.
6. Mrs Raheela Anwar, MPA.
7. Mrs Saadia Sohail Rana, MPA.
8. Ms Rashida Yaqoob, MPA
9. Sardar Vickas Hassan Mokal, MPA.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT / LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

MR SPEAKER: Opposed.

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے۔ میں اس Bill کی پرزور سفارش کرتی ہوں جو کہ اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے۔ اس Bill کو Select Committee کے سپرد کیا جائے اور اس کی وجوہات یہ ہیں کہ ہم اس Bill میں خواتین کو empowerment کرنے جا رہے ہیں۔ میں اپنی حکومت اور وزیر اعلیٰ صاحب کو جو کہ آج اسمبلی میں موجود ہیں ان کو بھی یہ باور کروانا چاہتی ہوں کہ ہم اس صوبے کی عام خواتین کو یعنی پانچ کروڑ عوام کو empower کرنے جا رہے ہیں جبکہ ہم اپنی خواتین جو کہ اس وقت اسمبلی میں موجود ہیں ان کو empower کرنے کا ہمارے پاس کوئی mechanism نہیں ہے۔ اِن کے پاس کوئی حقوق ہیں، ان کو کوئی فنڈز دیئے جاتے ہیں اور نہ ہی ان کے پاس کوئی ترجیحات ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہماری اسمبلی میں جتنی بھی کمیٹیاں ہیں شاید ایک یا دو کی وہ چیئرپرسن ہیں باقی تمام کمیٹیوں کے چیئرمین ہمارے بھائی ہیں۔ میں اپنے بھائیوں کو بڑی معذرت کے ساتھ یہ کہنا چاہتی ہوں کہ خواتین بڑی بااختیار ہیں، پڑھی لکھی ہیں اور بڑی intellectual ہیں جو اپنے کام اور اپنی ذمہ داری کو بخوبی جانتی ہیں اس لئے ہم ان خواتین ممبران کو جنہوں نے دوسری خواتین کو empower کرنا ہے پہلے ہم ان کو empower کریں پھر ہم اس قسم کا کوئی Bill اسمبلی میں پیش کریں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ Bill لانا بہت اچھا اقدام ہے جس کو بہت اچھی سوچ کے تحت لایا گیا ہے لیکن جب میں اس Bill کو لفظ بہ لفظ پڑھ رہی تھی تو مجھے یہ تاثر مل رہا تھا کہ یہ Bill میرے بھائیوں ہی کی تخلیق ہے جبکہ اس میں میری بہنوں کو on board نہیں لیا گیا اس لئے کئی جگہ پر ہم نے she کی بجائے he لکھ دیا ہے کیونکہ میرے بھائیوں نے اس کو لکھا ہے اور شاید ٹائپ بھی انہوں نے کیا ہو گا۔ خواتین کو on board نہیں لیا گیا۔ یہ بہت ضروری ہے کہ اگر ہم خواتین کو empower کرنے جا رہے ہیں تو اس کو بہت serious لینا چاہئے۔ ہماری پچاس فیصد آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ اگر خواتین کو ہم empower نہیں کرتے، اختیار نہیں دیتے اور اُن کی لیڈرشپ کو مانتے ہی نہیں تو پھر ایک ملک یا خاندان کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتا۔ جب ہم خاندان کی خاتون خانہ کو اہمیت نہیں دیں گے یا خواتین ممبران کو اہمیت نہیں دیں گے اور ان کو صرف اس لئے یہاں پر بٹھائیں گے کہ اُن سے ہم نے کورم پورا کرنا ہے یا ووٹ لینے ہیں مگر اختیارات نہیں دینے تو میں سمجھتی ہوں کہ سب سے پہلے میں حکومتی بنچوں پر بیٹھی اپنی بہنوں کی پُرزور سفارش کرتی ہوں کہ پہلے ان کو empower کیجئے تاکہ یہ اور ہم آگے جا کر دوسروں کو empower کر سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس Bill میں Clause 3 دیکھیں تو اس میں آپ نے کہا ہے کہ کمیشن گورنمنٹ بنائے گی یعنی باقیBillsکی طرح یہBillبھی حکومت اور بیوروکریسی کی نذر ہو گیا ہے۔ جو کچھ بھی کرنا ہے حکومت نے کرنا ہے مگر خواتین کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ ہمیں بے وقوف بنانے جا رہے ہیں اس میں ہمارے پاس کوئی اختیار نہیں ہے اور یہ سب کام بیوروکریسی یا حکومت کرے گی۔ Criteriaحکومتsetکرے گی، لوگوں کا چناؤ حکومت کرے گی اور خواتین کہاں پر ہوں گی وہ اسBill میں مجھے نظر نہیں آ رہیں؟اس کے علاوہ آپ نے کہا کہ ہم ہر ڈویژن سے ایک خاتون لیں گے یعنی کمیشن میں پچاس فیصد خواتین ہوں گی۔ آپBillخواتین کا بنا رہے ہیں اور خواتین اس میں75فیصد بھی نہیں بلکہ سو فیصد خواتین اس کی ممبر ہونی چاہئیں پھر ہی ہم عورتوں کوempowerکر سکیں گے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ مختلف محکموں کے جو سربراہان ہیں وہ اس کے ممبران ہوں گے۔ Secretaries to the Governmentیعنی قانون و پارلیمانی امور اور وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ وغیرہ سب اس کمیشن کے ممبر ہوں گے لیکن ڈویژنوں سے جو خواتین آئیں گی وہ سو فیصد خواتین ہی ہونی چاہئیں۔ اس کے علاوہ آپ کہتے ہیں کہ minorityسے ایک ممبر ہو گی مگر وہ ایک اقلیتی ممبر بے چاری اس کمیٹی میں کیا کرے گی؟ کم از کم کوئیratioتو مقرر کیجئے بلکہat leastیہ کہیں کہ خواتین جو اس کمیٹی کی ممبر ہوں گی اُن میں سے پانچ فیصد ہماری اقلیتی خواتین ہوں گی جبکہ ہماری اقلیتی خواتین اسBillمیں بالکل نظر نہیں آ رہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اسBillمیں ہم خواتین کوempowerبالکل ہی نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر!آگے اس Bill میں بڑی اچھی بات نظر آئی کہ آپ ایکSearch Committeeبنا رہے ہیں جو اپنے ممبران چنے گی اور یہ کمیٹی بھی حکومت ہی بنائے گی لیکن اختیارات حکومت اپنے پاس رکھے گی۔ یہ مجھے بڑی عجیب بات لگی ہے کہ اختیارات حکومت کے پاس ہوں گے۔ وہ Search Committeeپتا نہیں کیا کرے گی، اس کے پاس کوئی اختیار نہیں ہو گا بلکہ وہcriteriaبھی خود نہیں بنا سکے گی یعنی کہcriteriaبھی ہماری حکومت ہی بنائے گی اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ اس BillکوSelect Committeeکے حوالے کیا جائے تاکہ وہ اس کو اچھے طریقے سے پڑھے، دیکھے اور اس میں جو خامیاں رہ گئی ہیں وہ دُور کرے۔ میں یہ نہیں کہتی کہ یہBillبالکل ہی بے کار ہے لیکن اس میں بہت خامیاں ہیں جن کو ختم کرنے کی ضرورت ہے اس لئے یہ بہت ہی اہم اور ضروری بات ہے کہ اسBillکوSelect Committeeکے پاسreferکیا جائے۔ یہcriteria'sبہتimportant ہیں۔ گورنمنٹ یہاں پر نظر آ رہی ہے کہ Government will dictate the terms and

criteria shall be part of the Bill کرے گا determine یہ کون conditions. دیکھیں، ہم Search Committee بنا رہے ہیں اُس کو اختیار دیا جا رہا ہے کہ وہ چیئرمین کی تعیناتی کرے گی لیکن اُس کو یہ اختیار نہیں دیا جا رہا کہ وہ criteria بھی بنائے so it is important کہ criteria بھی یہی Search Committee ہی بنائے اور اس کو determine کرے۔ گورنمنٹ جو خواتین کو empower کرنا چاہ رہی ہے They should also delegate responsibilities which is very important. جب بھی آپ کوئی administration یا governance کرتے ہیں تو اس میں delegation of responsibility بہت important ہے whereas in this Bill we hardly see this happening کہ ہم خواتین کو یا عام عورتوں کو empower کر رہے ہیں اور اُن کو responsibility دے رہے ہیں لہذا میری درخواست ہو گی کہ اس کو بھی Select Committee بڑے اچھے طریقے سے دیکھے اور اس پر کوئی بہتر قدم اٹھائے۔ اس کے بعد میں آپ کے ساتھ share کرنا چاہتی ہوں کہ اس Bill میں تمام walks of life سے خواتین نظر نہیں آ رہیں اور صرف حکومتی لوگ نظر آ رہے ہیں۔ مشرف کے زمانے میں ایک ٹاسک فورس بنی تھی اور پتا نہیں آپ لوگوں کو یاد ہے یا نہیں لیکن میں اُس وقت اس ٹاسک فورس کی ممبر ہوا کرتی تھی۔ وہ ٹاسک فورس حکومتی سطح پر تھی جو کمیشن تو نہیں تھی۔ (قطع کلامیاں)

Please let me finish.

MR SPEAKER: No comments and no cross talk.

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! اس ٹاسک فورس میں عام عورتیں بھی تھیں، professionals بھی تھیں، جو عورتیں NGOs میں کام کرتی ہیں جن کا human rights سے تعلق ہے، لیبر یا زراعت سے تعلق ہے وہ تمام خواتین اس میں represent کرتی تھیں تاکہ وہ پورے صوبے کو دیکھ سکیں لیکن اس Bill میں ہمیں اس طرح کی کوئی بات نظر نہیں آ رہی۔ اس کے علاوہ اس Bill میں بڑی مزے کی بات ہے کہ اس میں یہ نہیں لکھا گیا کہ کمیشن کی کتنی ممبران ہوں گی؟ کورم اس کا مقرر کر دیا گیا ہے جس طرح Clause 5 میں کہتے ہیں کہ اس کا کورم half ہو گا لیکن اس میں ہم نے number of members کا بالکل تعین نہیں کیا کہ کتنے ممبران اس کمیشن کے ممبر ہوں گے؟ جب ہم terms of office کی بات کرتے ہیں تو اس میں بھی Three years from the date she enters اس میں ہم نے بالکل یہ نہیں بتایا کہ یہ کمیشن independent ہو گا۔ یہ کمیشن نہیں بلکہ ایک طرح کی

کمیٹی ہو گی جو independent نہیں ہے۔ پچھلے مہینے دسمبر میں نیپال سے on the status of women ایک کمیشن آیا تھا جس کے ساتھ ہم نے میٹنگ کی جو بالکل independent کمیشن ہے۔ وہ گورنمنٹ کے ساتھ کام کرتا ہے لیکن گورنمنٹ اس کو dictate نہیں کرواتی۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہم وومن کمیشن بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس قسم کے کمیشن بنانے چاہئیں جو independent ہوں نہ کہ گورنمنٹ کی ایک اور کمیٹی بنادیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد Clause 15 کی (2) sub clause میں کہا ہے کہ:

In any case executive authority deliberately or willfully refuses to provide assistance to the Commission. It may report the matter to the Government for necessary action.

آپ نے کہا کہ executive bodies اس کمیٹی کو assist کریں گی لیکن executive bodies اگر assist نہیں کرتیں تو پھر اس کے لئے کیا اقدامات کئے جائیں گے ؟ یہاں پر اس کے لئے کچھ نہیں لکھا ہوا لہذا میں یہ recommend کروں گی اور ہم چاہیں گے کہ اگر وہ refuse کر دیتی ہے تو اس پر کوئی action لیا جائے اور گورنمنٹ کو رپورٹ کیا جائے تاکہ اس پر اقدامات کئے جائیں۔ میں ان حقائق کی روشنی میں پُرزور اپیل کرتی ہوں، suggest اور recommend کرتی ہوں کہ یہ Bill جو ہم پنجاب کی خواتین کے لئے بنانے جارہے ہیں بہت ہی خوش آئند بات ہے لیکن اس کو جامع بنانے کے لئے، مضبوط بنانے کے لئے اور خواتین کو empower کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو Select Committee کے حوالے کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری بہن نے جو تجاویز دی ہیں میں اُن کو welcome کرتا ہوں اور ہم جو قانون سازی کرنے جارہے ہیں یہ خواتین کو empower کرنے کی ایک کوشش ہے۔ ایک legislative organ ہو گا جو اس venue کو کھولے گا۔ یہ کوئی آخری کوشش نہیں ہے بلکہ یہ ایکٹ legislate ہونے کے بعد اس ایوان کی پراپرٹی ہو گی۔ اس ایوان میں جب گورنمنٹ محسوس کرے گی اور مناسب سمجھے گی بلکہ کوئی بھی ممبر جب مناسب سمجھے گا تو وہ بطور پرائیویٹ ممبر اس میں amendment لا سکتا ہے۔ انہوں نے جو

بات کی ہے کہ اس کمیشن میں خواتین کو شاید نمائندگی بہتر طور پر نہیں دی گئی تو اس کے جو functions ہیں اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ میری کوئی بھی ممبر بہن پڑھے گی تو اس میں جو maximum power of functions دیئے جا سکتے ہیں وہ اس کمیشن میں دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے Clause 15 کی بات کی ہے تو all Provincial executive authorities shall assist یہ سب کی سمجھ میں ہونا چاہئے اور ہے کہ جہاں پر shall کا لفظ ہو گا وہاں پر تمام executive authorities of the Province ہیں اُن پر لازم ہے کہ وہ اس کمیشن کے حکم کو مانیں اور assist کریں۔ جو کوئی اس کو نہیں مانے گا تو وہ misconduct کا مرتکب ہو گا جس کے مطابق اس کے خلاف کارروائی ہو گی۔ اب میں اس کی composition کی طرف آتا ہوں جس کے متعلق انہوں نے کہا کہ خواتین کی نمائندگی سو فیصد ہونی چاہئے مگر اس میں پچاس فیصد یا کم ہے۔ اس میں یہ ہے کہ:

(3) The Commission shall consist of-

(a) The Chairperson, who shall be a woman...

(b) One member from each Division of the Punjab...

یعنی چیئر پرسن بھی خاتون ہو گی۔ یہ 9 ڈویژن ہیں اور ہر ڈویژن سے professional یا جس کا best experience ہو گا اُس کو لیا جائے گا۔ اس طرح یہ 10 خواتین ہو گئیں، آگے ہے کہ:

(c) One woman member who is a non-Muslim.

اس طرح کل گیارہ ہو گئے۔ آگے ہے کہ:

(e) President, Women Chamber of Commerce and Industries

کل بارہ ہو گئے۔ پھر Secretary of the Commission ملا کر تیرہ ہو گئے یعنی اس composition میں تیرہ خواتین ہوں گی اور جو کہہ رہے ہیں کہ مرد اس میں بہت زیادہ رکھ دیئے گئے ہیں تو صرف ایک clause(d) ہے کہ:

(d) Secretaries to the Government, Law and Parliamentary Affairs, Finance, Planning and Development, Home and Women Development Department or their representatives not below the rank of Additional Secretaries.

یعنی اگر سیکرٹری نہ ہوں تو یہ 14 خواتین اس کمیشن میں اور اس کے علاوہ لاء اینڈ پارلیمانی امور کے سیکرٹری، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے سیکرٹری اور وومن ڈویلپمنٹ کے سیکرٹری ہوں گے اور وومن

ڈیپارٹمنٹ کی بھی ایک خاتون ہو گی۔اس composition کے تحت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس بل میں خواتین کی نمائندگی کم ہے یا سو فیصد نہیں ہے بلکہ اس میں سو فیصد خواتین کی نمائندگی رکھی گئی ہے، صرف جو حکومت کے سیکرٹریز رکھے گئے ہیں، ان ڈیپارٹمنٹ کی سیکرٹری خاتون بھی ہو سکتی ہے اور مرد بھی ہو سکتا ہے جبکہ وومن ڈویلپمنٹ کے ڈیپارٹمنٹ کی لازمی طور پر خاتون ہی سیکرٹری ہوتی ہے۔اس طرح سے اس کمیشن کو ہر طرح سے perfect کیا گیا ہے تاکہ یہ women empowerment اور women status کے لئے بہتر سے بہتر انداز میں کام کر سکے۔Special Committee نے پوری طرح سے غور و خوض کر کے اس بل کو پاس کیا ہے۔جہاں اپوزیشن کی بھی نمائندگی تھی اس لئے اب اسے نئے سرے سے ایک اور Special Committee بنا کر وہاں بھیجنے پر صرف وقت کا ضیاع ہو گا لہذا میری submission ہے کہ اس motion کو carry نہ کیا جائے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Punjab Commission on the Status of Women Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 1st March 2014".
>
> 1. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA.
> 2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
> 3. Dr Salah ud Din Khan, MPA.
> 4. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA.
> 5. Ms Jayeda Khalid Khan, MPA.
> 6. Mrs Raheela Anwar, MPA.
> 7. Mrs Saadia Sohail Rana, MPA.
> 8. Ms Rashida Yaqoob, MPA.
> 9. Sardar Vickas Hassan Mokal, MPA.

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Commission on the Status of Women Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Ms Jayeda Khalid Khan Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Who is to move it?

MRS SAADIA SOHAIL RANA: I move:

"That in Clause 3 of the Bill, in para (c) the words "in an organization recognized by national or international relevant bodies", be added at the end."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 3 of the Bill, in para (c) the words "in an organization recognized by national or international relevant bodies", be added at the end."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT / LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب سپیکر: جی، اسے oppose کیا گیا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر!: اس میں ہم نے ایک request کی ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ ایک اچھا کمیشن بننے جا رہا ہے اگر ایک اچھا کام شروع کیا جا رہا ہو تو اُسے ہم اچھے اور احسن طریقے سے کریں۔ اس میں تجربے کا ذکر ضرور ہے کہ چیئرپرسن کا پندرہ سالہ تجربہ ہو۔ ہم نے یہ تجربہ national اور international کا جو اس میں add کیا ہے وہ اس لئے ضروری ہے کہ اب پاکستان کی خواتین کے مسائل اتنے زیادہ ہیں کہ جب تک ان کی آواز international level تک نہیں جائے گی انہیں awareness نہیں آئے گی۔

جناب سپیکر! ایک منٹ میرا sugar level low ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: انہیں کوئی چیز کھانے کو جلدی سے دیں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کو ڈاکٹر نوشین حامد
اور اپوزیشن کی معزز خواتین ممبران ایوان سے باہر لے گئیں)

جناب سپیکر: ان کے علاوہ اور کوئی بات کرنا چاہیں گے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ جو Clause ابھی میری بہن سعدیہ نے پڑھی ہے یہ Clause 3 کا پیرا (C) نہیں ہے بلکہ پیرا (A) ہے۔ پیرا (A) میں یہ لکھا ہے کہ:

> The chairperson who shall be a woman having experience for more then 15 years of working on issues relating to woman and their rights

ہم چاہتے ہیں کہ اس میں 15 years of working کے ساتھ اس کو add کیا جائے۔
In a national and international woman organization.

ہم یہ addition اس لئے چاہتے ہیں کہ ایک بہت ہی important position ہو گی اور اس کا جو exposure ہے should not only be local بلکہ اس کا national exposure ہونا چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا international exposure بھی بہت ضروری ہے تاکہ ہم linkages جو ہیں ان کو بین الاقوامی طور پر internationally globally اپنی خواتین کی linkages کر سکیں اور دوسرے ممالک سے بھی ہم سیکھ سکیں اس لئے ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ اس کلاز کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جس خاتون کا as a Chairperson تقرر ہو گا اس کا تجربہ women issues پر کم از کم پندرہ سال ہو، اس نے خواتین کی empowerment کے لئے کام کیا ہو۔ اس میں یہ قدغن لگانا کہ اس کا نیشنل یا انٹرنیشنل لیول پر کسی این جی او یا کسی تنظیم سے ضرور تعلق رہا ہو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے سکوپ کم پڑ جائے گا۔ ملک میں ایسی خواتین موجود ہیں اور ہو سکتی ہیں کہ جنہوں نے خواتین کے issues پر بہت ہی بہتر کام کیا ہو لیکن بد قسمتی سے ان کا انٹرنیشنل این جی او یا کسی تنظیم سے connection نہ رہا ہو اس لئے اس قدغن کو لگانا مناسب نہیں ہے بلکہ اس مقصد کے لئے جو بھی best خاتون available ہو گی اسی کا تقرر اس کمیٹی کے ذریعے سے کیا جائے گا۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 3 of the Bill, in para (a), the words "in an organization recognized by national or international relevant bodies", be added at the end."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

> "That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah ud Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Ms Jayeda Khalid Khan, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MRS SHUNILA RUTH: Sir, I move:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (2), the words "of at least three years", be added after the word "experience".

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (2), the words "of at least three years", be added after the word "experience".

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT / LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

MR SPEAKER: Opposed.

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے جو کلاز 5 میں سب کلاز 2 پڑھ کر سنائی ہے کہ:

A member appointed under sub-section (1) shall not be less than 30 years of age and shall have experience.

جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ:

Shall have experience of working on issues relating to women and their rights

یہاں پر میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ بڑی اہم کمیٹی ہے اس میں experience بہت ضروری ہے۔ ہم کہیں بھی جاتے ہیں، جاب کے لئے جاتے ہیں یا کسی بھی کام کے لئے جاتے ہیں تو experience بہت count کرتا ہے nothing is impossible کیونکہ experience کا کوئی substitute نہیں ہوتا اس لئے experience سے انسان بہت کچھ سیکھتا ہے

And when you are appointing women in this important committee, I feel it is important that we take women who have experience of working with such women.

اس لئے اس کا experience کم از کم تین سال کا ہونا چاہئے تاکہ وہ بہتر کارکردگی دکھا سکے، اس کو issues کا پتا ہو اور اس کا اس میں experience ہو۔ میرا مطلب ہے کہ اس experience کو اس میں add کرنے کی ضرورت ہے۔ مجھے پتا ہے کہ رانا صاحب کیا کہیں گے لیکن رانا صاحب! میری آپ سے یہ request ہے کہ جب ہم کسی کو appoint کرنے جا رہے ہیں تو اس کا experience تو دیکھیں۔ جب ہم اپنے اداروں اور سکولوں میں کسی کو رکھتے ہیں تو ہم experience count کرتے ہیں اس لئے یہاں پر experience کو بالکل فراموش نہ کیا جائے بلکہ اس کو ضرور count کیا جائے اور ایسی خواتین کو رکھا جائے جن کا experience ہو۔ پاکستان میں بہت خواتین ہیں بلکہ بے شمار ایسی خواتین ہیں جن کا عورتوں میں کام کرنے کا بہت experience ہے۔ آپ کو بہت خواتین مل جائیں گی اور کہیں بھی آپ limit نہیں کر سکیں گے۔ آپ نے پچھلی کلاز میں بھی یہ کہا کہ ہم اس کو limit کر دیں گے۔ بالکل limitation نہیں ہو گی۔ اب پاکستان کی خواتین بہت aware ہو گئی ہیں اور ان کو اپنے حقوق کا پتا چل گیا ہے۔ آپ کو بہت سی ایسی پڑھی لکھی تجربہ کار خواتین مل جائیں گی جو اس کام کو بہتر

طریقے سے، احسن طریقے سے اور اپنے تجربے سے چلا سکیں گی جس سے ہمارے صوبے میں بہت سی خواتین فائدہ اٹھا سکیں گی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ رانا صاحب! یہ تین سالہ تجربے کی بات کر رہے ہیں کہ تجربہ کم از کم تین سال کا ہو۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترمہ کی خدمت میں یہی کہنا چاہوں گا کہ experience کی بھی بڑی اہمیت ہے لیکن experience سے زیادہ جذبے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کمیشن کی ممبرز خواتین کو صرف لاہور سے نہیں بلکہ شاید ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور لیہ سے بھی لینا پڑے اس لئے یہ قدغن شاید ابھی مناسب نہ ہو اور اس سے مشکلات پیدا ہوں اس لئے فی الحال اس قدغن کو لگانا مناسب نہیں ہے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (2), the words "of at least three years", be added after the word "experience".

(The motion was lost.)

Now, the second amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan, Mr Zaheer-Ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Ms Jayeda Khalid

Khan, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MRS SHUNILA RUTH: Sir, I move:

> That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (3), the words "due to resignation or any other reason", be added after the word "vacancy".

MR SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (3), the words "due to resignation or any other reason", be added after the word "vacancy".

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT / LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

MR SPEAKER: Opposed.

MRS SHUNILA RUTH: Sir, again I would insist and say that it is important that we be specific. Here it is very vague. The vacancy can be because of many reasons.

اس لئے یہاں پر یہ ڈالنے کی ضرورت ہے کہ اس نے کوئی resignation کیا ہے یا کوئی اور reason تھی۔یہاں پر vacancy created کو نکال دیا گیا ہے یا اس نے resign کر دیا ہے یا کوئی اور reason ہے اس لئے یہاں پر یہ term ڈالنے کی ضرورت ہے،اس clause کو add کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم ذرا specific ہوں۔ This Bill is very vague.

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: جی، محترمہ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: اس کو ذرا سا specific بنانے کی ضرورت ہے اس لئے ہم اس clause میں یہ recommend کرتے ہیں کہ:

> "Due to resignation or any other reason", be added after the word "vacancy".

MR SPEAKER: Minister for Law!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جو لفظ vacancy ہے وہ legally define ہے اور محترمہ جو چاہتی ہیں وہ legal term cover ہے اس لئے اس amendment کی ضرورت نہیں ہے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (3), the words "due to resignation or any other reason", be added after the word "vacancy".

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Ms Jayeda Khalid Khan, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Sir, I move:

> "That in Clause 9 of the Bill, in sub-clause (1)(d), for the words "commissions and institutions in other territories", the words "national and international organization", be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 9 of the Bill, in sub-clause (1)(d), for the words "commissions and institutions in other territories", the words "national and international organization", be substituted."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT / LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

MR SPEAKER: Opposed.

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! Clause 9 میں کمیشن کے functions سے متعلق اس Para-D میں حکومتی تجویز ہے کہ دوسرے علاقوں کے commissions اور اداروں سے تعاون کرے گا وغیرہ وغیرہ لیکن اس میں ہماری جو تجویز اور ترمیم ہے وہ یہ ہے کہ کمیشن صرف تعاون کو محدود نہ کرے۔ اس میں territories سے confusion پیدا ہو رہی ہے۔ اس confusion کو دور کرنے کے لئے اس کلاز میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ اس میں اگر national and international کا لفظ استعمال کر لیا جائے تو اسے سمجھنے میں بھی آسانی ہو گی اور territories میں confusion دور ہو گا۔ اگر flaw کو دور کر لیا جائے تو اس کی وسعت کا اندازہ بہتر طور پر لگایا جا سکے گا کیونکہ کسی بھی چیز کو جب محدود کر دیا جاتا ہے تو اس کا اتنا اثر نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر اس کو وسعت دینی ہے اور اس کو بڑھانا ہے، اس میں understanding کو development کرنا ہے اور مسائل کو حل کرنے کے لئے اس حد تک جانا چاہیے جہاں تک ہم اس کے بہتر نتائج حاصل کر سکیں تو میرا خیال ہے کہ اگر اس میں ہم یہ ترمیم کر لیں تو یہ ایک اچھا اضافہ ہو گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! Clause 9 کی sub clause(1)(d) کی جو amendment محترمہ چاہ رہی ہے اس کلاز میں

> "In other territories for collaboration and action to achieve gender equality at the provincial, national, regional and international level;

الفاظ already موجود ہیں۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 9 of the Bill, in sub-clause (1)(d), for the words "commissions and institutions in other territories", the words "national and international organization", be substituted."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

ADDITION OF NEW CLAUSE 9-A

MR SPEAKER: Now, Addition of New Clause 9-A. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan, Mr Zaheer-Ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Ms Jayeda Khalid Khan, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Sir, I move:

"That after Clause 9 of the Bill, the following new Clause 9-A be added:

9-A. Recommendations of the Commission.

(1) The Government shall ensure that the advice, recommendations and observations of the Commission on matters pertaining to its functions as detailed in Section 9 of the Act are implemented in letter and spirit by all the executive authorities.

(2) If any relevant executive authority willfully or with malafide intention disregards the advice, observation or recommendation of the Commission, the Government shall take disciplinary action against the responsible officials.

(3) In case any advice, observation or recommendation is found to be impracticable, the Government shall initiate appropriate steps for making any amendments in the relevant Acts, rules or regulations enabling smooth implementation of such advice, observation or recommendation.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That after Clause 9 of the Bill, the following new Clause 9-A be added:

"9-A. Recommendations of the Commission.

(1) The Government shall ensure that the advice, recommendations and observations of the Commission on matters pertaining to its functions as detailed in Section 9 of the Act are implemented in letter and spirit by all the executive authorities.

(2) If any relevant executive authority willfully or with malafide intention disregards the advice, observation or recommendation of the Commission, the Government shall take disciplinary action against the responsible officials.

(3) In case any advice, observation or recommendation is found to be impracticable, the Government shall initiate appropriate steps for making any amendments in the relevant Acts, rules or

regulations enabling smooth implementation of such advice, observation or recommendation."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT / LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! جب قوانین بنائے جاتے ہیں تو ان کے مقاصد ہوتے ہیں اور ان مقاصد کے حصول کے لئے وہ قوانین بنائے جاتے ہیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم قانون تو بنا دیتے ہیں لیکن ان پر عملدرآمد کرانے کا کوئی طریقہ وضع نہیں کرتے۔ کلاز 9 میں سب سے بڑا flaw یہی ہے کہ اس میں کمیشن تو بنایا گیا، کمیشن کے function بھی تحریر کئے گئے لیکن کمیشن کے اختیارات کو محدود کر دیا گیا۔ بڑی قابل غور بات ہے کہ اگر ہم نے کمیشن بنانا ہے لیکن اسے empower نہیں کرنا اور اس کو صرف recommendations کی حد تک اختیارات دینے ہیں پھر تو اس کمیشن کو بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور یہ سارا wasting time ہے۔ میں نے آج ایوان میں اس کمیشن کی روح کے لئے یہ انتہائی اہم amendments پیش کی ہیں۔ ان کا مقصد محض amendments جمع کروا کر خانہ پری کرنا نہیں ہوتا۔ میں ایوان کی توجہ چاہتی ہوں اور میں یہ استدعا کرتی ہوں کہ جب کوئی amendment دی جائے تو محترم وزیر قانون اس پر غور کئے بغیر ہی oppose کا لفظ استعمال نہ کریں تو میرے خیال میں ہم بہتر طور پر قانون سازی کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری تو یہ first term ہے لیکن میرے خیال میں شاید یہ ایوان کی روایت میں شامل ہے کہ اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی اچھی بات کر دی جائے لیکن سٹینڈنگ کمیٹی میں سب کچھ decide ہو چکا ہو تو پھر ہم نے اس amendment کو weight نہیں دینا ہوتا یہ ایک افسوسناک بات ہے۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ خدارا empower کریں، ہم empower کا لفظ بول بول کر اور سن سن کر تھک چکے ہیں لیکن یہ وقت آ چکا ہے کہ اگر ہم اب کمیشن بنائیں تو اس کو اسی طرح نہ سمجھیں کہ جیسے کوئی کمیٹی ڈال دی ہے۔

جناب سپیکر: کیا؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: ہم کہتے ہیں کہ کمیٹیز بنائی جاتی ہیں، کمیشن بنائے جاتے ہیں تو یہ کمیشن ایسے ہی ہے جیسے کمیٹی ڈال دی ہے اور یہ کب نکلے گی کوئی پتا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: کمیٹی میں تو آپ کو کچھ نہ کچھ مل جاتا ہے، یہ کیا بات ہوئی؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس کو seriously take up کریں، میں نے خود بھی ایک کمیشن میں کام کیا ہوا ہے اس میں بھی یہی implementation problem تھا اور اس میں بھی یہی دیکھ رہی ہوں کہ آپ اتھارٹیز کو صرف یہ آرڈر کر سکتے ہیں کہ آپ کو یہ رپورٹ بھیجی جا رہی ہے اس پر عملدرآمد کریں۔ عملدرآمد کیسے کریں؟ اگر وہ نہیں کرتے تو وہ کیا جوابدہ ہیں اس کا یہاں کہیں بھی کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہ بہت بڑا flaw ہے اسے دور ہونا چاہئے اگر ہم اس کمیشن کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں اور بے شک ہم سب کی نیت بھی یہی ہے، حکومت کی بھی یہی نیت ہے کہ خواتین کے مسائل پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے اور بہتری کی طرف جایا جائے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اگر اس میں ان الفاظ کا اضافہ کر دیا جائے کہ جو recommendations کمیشن کی طرف سے جائیں اگر ان پر کوئی اتھارٹی عملدرآمد نہیں کرتی تو اس کا کوئی طریق کار وضع کر دیں کہ وہ جوابدہ ہوگی۔

جناب سپیکر: آپ suggest کریں کہ کیا کرنا چاہئے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! ان آفیشلز کے لئے اور ان اتھارٹیز کے لئے کوئی سزا اور کوئی طریق کار وضع ہونا بہت ضروری ہے۔ میں دوسری یہ بات کہنا چاہوں گی کہ کچھ چیزیں ہوتی ہیں جو by passage of time the ہمیں پتا لگتی ہیں کہ impracticable نہیں ہیں۔ ہمیں ان پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جیسے آپ نے فرمایا کہ کوئی طریق کار بتاؤں تو میں عرض کرتی ہوں کہ اگر کہیں amendment کی ضرورت پڑتی ہے کہ ہم جو چاہتے ہیں وہ معاملہ impracticable نہیں ہو رہا ہے اور ہمیں وہ نتائج نہیں مل رہے تو اس کے لئے گورنمنٹ اس طرح کی relevant amendments لائے اور with the passage of time جیسے جیسے کوئی چیز سمجھ میں آ رہی ہے چونکہ یہ نئی practice ہے۔ اگر کوئی نئی چیز کرنے جا رہے ہیں اور اس میں ایسی چیزیں سمجھ آتی ہیں تو ان کو add کر لیا جائے تو اس سے بہتری کی طرف جایا جا سکتا ہے، ان advices اور recommendations پر قانون سازی اور amendments کے ذریعے بہتر طور پر smooth implementation کی جا سکتی ہے۔ میری یہ تجاویز ہیں اور میری گزارش ہے کہ کمیشن کو حقیقی معنوں میں empower کیا جائے اور

حقیقی معنوں میں خواتین کے ان مسائل کی طرف جن کے حل کے لئے آج ہم سب کوشاں ہیں، پنجاب گورنمنٹ کوشاں ہے، فیڈرل گورنمنٹ بھی یہی چاہتی ہے اور ایوان میں بیٹھی ہوئی تمام خواتین ممبران کی participation اسی لئے ممکن ہوئی ہے کہ وہ خواتین کے لئے کوئی بہتر کام کر سکیں۔ اس کمیشن کو empower کرنے کے لئے میری یہ humble submission ہو گی کہ ان ترامیم پر غور فرمایا جائے۔ وزیر قانون محترم رانا صاحب سے بھی یہی گزارش کروں گی کہ ان کو صرف oppose کے لفظ سے ignore نہ کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ایوان کا وقت آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں Clause-9 کی سترہ sub clauses ہیں جن کے ذریعے سے اس کمیشن کو empower کیا گیا ہے۔ یہ تمام چیزیں کمیشن کے اختیار میں ہیں کہ وہ ان کو implement کرے گا۔ کمیشن recommendations نہیں دے گا۔ یہ کمیشن recommendatory body نہیں ہو گی۔ دوسرا Clause-15 میں دیا گیا ہے کہ:

> **15. Assistance to the Commission.** - All Provincial executive authorities shall assist the Commission in the performance of its functions.

یعنی جو functions دیئے گئے ہیں ان کی performance کے لئے تمام executive authorities اس کمیشن کو assist کریں گی۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That after Clause 9 of the Bill, the following new Clause 9-A be added:
>
> **"9-A. Recommendations of the Commission.-**
>
> (1) The Government shall ensure that the advice, recommendations and observations of the Commission on matters pertaining to its functions as detailed in Section 9 of the Act are implemented in letter and spirit by all the executive authorities.

(2) If any relevant executive authority willfully or with malafide intention disregards the advice, observation or recommendation of the Commission, the Government shall take disciplinary action against the responsible officials.

(3) In case any advice, observation or recommendation is found to be impracticable, the Government shall initiate appropriate steps for making any amendments in the relevant Acts, rules or regulations enabling smooth implementation of such advice, observation or recommendation."

(The motion was lost.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں کیونکہ ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے اس لئے گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

مسودہ قانون کمیشن برائے مقام نسواں مصدرہ 2013

(۔۔۔جاری)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-

ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah ud Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Ms Jayeda Khalid Khan, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! Oppose کی اتنی ساری practice ہو چکی ہے تو میں نے سوچا کہ withdraw کر لوں۔

MR SPEAKER: Since the amendment has been withdrawn, the question is:

"That clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand Part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT / LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Commission on the Status of Women Bill 2013 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Commission on the Status of Women Bill 2013 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا۔ لہذا اب اجلاس بروز جمعرات، 13۔فروری 2014 بوقت 10:00 بجے صبح تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔